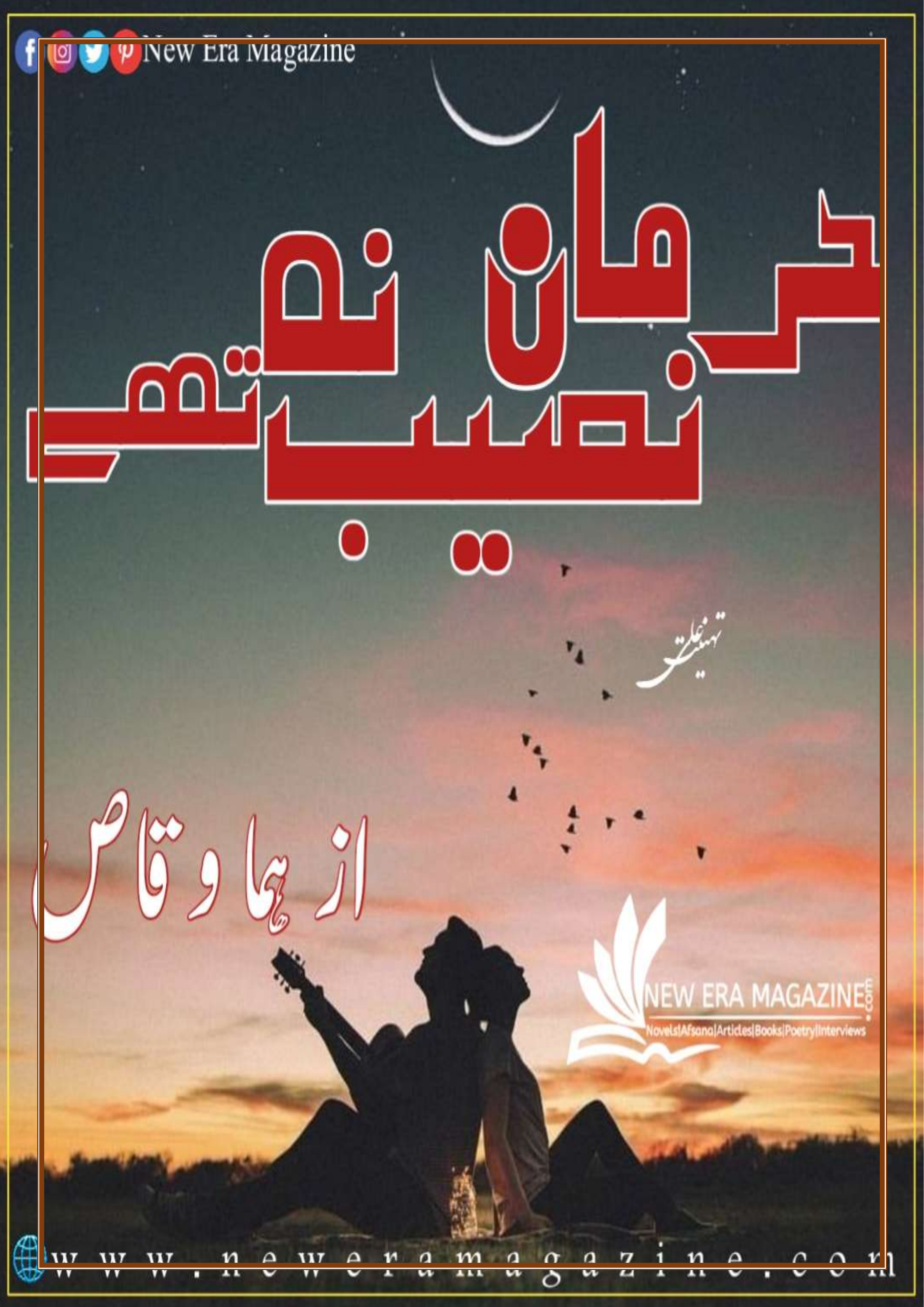
New Era Magazine
درمان نہ نصیب تھے
از ہما وقاص
NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرماں نصیب نہ تھے

از ہما وقاص

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

کون ہے۔۔۔وہ ایک دم گھبرا کر پلٹی تھی۔۔سینے پر ہاتھ رکھے اور ایک ہاتھ میں موم بتی کو پکڑے۔۔ آواز میں ایک دم سے خوف در آیا تھا۔

ایک تو صبح سے بجلی نہیں تھی۔۔ اور پھر یہ جنریٹر ہمیشہ غلط وقت پر ہی دھوکا دیتا رہا۔۔اور آج بھی ایسا ہی ہوا۔۔اور اب رات کو تو اور مصیبت ہوگئی تھی جب بلکل ہی اندھیرا ہوگیا تھا۔۔۔حدفہ پتہ نہیں کہاں سے ایک موم بتی لانے میں کامیاب ہو پائی تھی۔۔ اور ماچس لانے سے وہ بلکل انکار کر چکی تھی اور اسکی ذمہ داری وہ اسکے کندھوں پر ڈال چکی تھی۔۔ رات کا ایک بج رہا تھا جب وہ کچن میں ماچس کی تلاش میں بھٹک رہی تھی جب اپنے عقب سے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔۔

میں ہوں۔۔تارز۔۔۔بھاری مردانہ آواز ابھری تھی اور ساتھ ہی لائٹر سے نکلنے والے آگ کے شعلے نے اندھیرے میں روشنی بکھیر دی تھی۔۔

وہ ہاتھ میں لائٹر لیے بلکل اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔

اوہ۔۔گھبرا گئی تھی میں۔۔ندوہ نے سینے سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے اس پر

نظر ڈالی وہ آج صبح ہی پہنچا تھا اور سارا دن سونے کے بعد اب ہی نظر آیا تھا۔۔ مونچھوں کی وجہ سے چہرہ بلکل ہی بدل گیا تھا اس کا۔۔۔

ابھی بھی گھبرا جاتی ہو۔۔معنی خیز لہجے میں بھنویں اچکا کر اور آنکھیں سکیڑ کر کہا۔۔۔۔

میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔ندوہ نے تنک کر کہا۔۔ماتھے پر ناگواری کے بل تھے۔۔

کیسی ہو۔۔۔؟؟لہجہ کاٹ دار تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تارز نے ہاتھ بڑھا کر جلتے ہوئے لائٹر کے شعلے سے اس کے ہاتھ میں پکڑی موم بتی کو روشن کر دیا تھا۔۔

زندہ۔۔۔ندوہ نے جلدی سے موم بتی کے شعلے کو ہتھیلی اسکے گرد گھوما کر بجھنے سے بچایا۔۔اور پلٹ کر ماچس کی ڈبیہ کی تلاش میں نظر کو ارد گرد دوڑایا۔۔۔

وہ تو ہر کوئی رہتا ہے۔۔وہی کاٹ دار لہجہ۔۔طنز بھرے تیر۔۔

تارز نے لائٹر کو اپنی سگریٹ کے قریب کیا تھا۔۔اور اپنی کمر کو کچن کی شلف سے ٹکا کر کھڑا ہوگیا۔۔۔

تمھارے رہنے اور میرے رہنے میں فرق ہے۔۔دانت پیستے ہوئے ندوہ نے کہا۔۔۔

کچن کے کیبنٹ کو کھولتے اس کے ہاتھ لمحہ بھر کے لیے اس کے کاٹ دار لہجے پر رکے تھے۔۔

ہنہ۔۔فرق۔۔تارز نے گردن کو ہوا میں جھٹکا دیا اس کے لبوں پر آج جیت جیسی مسکراہٹ تھی۔۔

درست کہا۔۔ویسے۔۔جھوٹ تو کبھی نہیں بولا تم نے۔۔طنز بھرے ہلکے سے قہقے کے ساتھ تارز نے نظریں اس پر گاڑتے ہوئے کہا۔۔۔

تم طنز کے ہی تیر برساتے رہوگے کیا۔۔بلکل نہیں بدلے۔۔کیبنٹ سے ماچس نکال کر ہاتھ میں پکڑتے ہوئے خود کو نارمل ظاہر کرتے ہوئے ندوہ نے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ جیسے ہی پلٹی تارز بلکل اس کے سامنے ہی کھڑا تھا۔وہی آج سے تین سال پہلے والا انداز۔۔

تم تو بہت بدل گئی ہو۔۔سگریٹ کا کش لگا کر طنز کے انداز میں کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔۔۔

میرے خیال سے وقت کے ساتھ خود کو بدل لینا چاہیے۔۔۔ ندوہ نے اس سارے پل میں پہلی دفعہ اس سے نظر ملائی تھی۔۔

وہ بلکل سچ ہی تو کہہ رہا تھا وہ تو نہیں بدلہ تھا۔۔اس کی آنکھیں آج بھی وہی سب کچھ کہہ رہی تھیں۔۔

ندوہ نے فورا نظروں کا رخ بدل ڈالا۔۔۔

اچھا۔۔بہت عقل والی باتیں کرنے لگی ہو۔۔تارز نے اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے کہا۔۔لہجہ ابھی بھی کانٹے چبھوتا ہوا تھا۔۔۔

ہمیشہ سے ہوں۔۔ راستہ دے دو۔۔ ندوہ نے بمشکل آواز کی سختی کو قابو کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کیوں نہیں کبھی نہیں روکا۔۔جاؤ۔۔وہ بڑے معنی خیز انداز میں کہتا ہوا ایک طرف ہوا تھا۔۔

ندوہ نے غنیمت جانا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی جب پھر سے اس کی طنز بھری آواز اس کے عقب سے سنائی دی۔۔

ہدیل سے رابطہ ہوا۔۔۔؟بڑا طنز بھرا لہجہ تھا۔۔۔

نہیں۔۔کرنا بھی نہیں چاہتی۔۔ندوہ نے پلٹے بنا کہا اور قدم آگے بڑھا دیے۔۔۔

ہاہاہا۔۔تم نہیں چاہتی یا وہ۔۔ پیچھے سے تارز کا ایک اور طنز اس کی روح کو چھلنی کردینے کے لیے کافی تھا۔۔ایک دم سے آنسوؤں کا گولا گلے میں اٹک سا گیا تھا۔۔۔

اسکو وہیں کچن کے اندھیرے میں چھوڑتی وہ آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔

اتنی دیر لگا دی کیا کررہی تھی۔۔حدفہ نے بیڈ پر سیدھے ہوتے ہوئے

ہوئے حیرانگی سے پوچھا۔۔

وہ جلتی ہوئی موم بتی کو ہاتھ میں پکڑے پاس آئی تھی۔۔۔

کچھ نہیں لو پکڑو۔۔۔۔۔۔موم بتی کو حدفہ کو تھماتے ہوئے تھکے سے انداز میں اس نے کہا تھا۔دوپٹہ اتار کر بیڈ پر پھینکا اور بے دلی سے بیڈ پر ڈھنے کے سے انداز میں بیٹھی۔۔

اسے لگتا تھا اس تین سال کے عرصے میں تازر سب کچھ بھول گیا ہوگا۔ وہ وقتی خمار تھا جو سر چڑھ کر بولا کرتا تھا۔لیکن نہیں وہ آج بھی ویسا ہی تھا ضدی۔۔ڈھیٹ۔۔۔اور اس کا ذرا بھی لحاظ نہ کرنے والا۔۔۔

کیا ہوا اتنا کیوں موڈ خراب؟حدفہ نے اس کی پریشان سی شکل دیکھ کر پوچھا۔۔

حدفہ !کوئی اور کینڈل ملے گی۔۔۔تازر نے دروازے میں آ کر کہا۔۔

اسکی بھاری آواز سے ایک دم کمرے کی خاموشی میں خلل پڑا تھا۔۔وہ کمرے کے دروازے میں جم کر کھڑا تھا اور بازو ارد گرد دروازے کے

پٹ پر جمائے ہوئے تھے۔۔ وہ اب اور بھی مضبوط اور بڑا دکھنے لگا تھا اور مونچھوں کی وجہ سے چہرہ اور بارعب ہوگیا تھا۔۔۔ندوہ جو بنا دوپٹے کے سیدھے لیٹی ہوئی تھی جھٹ سے دوپٹہ اٹھا کر سینے پر ڈالا۔۔وہ آج بھی ایسا ہی بد لحاظ تھا بنا دروازہ بجائے گھس آیا تھا۔ ندوہ کے ماتھے پر ناگواری کے بل واضح ہوگئے تھے۔

تارز بھائی۔۔یہ ہی تھی۔۔ اب کبھی کینڈل کوئی لایا بھی تو نہیں۔۔ حدفہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولی۔۔

اوہ۔۔چلو کوئی بات نہیں۔۔تارز نے ایک گہری نظر ندوہ پر ڈالی اور مڑ گیا۔۔۔

تو اس لیے موڈ خراب جناب کا۔۔حدفہ نے معنی خیز انداز میں کہا۔

نہیں جی غلط فہمی تمہیں۔۔میرا کیوں ہونے لگا خراب۔۔ وہ بھی اس کی وجہ سے۔۔۔ دوپٹے کو پھر سے ایک طرف پھینک کر اس نے کروٹ لی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پہلے بھی تو ہوجایا کرتا تھا۔۔حدفہ نے لیٹتے ہوئے اسے پھر سے وہ تلخ باتیں یاد دلائیں تھی جن کو وہ بہت مشکل سے ان تین سالوں میں بھولنے میں کامیاب ہو پائی تھی۔۔۔

تم چپ سے سو نہیں سکتی۔۔۔سر کھا رہی ہو میرا۔۔ایک دم سے ندوہ کے لہجے میں سختی در آئی تھی۔۔۔

حدفہ تو ڈر کر چپ سے لیٹ گئی تھی لیکن وہ اب بے چین ہوگئی تھی۔

تو تارز ابہاج تم نہیں بدلے۔۔ویسے ہی بیوقوف اور ڈھیٹ ہو۔۔

دل عجیب طرح سے گھٹن سے بھرنے لگا۔۔اور ہدیل کا دکھ پھر سے آنکھوں کے کونے نم کرنے لگا۔۔۔

موم بتی کے ملگجے سے اندھیرے میں اسکا چہرہ اسکے کرب کی عکاسی کرنے لگا اور پھر جیسے ہی اس نے لمبی پلکوں کی جھالر کو گرایا تو گال بھیگ گئے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ندوہ حدید! پتھر پر بھی پانی پڑتا رہے تو اس میں سوراخ ہوجایا کرتا ہے وہ سگریٹ کے کش لگا رہا تھا اور سوچوں کے محور میں گردش کررہا تھا۔۔ شرٹ ایک طرف کرسی پر پڑی تھی بنیان میں اسکی مضبوط جسامت اس کی تین سال کی انتھک محنت کا گواہ تھا۔۔

موبائل کی ٹارچ لائٹ کمرے کو روشن کیے ہوئے تھی اور وہ کمرے کی صحن میں کھلنے والی کھڑکی میں کھڑا تھا۔۔ لمبا قد کسرتی بدن،چوڑا سینہ۔۔گھنے ہلکے سے گھنگرالے بال۔۔۔کھڑی ناک۔۔۔لمبائی کے رخ میں پھیلی گہری بولتی آنکھیں۔۔

وہ تھا تارز ابتہاج۔۔۔تین سال بعد اس نے اپنے ننھال میں قدم رکھا تھا۔۔تین سال تک جس بات کو وہ بھلانے کی کوشش میں سرگرداں رہا وہ آج بھی پھن پھلائے ویسے ہی اس کے اندر موجود تھی۔۔ندوہ۔۔۔ہاں ندوہ حدید۔۔ وہ بری طرح اس لڑکی کی محبت میں گرفتار تھا۔۔ہدیل کو تمھاری قدر و قیمت کا اندازہ ہی کیا۔۔۔سگریٹ کی راکھ کو پاس پڑی ایش ٹرے پر مارتے ہوئے طنز بھری مسکراہٹ کے ساتھ سوچا۔۔۔

تم کیا ہو میرے دل سے پوچھو جو ان تین سالوں میں ایک لمحے کیلیے بھی خود کو تمھاری یادوں سے باہر نہیں کھینچ پایا۔۔ کچھ دیر پہلے لائٹر کی روشنی میں اس کا دمکتا چہرہ اس کی آنکھوں کے آگے لہرا گیا تھا۔۔۔

وہ ایک نازک سا سراپا رکھنے والی من موہنی سی صورت کی لڑکی تھی جس نے چھ سال سے اس کا چین چرا رکھا تھا۔۔

وہ دھیرے سے مسکرا دیا تھا اور کھڑکی سے نظر آتے چاند کو غور سے دیکھا۔تین سال پہلے وہ یہاں سے مایوس ہوکر گیا تھا اور خود سے اور اس سے عہد کرکے گیا تھا کہ اب کبھی وہ یہاں نہیں لوٹے گا لیکن آج تین سال بعد ایک امید تھی کہ وہ لوٹ کر آیا تھا اور اسی جگہ پر کھڑا تھا جہاں وہ اس سے آخری دفعہ ہاتھ جوڑے کھڑے چھوڑ کر گیا تھا۔

مجھے ناشتہ بنا دو۔۔ تارز کی بھاری آواز پر وہ ایک دم چونک کر پلٹی تھی۔ وہ اپنے مخصوص انداز میں کچن کے دروازے کے درمیان میں کھڑا تھا اور بڑی بے تکلفی سے اسے ناشتہ بنانے کا کہا۔۔۔

حدفہ کو کہتی ہوں وہ بنا دے گی۔۔ سخت لہجے میں چولہا بند کرتے ہوئے ندوہ نے ناگواری کے لہجے میں کہا۔۔۔

حدفہ کیوں تم کیوں نہیں۔۔۔ گردن کو دائیں سے بائیں موڑ کر محبت بھرے لہجے میں کہا۔۔ جبکہ آنکھیں اس کی پشت پر بکھرے بالوں میں گڑی تھیں۔۔

یہ وہی تو اس کا مخصوص لہجہ تھا جس سے ندوہ کو چڑ تھی بری طرح چڑ تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے اور بھی بہت سے کام ہیں۔۔چائے کو کپ میں انڈیل کر لاپرواہی کے انداز میں ندوہ نے کہا تھا۔۔

مہمان ہوں میں کچھ تو خیال کرو۔۔ مسکراہٹ دباتے ہوئے اسکے دلکش چہرے پر اپنی نظریں گاڑتے ہوئے کہا۔

خیال ہی ہے تو حدفہ سے کہنے جارہی ہوں کہ ناشتہ بنا کردے تمہیں۔۔ ٹرے ہاتھ میں اٹھا کر وہ تارز کے قریب آئی تھی۔۔

جو اب اپنے مخصوص انداز میں دروازے کو بلکل بند کر کے کھڑا تھا۔۔

راستہ چھوڑو تارز۔۔۔ندوہ نے تھوڑی ناگواری ظاہر کی۔۔۔

تم نے ہدیل کے بارے میں مجھ سے کیوں چھپایا؟بڑی گہری اور مدھم سی آواز میں کہا جبکہ آنکھیں اسکے خوبصورت چہرے کا طواف کررہی تھیں۔۔

کیا مطلب۔۔تمہیں کیوں بتاتی میں؟ندوہ نے ٹرے ایک طرف رکھ دی تھی اسے پتہ تھا اب یہ جلدی جان چھوڑنے والوں میں سے نہ تھا۔۔۔

مطلب میں اسکے لیے تمہیں چھوڑ کر گیا تھا۔۔اب جب وہ تمہیں چھوڑ گیا تو بتانا چاہیے تھا نہ مجھے۔۔بڑے بھیگے اور محبت بھرے لہجے میں سر گوشی کی تھی۔۔۔۔

اوہ جسٹ شٹ اپ تارز!تمہیں چھوڑنے کی وجہ یہ ہرگز نہیں تھی جو تھی وہ معلوم ہے تمہیں۔۔ندوہ نے غصے سے اسکی طرف دیکھا تھا۔

وہ تو ڈھیٹ بنا مسکرا رہا تھا۔۔تین سال پہلے والا خوف تو پھر سے اس

کے اندر سرائیت کرنے لگا تھا۔۔۔

نہ کل میرے لیے وہ وجہ کوئی معنی رکھتی تھی اور نہ آج رکھتی ہے۔۔

دیکھو مجھے۔۔۔بڑے انداز میں اس کے قریب ہوا۔اور وہ واقعی اس کے سامنے چھوئی موئی سی ہی تو لگ رہی تھی۔

تم کیا سمجھتے ہو یہ باڈی بنا کر یہ مونچھیں رکھ کر آؤگے اور میں کہوں گی۔۔۔آہ۔۔تارز ابہتاج مسئلہ ہی حل ہوگیا۔۔

ناک چڑھا کر طنز کے انداز میں کہا۔۔

اور وہ ڈھیٹ بن کر قہقہ لگا گیا تھا اس کی اس بات پر۔۔۔۔

ویسے کہہ تو سہی رہی ہو۔۔کیا تو سب اسی لیے ہے میں نے۔۔۔اپنی مونچھوں کو ہلکے سے تاؤ دیتے ہوئے کہا۔

اسکے خوبرو چہرے پر مونچھیں چج بھی بہت رہی تھیں۔۔۔خوبصورت تو پہلے سے بہت تھا اب اور ہی انداز تھا۔

تو میں اس سے بھی امپرس نہیں ہوئی ہٹو میرے آگے سے۔۔

ٹھیک ہے تم ناشتہ نہیں بنانا چاہتی مت بناؤ لیکن جس کام کے لیے تم نے تین سال پہلے مجھے روکا تھا وہ میں کردیتا ہوں۔۔۔تارز نے بڑے انداز میں سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا مطلب؟پلیز تارز۔۔ تم ایسا کچھ نہیں کروگے۔۔ وہ ایک دم سے ہڑبڑا گئی تھی۔۔ سختی سے اس کی آنکھوں کے آگے انگلی نچاتے ہوئے کہا۔۔

کیوں نہیں کروں گا۔۔میں آیا ہی اس مقصد کے سلسلے میں ہوں۔۔وہ تن کر آگے ہوا تھا اور دو ٹوک انداز میں کہا۔۔۔

لیکن میں تم سے محبت نہیں کر سکتی تمہیں یہ بات نہ کل سمجھ آتی تھی اور نہ آج سمجھ آ رہی ہے۔۔ندوہ نے بری طرح دانت پیستے ہوئے کہا۔

ہو جائے گی میری قسم۔۔۔بڑے انداز میں اس کی آنکھوں کے آگے کھڑی انگلی کو اپنے ہاتھ سے پکڑا تھا اور اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں تھام لیا۔۔۔

ندوہ ایک دم سٹ پٹا گئی تھی ایک جھٹکے سے ہاتھ چھڑوایا تھا۔۔جس کو

وہ اپنے مخصوص انداز میں سینے سے لگا چکا تھا۔۔

تارز تمھارے لیے میرے دل میں وہ محبت کبھی نہیں جاگ سکتی تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتی یہ بات اتنی بڑی وجہ تمہیں کیوں نہیں دکھائی دیتی۔۔۔وہ اب سختی کے بجائے روہانسی آواز میں کہہ رہی تھی۔۔۔

یہ کوئی وجہ نہیں ہے۔۔ہمارے نبی نے مثال قائم کی ہے۔۔اب وہ بھی ایک دم سے سنجیدہ ہوگیا تھا۔۔۔۔

تارز اٹھ گئے بیٹا!عقب سے داؤد کی آواز پر دونوں ایک دم سے سٹپٹا گئے تھے۔۔۔

تارز نے لپک کر ندوہ کا ہاتھ پھر سے پکڑ لیا تھا۔۔جسے اب وہ بری طرح چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

جی نانا ابو۔۔۔آپ کیسے ہیں۔۔مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔۔اور بری طرح تڑپتی ندوہ کی طرف دیکھا۔۔۔۔

ایسے ہی نکل آئے آپ۔۔۔مجھے آواز دیتے تو۔۔گھور کے ندوہ کی طرف

دیکھا جو اب اس کے ہاتھ پر دانت گاڑے کھڑی تھی۔۔۔

ارے بیٹا۔۔گھر کا تو چپہ چپہ جانوں ہوں میں۔۔داؤد نے اپنی چھڑی کو دائیں بائیں فرش پر گھوماتے ہوئے کہا۔۔۔

کون ہے۔۔ندوہ۔۔۔؟داؤد نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

اچانک داؤد کے ایسے کہنے پر تارز نے فورا ندوہ کا ہاتھ چھوڑا تھا۔۔۔

جی دادا جی۔۔ندوہ نے اپنی کلائی کو سہلاتے ہوئے کہا اور اسے کچن کے دروازے سے دھکا دیتے ہوئے آگے آئی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے ہی کہہ رہا تھا نانا ابو کہ ناشتہ بنا دے میرا۔۔وہ بھی اب بلکل اسکے پیچھے کھڑا تھا اور اس کے دوپٹے کے کونے کو دھیرے سے ہاتھوں میں لیا۔۔۔

بنا دے بیٹا۔۔مجھے بھی دے دے۔۔داؤد نے نقاہت بھری آواز میں کہا اور ساتھ پڑے ریڈیو کو تلاش کرتے ہوئے ہاتھ مارا۔

جی دادا جی۔۔ندوہ پیچھے مڑی تو وہ اس کے دوپٹے کے کونے کو پکڑے

کھڑا تھا جھٹکے سے اپنا دوپٹہ اس سے چھڑوا کر وہ کچن میں اس کا ناشتہ بنانے کو چل دی تھی۔۔

اور وہ مسکراتا ہوا داؤد کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

تارز۔۔۔کہاں ہوئی ہے جاب۔۔۔۔حدید نے اخبار کو فولڈ کیا اور مسکرا کر سامنے بیٹھے تارز سے کہا۔۔۔

وہ جو کچن کی کھڑکی میں سے نظر آتی ندوہ کو بار بار چور نظروں سے دیکھ رہا تھا ایک دم سے سٹپٹایا تھا۔۔

ماموں یہیں ایک ملٹی نیشنل کمپنی ہے۔۔فارس عوان کا نام تو سنا ہوگا۔۔ تارز ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا تھا ایک دم سے سیدھا ہوا اور بڑے مہذب انداز میں گویا ہوا۔۔

شام کی چائے کے بعد آج وہ سب کے ساتھ برامدہ نما لاونج میں بیٹھا تھا۔۔کل تو جب پہنچا تو سارا دن بس سوتا ہی رہا تھا۔۔آج ہی موقع ملا تھا حدید کے ساتھ بیٹھنے کا۔۔حدید اور سیما دو ہی بہن بھائی تھے۔۔حدید

کی بس دو بیٹیاں تھی۔۔ندوہ اور حدفہ۔۔اور سیما کے تین بچے تھے دو بیٹے اور ایک بیٹی۔۔حبان،مہک اور یہ سب سے چھوٹا تارز۔۔۔

ہاں یاد آیا۔۔ وہ میرے آفس کے راستے میں ہی پڑتی کمپنی۔میرے ساتھ ہی چل دیا کرنا روز صبح۔۔حدید نے مسکرا کر دیکھا۔۔

ماموں وہ دراصل میں نے رہائش ذرا پاس تلاش کرلی ہے۔۔ کان کھجاتے ہوئے تھوڑا معزرت طلب لہجے میں کہا۔۔

ارے باولے ہوئے ہو کیا۔۔جب گھر ہے تو کیا ضرورت پڑی کہیں اور جا کر رہنے کی۔۔داؤد نے اپنا کانپتا ہاتھ تارز کی پیٹھ پر رکھتے ہوئے کہا۔

وہ بی ایس سی میں یہیں ان کے پاس رہ کر پڑھا تھا دو سال اس لیے سب گھر والوں کا تارز کے ساتھ الگ ہی پیار تھا مسوائے ندوہ کے۔۔جس کا پیار تین سال پہلے چڑ اور نفرت میں بدلنے والا تارز خود ہی تھا۔

کوئی اضافی خرچہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔تمھارا اوپر والا کمرہ ہے

جس میں رہا کرتے تھے۔۔حدید نے بھی داؤد کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں تو ٹھیک کہہ رہے ابا جی۔۔کہیں نہیں جاؤگے تم۔۔سلمی نے بھی اپنا حصہ ڈالنا ضروری سمجھا۔۔

ارے لڑکیوں!کتنی دیر ہے اب یہ کونسی نئ بریانی ایجاد کرلی تم دونوں نے جو پکنے کا نام نہیں لے رہی بچہ بھوکا بیٹھا ہے کب سے۔۔سلمی نے مسکرا کر تارز کی طرف دیکھا اور پھر کچن کی طرف رخ کرکے ہانک لگائی۔۔

ارے ممانی نہیں۔۔ابھی اتنی بھوک نہیں۔۔تارز نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔۔۔

وہ جس مقصد کے تحت جان بوجھ کر خان پور سے پھر سے لاہور آیا تھا اسکے لیے اب سب گھر والوں اور ندوہ کا دل جیتنا بہت ضروری تھا۔۔ہدیل سلمی کا بھانجا تھا۔۔ اب اسکی جگہ لینے کے لیے سلمی کے دل میں اپنا مقام بنانا ضروری تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لو بھلا یہ کیا بات کی صبح گیارہ بجے کا ناشتہ کیے ہوئے ہو برخوردار۔۔داؤد نے پیار سے تھپکی دیتے ہوئے کہا اور وہ بس مسکرا کر ہی رہ گیا۔ نظریں پھر سے کچن کی کھڑکی کے پار کھڑی ندوہ کو دیکھنے لگی تھیں۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

سنو۔۔وہ شام کو کچن کے برتن دھو کر رکھنے کے بعد کچن میں ہی کھڑی ہاتھ دھو رہی تھی جب عقب سے تارز کی بھاری آواز نے لمحہ بھر کے لیے اس کے ہاتھوں کو ساکت کر دیا تھا۔۔۔

ندوہ ویسے ہی خاموش کھڑی رہی تھی کچھ بھی نہیں بولی تھی۔۔۔

مجھے تم سے بات کرنی اوپر آؤگی تھوڑی دیر کے لیے۔۔تارز اب بلکل پیچھے آکر کھڑا تھا اور اسے اپنے کان کے قریب اسکی سرگوشی سنائی دی تھی۔

اوہ خدایا یہ لڑکا میرے کس گناہ کی پاداش ہے۔۔۔ندوہ نے زور سے آنکھیں بند کر کے سوچا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں۔۔سختی سے دانت پیسے۔۔لیکن پلٹی نہیں۔۔

سوچ لو۔۔۔تارز نے گہری سانس لی اور پھر مسکراہٹ دبا کر نظر اس کی دمکتی گردن پر گاڑتے ہوئے کہا۔۔۔

تم کیا مجھے دھمکا رہے ہو صبح سے۔۔ایک دم سے وہ مڑی تھی تو چہرہ بلکل اس کے سینے کے برابر میں تھا۔۔ٹی شرٹ کے سامنے کے دو کھلے بٹنوں پر نظریں مرکوز رکھتے ہوئے ندوہ نے کہا۔۔

میری بات سن لو ایک بس۔۔جھک کر جذبوں کے بھنور میں ڈولتی سی آواز میں کہا۔۔آواز میں تین سال کی دوری کا کرب چھپا تھا۔۔۔

تم پاگل ہو مجھے تمھاری کوئی بات نہیں سننی اور جاؤ یہاں سے۔۔تارز اتنا قریب کھڑا تھا کہ ندوہ کو اپنے دنوں ہاتھ شلف پر ٹکا کر کمر کو شلف کے ساتھ لگا کر خود کو اس سے دور رکھنا پڑ رہا تھا۔۔۔وہ ایسا ہی تھا کوئی لحاظ شرم تو چھو کر نہ گزری تھی محترم کو اور اوپر سے محبت کا ٹنٹا پال بیٹھا تھا۔۔

ٹھیک ہے۔۔پھر میرا بھی جو دل کرے گا۔۔بڑے ذو معنی لہجے میں وہ کہہ رہا تھا جب ندوہ نے اسے درمیان میں ہی ٹوک دیا۔۔

آتی ہوں میں چلو تم!وہ ایک دم سے گھبرا کر بولی تھی۔ندوہ کے ہتھیار پھینکنے پر وہ ایک دم سے فاتحانہ انداز میں مسکرایا تھا اور تیزی سے کچن سے باہر نکل گیا تھا۔۔ندوہ نے ایک دم سے سینے پر ہاتھ رکھ کر اپنی اٹکی ہوئی سانس بحال کی۔۔۔

کیا کرے وہ اس کا کیوں آگیا تھا تین سال بعد وہ پھر سے اسکی زندگی عذاب کرنے کو۔۔۔وہ بے دلی سے سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اوپر آئی تھی۔

وہ کمرے میں کمر پر دونوں ہاتھ رکھے کھڑا تھا اس کو دیکھ کر ایک دم سے چہرے پر وہی جاندار مسکراہٹ بکھر گئی تھی جو ہمیشہ سے اسے دیکھ کر اس کے چہرے پر آ جاتی تھی۔۔۔

بولو۔۔اور جلدی بولو۔۔دروازے میں ہی رکتے ہوئے ایک ناگوار نظر تارز پر ڈالتی ہوئی وہ گویا ہوئی۔۔۔

جس کی مسکراہٹ اب اور گہری ہوگئی تھی اور آنکھیں چمکنے لگی تھیں۔

اندر آؤ۔۔۔۔مسکراہٹ دباتے ہوئے تارز آگے ہوا تھا۔۔ہاتھ اب بھی کمر پر ہنوز ویسے ہی رکھے ہوئے تھے۔۔

نیلے رنگ کی ٹی شرٹ کے نیچے ڈھیلا سا ٹراؤزر پہنے وہ معمولی سے حلیے میں کھڑا تھا۔۔

نہیں میں ٹھیک ہوں یہاں۔۔ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے ندوہ نے چہرے کا رخ دوسری طرف موڑا۔۔ندوہ کو اسکے چہرے اور چہرے پر بکھری مسکراہٹ سے چڑ تھی۔۔

آواز نیچے جا سکتی ہے۔۔ مسکراہٹ ہنوز تارز کے لبوں کا حصار کیے ہوئے تھی۔۔۔اور نظریں اس دشمن جان پر ٹکی تھیں جو اتنی پتھر تھی کہ بار بار اس سے سر ٹکرا ٹکرا کر وہ تھک چکا تھا۔۔۔

تارز بولو اب۔۔۔تارز کی بلکل خاموشی سے دیکھنے پر وہ چڑ کر گویا ہوئی تھی۔۔گھبراہٹ ہوتی تھی اسے تارز کے یوں دیکھنے سے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے تم سے شادی کرنی ہے۔۔ بڑے بھیگے اور جذب کے لہجے میں ڈوبی ہوئی آواز نے آخر کو کمرے کے سکوت کو توڑا تھا۔۔۔

مجھے نہیں کرنی۔۔ تین سال بعد آ کر پھر وہی رٹ لگا رہے ہو۔۔اب سختی سے ندوہ کی آواز اونچی ہوئی تھی۔۔۔

وہ تھک گئی تھی اسکو سمجھاتے سمجھاتے پر وہ تھا کہ اپنی ضد پر اڑا بیٹھا تھا۔۔

ہاں لگا رہا ہوں۔۔ تمھیں سمجھ نہیں آتی ہدیل کا چلے جانا تمھاری بچپن کی منگنی کا ختم ہو جانا یہ سب قسمت کا کھیل ہے۔تارز نے آگے ہوتے ہوئے کرب سے کہا۔۔۔

قسمت تمہیں مجھ سے ملانے میں جتی ہے۔۔ تارز کی آواز میں درد تھا۔

نہیں یہ میری بدنصیبی ہے جس شخص کو بچپن سے اپنے دل میں بسایا۔۔ پوجنے کی طرح چاہا وہ مجھے۔۔کہتے کہتے جیسے ندوہ کی آواز نے اسکا ساتھ چھوڑا تھا۔۔کوئی گولا سا تھا جو گلے میں اٹک رہا تھا۔۔۔

وہ تمھارے قابل نہیں تھا ندوہ۔۔تارز اب بلکل قریب آگیا تھا۔۔ چہرے پر بیچارگی سجا کر کہا۔۔۔

تم بھی نہیں ہو قابل۔۔ندوہ نے حقارت بھری نظر ڈالی تھی۔۔

میں ہوں۔۔تارز نے ڈھٹائی سے کہا۔۔۔

تم بیوقوف ہو۔۔ کبھی کسی لڑکے کو خود سے عمر میں بڑی لڑکی سے محبت کرتے دیکھا ہے کیا۔۔ یہ محبت نہیں صرف تمھارے ذہن کا فطور ہے۔۔ ندوہ نے ہزاروں بار اس کے آگے دہرایا ہوا جملہ اس کے آگے آج پھر دانت پیستے ہوئے دہرایا تھا۔۔۔

کتنی بڑی ہو ہاں۔۔کیا کوئی دس سال بڑی ہو۔۔اتنی بھی ہوتی مجھے تب بھی کو مسئلہ نہیں تھا ابھی تو صرف دو سال ہی۔۔تارز کو اب اس کی اس بے تکی بات پر غصہ آنے لگا تھا۔۔۔

دو نہیں ڈھائی۔۔ندوہ نے تنک کر کہا اور ماتھے پر بل ڈال کر دیکھا۔

ارے بھاڑ میں جائے جتنے بھی۔۔مجھے پرواہ نہیں۔۔وہ اپنی مخصوص انداز

میں واپس آگیا تھا صبر کا پیمانہ لبریز ہی ہوا چاہتا تھا۔۔۔

مجھے ہے۔۔تم چھوٹے ہو مجھ سے مجھے عجیب لگتا۔۔میں نے کبھی یہ نہیں سوچا یہ نہیں چاہا۔۔ تمہیں چھوٹوں کی طرح ٹریٹ کیا۔۔ندوہ کا غصہ بھی اب آسمان کو چھونے لگا تھا۔۔۔وہ ہمیشہ کی طرح سخت رویہ اپناتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

ضروری تو نہیں جیسے تمہیں لگے باقی سب بھی وہی محسوس کریں۔۔ناک پھلا کر تارز نے کہا غصے سے گردن کی رگیں پھول گئی تھیں۔۔۔

تمہیں غلط لگتا آیا ہے ہمیشہ سے۔۔بلکہ میری ہی غلطی ہے۔۔ میں نے تمہیں ہمیشہ چھوٹے بھا۔۔ندوہ غصے میں ایک ہی جست میں بولے جا رہی تھی جب اچانک تارز کا مضبوط ہاتھ اس کے لبوں کو پیوست کر کے اس کی آواز کو بند کرچکا تھا۔۔۔

بھائی نہیں ہوں تمھارا۔۔ سمجھی تم۔۔۔فورا اتنی مضبوطی سے ہاتھ رکھا تھا کہ وہ تڑپ گئی تھی۔۔۔

ندوہ زور سے اس کے ہاتھ پر اپنے ناخن گاڑے ہوئے تھی۔۔ پر اس پر کوئی اثر نہیں تھا۔۔

تمھاری ہاں کا انتظار ہے باقی سب کو راضی کرنا میرا کام ہے۔۔ دھیرے سے ندوہ کے لبوں سے ہاتھ اٹھا کر کہا۔۔

میری۔۔۔نہ۔۔۔۔۔ہے۔۔۔۔۔ندوہ نے چیخ کر کہا۔۔چہرے پر تارز کی انگلیوں کے نشان پڑ گئے تھے۔۔۔

اور یہ نہ ہی رہے گی۔۔اس سے پہلے کہ تارز کچھ بولتا وہ پھر سے اسی انداز میں چیخی تھی۔۔۔

تم غلط کررہی ہو میرے ساتھ۔۔۔ آواز میں درد تھا۔تارز نے گہری نظروں سے غصے میں بھری ندوہ کو دیکھا۔

میں غلط نہیں۔۔بلکہ تم بیٹھو اور سوچو۔۔تم کہاں کہاں غلط تھے۔۔ندوہ کا اب وہاں کھڑے ہونا محال ہوگیا تھا۔تیزی سے وہ کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔

وہ وہیں کھڑا رہ گیا تھا ٹوٹے سے انداز میں بکھرے سے انداز میں۔۔ماضی کے سمندر میں غوطے لگاتا ہوا۔۔۔

✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾

یہ دیکھو۔۔دیکھو۔۔ اسکو بنانا تم نے ڈاکٹر۔۔ اسکے نمبر تو دیکھو۔۔۔ابتہاج نے غصے سے وہ کاغز سیما کے آگے پھینکا تھا جس پر وہ ابھی ابھی تارز کا انٹرمیڈیٹ کا رزلٹ نوٹ کر کے لائے تھے۔۔

انیس سالہ تارز سرخ چہرہ لیے کھڑا تھا۔۔ اسکے چہرے پر کوئی شرمندگی کے آثار نہیں تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تارز یہ۔۔سیما نے روہانسی سی آواز میں کہتے ہوئے اپنے بیٹے کی طرف دیکھا تھا۔۔

وہ پاس ہوگیا تھا لیکن اسکے نمبر اس قابل ہرگز نہیں تھے کہ وہ ڈاکٹر بنتا۔۔۔۔

مما۔۔۔میں پہلے ہی بتا چکا تھا آپکو بھی اور بابا کو بھی۔۔مجھے میڈیکل میں نہیں جانا۔۔تارز نے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔۔

مجھے بائیو میں کوئی انٹرسٹ نہیں۔۔۔ہوا میں دونوں ہاتھوں کو روکتے ہوئے کہا۔

جناب کو کسی میں بھی کوئی انٹرسٹ نہیں۔۔آوارہ گردی کروا لو جتنی مرضی خبیث سے۔۔ابتہاج نے دانت پیسے۔۔

ان کو تارز کے اس لاپرواہ انداز سے چڑ ہو رہی تھی۔۔۔

مجھے لاہور جا کر پڑھنا ہے۔۔۔ہنوز ضدی انداز میں تارز نے کہا تھا۔۔۔

وہ سوچ چکا تھا کہ وہ اب میڈیکل میں آگے نہیں جائے گا بلکہ وہ اس خان پور جیسے چھوٹے شہر کو چھوڑ کر لاہور جائے گا۔۔۔

لو سن لو ایک اور فرمائش۔۔ارے تم چھوڑو یہ پڑھائی مکینکی سیکھو سیدھی سیدھی۔۔تمھارے بس کا روگ نہیں یہ پڑھائی۔۔ابتہاج نے غصے سے بپھرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

امی میں میتھ کو لے کر پڑھ لیتا ہوں نہ۔۔مجھے لاہور بھیج دیں ماموں کے پاس۔۔تارز نے لاپرواہی سے ابتہاج کے غصے سے بھرے چہرے کو

بنا دیکھے رخ سیما کی طرف موڑ کر کہا۔۔۔

چلو ہم تو ذلیل ہو چلے صاحبزادے کے ہاتھوں اب دوسرے بھی بھگتیں اسے۔۔ابتہاج نے سیما کے چہرے پر رضامندی کے آثار دیکھتے ہوئے سر ہوا میں طنز کے انداز میں مارتے ہوئے کہا۔۔۔

بس کریں آپ دونوں۔۔ٹھیک ہی تو کہہ رہا ہے کیا حرج ہے اگر پڑھنا چاہتا ہے لاہور جا کر۔۔ماشاللہ وہاں ندوہ ہے نہ اس کو پڑھائے گی بی ایس سی میں اتنے اچھے نمبر لیے ہیں اس نے۔۔سیما واقعی تارز کی بات مان چکی تھی۔۔

تمھاری زمہ داری ہے یہ اب جو بھی کرے میری بلا سے۔۔ابتہاج غصے میں بھرے کمرے سے باہر جا چکے تھے۔۔۔

انھیں پتہ تھا سیما اب وہی کرے گی جو اس کا دل چاہے گا۔۔۔اس لیے اس سے بحث کرنا فضول تھی۔۔۔

ارے کچھ بھی مشکل نہیں لگتا مجھے مما تو ایسے ہی پیچھے پڑی ہیں

میرے۔۔ تارز نے دانتوں میں بال پوائنٹ دباتے ہوئے کہا۔

اچھا جی۔۔دکھاؤ تو مجھے۔۔ندوہ نے ہلکا سا قہقہ لگایا اور اس کے سامنے پڑی حساب کی کتاب کو اٹھایا۔۔۔

وہ لاہور آچکا تھا۔۔بی ایس کرنا چاہتا تھا لیکن اس میں میرٹ نہ بننے کی وجہ سے اسے اب ڈبل میتھ کے ساتھ بی ایس سی کرنی پڑ رہی تھی۔

ڈبل میتھ اتنا آسان نہیں جتنا تم سمجھ رہے ہو اور پھر پہلے تم میڈیکل پڑھ کر آئے ہو۔۔ندوہ نے محبت سے سامنے بیٹھے اپنے پھپھو کے بیٹے کو دیکھا۔۔جو منہ پھلائے بیٹھا تھا۔۔۔

تارز اس سے ڈھائی سال چھوٹا تھا۔۔سیما اس کی ایک ہی پھپھو تھی اور تارز کا بچپن سے گھر میں بہت آنا جانا تھا۔۔ندوہ اور حدفہ کا اپنا کوئی بھائی نہیں تھا اس لیے ندوہ بچپن سے ہی تارز کے ساتھ اس طرح کا سلوک کرتی تھی جیسے وہ اس کا چھوٹا بھائی ہو۔۔لیکن وہ شروع سے ہی ندوہ کو دوستوں کی طرح ٹریٹ کرتا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میٹرک میں اچھا تھا میرا میتھ سچ میں۔۔تارز نے کرسی کے بازوؤں پر اپنے بازو ٹکا کر کہا۔۔

جب سے وہ لاہور آیا تھا تب سے ندوہ اسے پڑھانے کے چکروں میں اس کے آگے پیچھے پھرتی رہتی تھی۔۔اب جا کر وہ قابو آیا تھا۔۔۔

یہ میٹرک سے بہت مختلف ہے۔۔ندوہ نے لب بھینچتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔۔

میتھ کے ساتھ کیا رکھا ہے۔۔تارز کی کتاب کو کھولتے ہوئے ندوہ نے کہا۔۔۔

فزکس۔۔بڑے فخر سے تارز نے کہا۔۔۔

ہمم تو پھر شروع کریں آج سے۔۔ندوہ نے مسکرا کر پیار سے اسے دیکھا۔

وہ پڑھائی میں بہت اچھی تھی اور بی ایس میں ریاضی کے ساتھ ہی بہت اچھے نمبروں میں پاس ہوئی تھی۔۔اب پھپھو کے اسے روز فون آتے

تھے کہ وہ تارز کو پڑھائے۔۔۔۔

کل سے کرتے ہیں نہ۔۔چلو آج مووی دیکھنے چلتے ہیں۔۔تارز نے چمکتی آنکھوں کے ساتھ کہا اور منہ میں دبائی قلم کو زور سے کتاب پر مارا۔۔

تارز دماغ ٹھیک ہے تمھارا۔۔دادا جی کو پتہ لگا نا تو خیر نہیں ہماری۔۔ندوہ نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔

ارے انکو کون بتائے گا میں تم اور حدفہ بس۔۔تارز نے بازو کھولے اور پھر سر کے پیچھے باندھ کر مسکرایا۔۔۔

نہیں بلکل نہیں۔۔پھپھو تمہیں میرے حوالے کر کے گئی ہیں۔۔ پہلے پڑھیں گے پھر چلیں گے۔۔وہ پھر سے اس کی بند کی ہوئی کتاب کھول چکی تھی۔۔۔

چلو جی۔۔ایک مما کو چھوڑ کر آیا۔۔یہاں ایک اور ہیں۔۔تارز نے ہونٹ باہر نکال کر ناراض سے انداز میں کہا۔۔۔

اچھا اچھا زیادہ باتیں مت بناؤ۔۔ندوہ نے تھوڑا بڑوں والا غصہ دکھاتے

ہوئے کہا۔۔۔

اسے شروع سے ہی بڑوں کی طرح رعب چلانے کا بہت شوق تھا۔۔۔

اور اٹھو تم بھی جاؤ اپنی کتابیں لے کر آؤ۔۔پاس بیٹھی دانت نکالتی ہوئی حدفہ سے کہا۔۔۔۔

یہ شروع سے ہی ایسی ہے کیا استانی۔۔۔تارز نے گھور کر ندوہ کی طرف دیکھا اور پاس بیٹھی حدفہ سے پوچھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کھولو بک۔۔۔ندوہ نے مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے اور مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔۔۔

ارے مارنا نہیں مجھے۔۔تارز نے قہقہ لگایا تھا کیونکہ اب وہ اسکی ڈھٹائی سے تنگ آ کر اس کی طرف کتاب کو مارنے کے انداز میں اٹھا رہی تھی۔۔۔تارز ایک دم کرسی سے اٹھا تھا اور اب ندوہ اس کے پیچھے پیچھے بھاگ رہی تھی۔۔اور وہ قہقہ لگاتا ہوا آگے بھاگ رہا تھا۔۔

اس کو لاہور آئے اور ندوہ سے پڑھتے ہوئے چار ماہ کا عرصہ گزر چکا تھا ندوہ باقاعدگی سے اسے پڑھاتی تھی۔۔

آج بھی جب وہ اسے پڑھا رہی تھی تو لاشعوری طور پر تارز کی نظر اس کے ہاتھوں پر ٹک گئی تھی کتنے خوبصورت تھے اسکے
ہاتھ۔۔سفید۔۔نرم۔۔مخروطی انگلیوں والے نازک سے ہاتھ۔۔انگلی کی پوریں گلابی تھیں اور ناخن سلیقے سے تراشے ہوئے مناسب حد تک بڑھے ہوئے تھے۔۔وہ اسے میتھ کا کوئی سوال سمجھا رہی تھی اور وہ اس کے ہاتھوں کی جنبش میں کھویا ہوا تھا۔۔پتہ نہیں کیوں بے ساختہ یہ دل کیا کہ وہ اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر دیکھے۔۔۔

کیا سوچ جارہے ہو؟ندوہ نے تارز کو گم سم بیٹھے دیکھ کر اسکی آنکھوں کے آگے ہاتھ لہرایا تھا۔۔

کک۔۔کچھ۔۔نہیں۔۔سمجھاؤ تم۔۔تارز نے گھبرا کر کہا۔۔ایک دم سے جیسے وہ خیالوں کی دنیا سے باہر آیا تھا۔۔ اسے اپنے خیال پر شرمندگی ہوئی تھی۔۔

سمجھا تو میں رہی ہوں لیکن تمھارا دھیان نہیں ہے آج۔۔ندوہ نے لب بھینچتے ہوئے کرسی کی پشت سے سر ٹکایا۔۔۔

ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔ ویسے ہی چلو نہ آج باہر چلتے کہیں۔۔۔تارز ایک دم سے اس کی کھوجتی نظروں سے گڑبڑا گیا تھا لمحہ بھر کو تو یوں لگا جیسے وہ جان جائے گئ ہے کہ اس نے اس کے ہاتھوں پر نظر غلط ڈالی ہے۔۔۔۔

اتنے دن سے بور کررہی ہو مجھے۔۔اپنے اندر کی چوری کو چھپاتے ہوئے تارز نے خجل ہو کر کان کو کھجایا تھا۔۔۔

تم یہاں پڑھنے آئے ہو۔۔۔ندوہ نے غصے سے گھورا تھا۔۔

پتہ ہے مجھے پر جینے تو دو۔۔سانس تو بند مت کرو۔۔تارز نے مصنوعی خفگی دکھائی تھی۔۔۔

سانس تمھیں نہ بس گھوم پھر کر ہی آتا ہے۔۔۔ہے نہ۔۔ندوہ نے قہقہ لگایا تھا۔۔۔۔

اور وہ ایک دم سے اس کے ہنستے چہرے کے خدو خال کو غور سے دیکھنے لگا تھا۔۔وہ ایک مکمل حسن رکھتی تھی۔۔ اس کے موتیوں جیسے دانت اس کے بھرے بھرے گداز لبوں کی اوٹ میں دمک رہے تھے۔۔۔گہری سی آنکھیں۔۔مڑی ہوئی پلکیں نازک سا سراپا۔۔

وہ قہقہ لگا کر ایک دم سے پھر سے تارز کی آنکھوں کے آگے ہاتھ لہرا رہی تھی۔۔وہ ایک دم سے خجل ہوا تھا بری طرح اپنے دل اور دماغ کو سرزنش کیا تھا۔۔اور خود کو نارمل ظاہر کیا۔۔۔

اچھا دیکھو دوست نہیں ہو۔۔بڑے لاڈ سے اس نے ندوہ کی طرف دیکھا تھا۔۔

وہ ندوہ سے ایسے ہی لاڈ اٹھواتا تھا جانتا تھا وہ اس سے کتنا پیار کرتی ہے۔۔وہ کیا سب گھر والے اسے بہت پیار کرتے تھے۔۔۔

ہوں تو۔۔ندوہ نے لا پرواہی سے کندھے اچکائے۔۔۔

چلو نہ چلتے ہیں۔۔تارز ایک دم سے اٹھا تھا پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈالے۔۔وہ الجھا سا کھڑا تھا۔۔۔

ابا سے کون اجازت لے گا؟قلم کو ہونٹوں میں دبائے شریر مسکراہٹ سجائے ندوہ نے تارز کو دیکھا تھا۔۔۔

اسے تارز کی ہر شرارت پر پیار آ جاتا تھا۔۔وہ تھا ہی ایسا ہنسا دینے والا شریر سا اسکے آنے سے ان کے سونے سے گھر میں رونق ہوگئ تھی۔۔

میں لوں گا۔۔فکر نا کرو۔۔تم بس جاؤ اور تیاری پکڑو۔۔۔تارز نے شرارت سے آنکھ دبا کر کہا۔۔۔

ارے کسی اور دن چلتے ہیں نہ حدفہ کی بھی طبیعت ناساز ہے۔۔ندوہ نے بچارا سا منہ بنا کر اگلا بہانہ کیا۔۔۔

تو کچھ نہیں ہم چلتے ہیں۔۔۔۔وہ پھر بھی باز نہیں آیا تھا۔۔

چلو چلو۔۔۔بند کرو بس آج اسے۔۔۔ تارز نے آگے بڑھ کر اس کی گود میں کھلی کتاب کو بند کیا تھا۔۔

اور وہ قہقہ لگاتی ہوئی اس کے بازو کھینچنے پر اٹھی تھی۔۔۔

لڑکا بڑا بڑا نہیں لگ رہا اس سے۔۔سنبل نے پاس بیٹھی ندوہ کے کان میں سرگوشی کی۔۔

وہ اپنی ایک ہم جماعت کی نسبت کی تقریب پر بنائی گئی تصاویر کو دیکھ رہی تھیں جب سنبل نے اسے اپنے خیالات سے آگاہی دی۔

ہائے مجھے تو ایسے بہت پسند۔۔کوئی سات آٹھ سال بڑا تو ہونا چاہیے شوہر کو۔۔مجھے تو بہت پسند ایسی جوڑیاں۔۔ ندوہ چمکتی آنکھوں سے ایک نظر سنبل پر ڈالی اور پھر سے گود میں دھری اس البم پر جس میں اس کی ہم جماعت اپنی عمر سے کافی بڑی عمر کے لڑکے کے پہلو میں بیٹھی مسکرا رہی تھی۔۔۔

ارے کیا آپ آپ کر کے عزت کرتے رہو۔۔مجھے تو نہیں پسند۔۔ سنبل نے ناک چڑھا کر کہا۔۔

تم تو پاگل ہو۔۔مجھے تو بچپن سے ایسے ہی اچھا لگتا۔۔اتنے لاڈ کرتے شوہر پھر بیوی کے۔۔ندوہ نے لب کو دانتوں میں دبا کر اپنی خواہش کا

اظہار کیا تھا۔۔

وہ میری فری باجی ہیں نا میجر سے شادی ہوئی ان کی۔۔ اتنے پیارے لگتے دونوں۔۔ اور وہ ایسے بچوں کی طرح ٹریٹ کرتے اپنی بیوی کو اتنے اچھے لگتے مجھے۔۔ندوہ نے پر جوش انداز میں اپنی ایک خالہ زاد کا بتایا۔۔

مجھے پتہ ہے یہ سب تمہیں اس لیے بھی اچھا لگتا۔۔ہدیل بڑا ہے کافی تم سے۔۔ سنبل نے شرارت سے آنکھ دباتے ہوئے کہا اور ہلکا سا کندھا اس کے کندھے پر مارا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی ہاں۔۔پورے سات سال بڑے ہیں۔۔ ندوہ نے شرماتے ہوئے کہا۔

آنکھوں میں ہدیل کا سراپا گھوم گیا تھا۔۔دل کی دھڑکن بے ترتیب سی ہوئی تھی۔۔ہدیل اس کا خالہ زاد تھا۔۔بچپن سے ہی راحت اسے اپنے اکلوتے بیٹے کے لیے مانگ چکی تھی۔۔ جیسے جیسے ہوش سنبھالا تو اسکو اپنی امی اور خالہ کی باتوں کا اندازہ ہونے لگا۔۔ہدیل کو وہ کسی اور نظر سے دیکھنے لگی۔۔اور پھر کب یہ سارے احساسات شدید محبت کی شکل اختیار کر گئے اسے خبر بھی نہ ہوئی۔۔۔

ارے واہ۔۔سنبل نے شرارت سے اس کے کندھے پر چپت لگائی۔۔۔

تمہیں پتہ ہے اتنے ڈیسنٹ ہیں۔۔۔اپنے ہونٹوں کو دانتوں میں دبائے گلابی چہرے کے ساتھ وہ سراپا محبت لگ رہی تھی۔۔۔

ہاں۔۔ہاں۔۔اب شروع ہو جاؤ اپنے ہدیل کی تعریفیں۔۔۔سنبل نے قہقہ لگایا تھا۔۔

اور پھر واقعی وہ شروع ہو چکی تھی ہدیل کی باتیں کرنا۔۔ہدیل بہت کم گو اور سنجیدہ تھا۔۔اور ندوہ کو ایسے ہی لڑکے پسند تھے۔۔۔

ارے ارے واہ واہ۔۔کیا بات ہے۔۔تارز نے دھاڑ سے دروازے کے پٹ کو دیوار میں مارتے ہوئے بڑے تعریفی انداز میں سامنے کھڑی ندوہ کو دیکھ کر کہا۔۔۔

تارز۔۔۔کتنے بدتمیز ہو تم۔۔ناک تو کیا کرو دروازہ۔۔ندوہ نے جلدی سے کرسی پر پڑا دوپٹہ اٹھا کر کندھے پر ڈالہ اور خفگی کے لہجے میں کہا۔

کہاں کی تیاری ہے۔۔تارز کبھی سامنے بیٹھی حدفہ کی طرف دیکھ رہا تھا اور کبھی سنگھار میز کے سامنے کھڑی ندوہ کی طرف جو خلاف معمول آج نک سک سے تیار ہوئی تھی۔۔ورنہ تو وہ گھر میں ہمیشہ سادہ سے حلیے میں رہتی تھی پر آج تو رنگ ڈھنگ ہی کچھ اور تھے۔۔

اس نے سلیقے سے بال کھول رکھے تھے۔۔ ہلکا سا میک اپ اور کانوں میں چھوٹی چھوٹی جھمکی لٹک رہی تھی۔۔ بھرے بھرے خوبصورت ہونٹ بے وجہ مسکرا رہے تھے اور آنکھیں چمک رہی تھیں۔۔۔

وہ راحت خالہ آ رہی ہیں ہے نہ۔۔حدفہ نے شرارت سے پہلے ندوہ کی طرف دیکھا پھر آنکھ دبا کر تارز کی طرف دیکھا۔

ہاں تو راحت خالہ ہی ہیں اس کو کیا ہورہا پھر؟ایسے کیوں ہورہی یہ۔۔تارز نے نا سمجھی کے انداز میں کہا اور ہاتھ سے اشارہ ندوہ کی طرف کیا۔

پاگل۔۔ساتھ وہ بھی آ رہے۔۔ہدیل بھائی۔۔حدفہ نے اس کی نا سمجھی پر قہقہ لگا کر کہا۔۔

تارز نے کن اکھیوں سے چونک کر ندوہ کی طرف دیکھا جو شرما کر گلابی ہوئے جا رہی تھی۔۔۔۔

اوہ اچھا یاد ہے مجھے بچپن میں بھی آیا کرتا تھا نہ وہ موٹا سا۔۔ تارز کو ایک دم سے عجیب جلن کا سا احساس ہوا تھا تھوڑے سے تلخ لہجے میں کہا۔۔۔

نہیں اب موٹے نہیں بلکل بھی وہ۔۔ ندوہ نے ماتھے پر بل ڈال کر تھوڑا ڈانٹنے کے سے انداز میں کہا۔۔۔

اس کو کیا ہورہا؟؟تارز نے طنز بھرے لہجے میں کہا اور ہاتھ سے اشارہ منہ پھلائے کھڑی ندوہ کی طرف کیا۔۔۔

کیوں نہ ہو۔۔۔حدفہ نے ہنستے ہوئے شریر سے لہجے میں کہا۔۔

کیوں ہو۔۔وہی تو پوچھ رہا ہوں۔۔اسے بے چینی سی ہونے لگی تھی تنک کے پوچھا۔۔

ارے تارز بھائی خالہ نے بچپن سے ہدیل بھائی کے لیے رشتہ مانگا ہوا

ہے اس کا۔۔حدفہ نے مصنوعی خفگی کے انداز میں کہا۔۔

جبکہ وہ ایک دم سے اپنے دل میں بڑھتی گھٹن پر پریشان سا ہوا تھا۔۔دل جیسے ڈوب سا گیا ہو۔۔ آنکھیں اٹھا کر ایک بھرپور نظر سامنے کھڑی شرماتی لجاتی ندوہ پر ڈالی اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔۔

کیا ہوا ہے مجھے۔۔وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا بری طرح پریشان ہورہا تھا۔ تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھا اور سامنے پڑے پلنگ پر ڈھے سا گیا۔۔بار بار آنکھوں کے آگے ندوہ کا شرماتا چہرہ آ رہا تھا۔۔ندوہ اسے بہت توجہ دیتی تھی ہر بات ہر چیز میں اس کا خیال رکھنے کی عادت تھی اسے۔۔۔۔

آج شاید اس کی توجہ کہیں اور ہوئی اس لیے مجھے جلن ہو رہی شاید۔۔ وہ اپنے دل کی حالت کا جواز خود ہی تلاش کرنے میں مصروف تھا جب حدفہ اوپر آئی تھی اور اسکی خالہ راحت کے آنے کے بارے میں بتایا۔۔ وہ اپنے ہوش سنبھالنے تک سنتا آیا تھا کہ سلمی ممانی کی بہن راحت ہے

جو کہ انگلینڈ میں مقیم ہے۔۔۔بچپن میں ایک دو دفعہ کسی تقریب میں وہ ہدیل کو دیکھ بھی چکا تھا۔۔وہ ایک عام سی شکل و صورت رکھنے والا سنجیدہ اور کم گو سا بچہ ہوا کرتا تھا اس سے تو وہ کافی بڑا تھا اس لیے اتنی کوئی بات چیت نہیں تھی ہاں البتہ حبان کے ساتھ کافی دوستی تھی اس کی۔۔

اس نے حدفہ کو تو سر ہلا کر نیچے بھیج دیا تھا۔۔لیکن وہ خود نہیں گیا تھا اور نہ ہی اس کا دل تھا جانے میں وہ یوں ہی چھت کو گھورتا رہا۔۔

ماشاللہ میتھ میں ایم ایس۔۔مشکل تو ہوتی ہوگی میری گڑیا کو۔۔۔سلمی نے پیار سے ساتھ بیٹھی ندوہ کے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر کہا۔۔

ندوہ انکی اس محبت سے سرشار ہوگئی تھی۔۔ سامنے بیٹھے وجود نے دل کی بستی کو الٹ پلٹ کر رکھا تھا۔آنکھیں اتنی بھاری ہورہی تھیں کہ اٹھائے نہیں اٹھ رہی تھیں۔۔

نہیں خالہ شروع سے اچھا ہے میرا میتھ۔۔مشکل نہیں ہوتی۔۔ندوہ نے دھیرے سے مسکرا کر کہا تھا۔۔

کونسا سمسٹر ہے۔۔ہدیل نے گلے کو کھنکارتے ہوئے پہلی دفعہ گفتگو میں اپنا حصہ ڈالا۔۔

ہدیل کی بھاری آواز نے ندوہ کے کانوں میں رس گھول دیا تھا۔وہ کہاں ہدیل سے کبھی بات کرتی تھی۔۔اور اسے وہ ایسا ہی اچھا لگتا تھا۔۔کم گو سا کھڑوس سا۔۔ سنجیدہ سا۔۔اسے ایسے لڑکوں کی شخصیت بہت متاثر کرتی تھی۔۔اور وہ خود کو بہت خوش نصیب تصور کررہی تھی کہ اسکی جس سی شادی ہونے جا رہی تھی وہ اس کے دل میں بسنے والے سانچے کے عین مطابق تھا۔۔۔۔

پہلا۔۔۔ندوہ نے گھٹی سی آواز میں بمشکل ہدیل کے سوال کا جواب دیا تھا۔۔۔

ہمم۔۔۔۔ہدیل نے بھاری سی آواز میں بس اتنا کہنا ہی مناسب سمجھا۔۔

وہ بار بار اپنے موبائل پر کچھ کر رہا تھا۔۔

ہدیل بیٹا کچھ بھی تو نہیں لے رہے تم۔۔سلمی نے پیار سے پاس بیٹھے ہدیل کی پشت پر ہاتھ ٹکا کر کہا۔۔۔

خالہ۔۔۔شکریہ۔۔اتنا کچھ تو کھا گیا ہوں میں۔۔۔ہدیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اچھا مما آپ اگر رات رک رہی ہیں یہاں تو ٹھیک ہے میں چلتا ہوں پھر۔۔ہدیل ایک دم جانے کے لیے کھڑا ہوتے ہوئے راحت سے کہہ رہا تھا۔۔

ندوہ کا دل ڈوب گیا تھا۔۔یہ وہ پہلا لمحہ تھا جب اس نے نظریں اٹھا کر ہدیل کے چہرے کی طرف دیکھا تھا۔۔

دل کی دھڑکنیں بے ترتیب سی ہوگئی تھیں۔ہدیل کے سنجیدہ سے چہرے پر اب ایک عدد چشمہ ٹکا ہوا تھا۔۔جو اس کے رعب دار چہرے پر جچ رہا تھا۔۔۔ندوہ نے ایک نظر میں اس کے چہرے کو دل میں سمویا اور فورا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نظریں نیچے کر لی تھیں۔۔۔

ارے۔۔۔ارے۔۔۔بیٹا ایسے کیسے۔۔تم بھی رکو گے۔۔ تمھارے خالو بس آنے والے ہیں۔۔ سلمی بھی فورا ہدیل کے ساتھ ہی کھڑی ہوگئی تھیں اور خفگی کے سے انداز میں ہدیل سے گویا ہوئیں۔۔۔

خالہ بہت معزرت مجھے تھوڑا کام ہے۔میں خالو سے پرسوں ملنے آجاؤں گا جب مما کو لینے آؤں گا۔۔ وہی ٹھہرا سا مہزب لہجہ۔۔ہدیل نے سلمی کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر کہا۔۔

سلمی سہی کہہ رہا۔۔ہم لوگوں کی واپسی سے پہلے پہلے بہت سے کام ہیں میں نے ہی کہا ہے جلدی جلدی کر لے۔۔ راحت نے محبت بھرے لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔۔

ہدیل خدا حافظ کہتا ہوا جلدی سے کمرے سے باہر نکل گیا تھا اور ندوہ بس اس کی پشت کو دیکھتی رہ گئی تھی۔۔۔

راحت اس کو ایسے دیکھ کر محبت سے مسکرا دی تھی۔۔۔

جلدی سے پڑھائی پوری کرو پھر تمہیں لے جاؤں میں یہاں سے۔۔راحت نے شرارت سے اسکی تھوڑی سے اس کے چہرے کو اوپر اٹھاتے ہوئے کہا۔۔

ندوہ شرم سے پانی پانی ہوگئی تھی۔۔۔تو کیا خالہ نے اسے دیکھ لیا تھا جس طرح وہ ہدیل کو دیکھ رہی تھی۔۔اف گال گرم ہوگئے تھے اور یہاں بیٹھنا محال ہوگیا تھا۔۔وہ تیزی سے وہاں سے اٹھی تھی اور کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔۔۔

بہت پیاری ہے ماشااللہ۔۔۔راحت دور تک برامدے میں اسے جاتا ہو دیکھ رہی تھیں۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

تارز دروازہ تو ناک کیا کرو۔۔ ندوہ نے ماتھے پر بل ڈالے وہ ابھی نہا کر باہر نکلی تھی۔۔گیلے بال ٹاول سے خشک کر رہی تھی وہ لاپرواہی کے انداز میں بنا دوپٹہ لیے کھڑی تھی۔۔

جو بھی تھا اب تارز تھوڑا بڑا ہوگیا تھا۔وہ دونوں بہنیں اور سلمی گھر میں

اکیلی ہوتی تھیں اکثر۔۔ اس کو عادت تھی بنا دوپٹے کے گھومنے کی لیکن اب جب سے تارز آیا تھا اسے دوپٹہ ہر وقت لینا پڑتا تھا۔۔ بس ایک کمرہ تھا جہاں وہ آرام سے دوپٹہ اتار دیا کرتی تھی۔۔۔اب تارز بلکل بچوں کی طرح جہاں چاہتا تھا وہاں آ دھمکتا تھا۔۔۔

کیوں کیا ہوا؟بڑے لاپرواہ انداز میں تارز نے کہا اور پھر ندوہ پر ایک نظر ڈالی جو وہیں کہیں اٹک گئی تھی۔۔۔

وہ گیلے بالوں اور دھلے ہوئے شفاف چہرے کے ساتھ اس کے دل میں اتر رہی تھی۔۔وہ بے اختیار اسے دیکھے ہی جا رہا تھا۔۔دماغ مفلوج ہو چکا تھا سارے اختیارات دل نے سنبھال لیے تھے۔۔

کچھ نہیں ہوا۔۔بولو کیا کام ہے۔۔ندوہ نے ٹاول کو ہی کندھے پر گرا کر اس سے پوچھا تھا۔۔

تم پڑھا نہیں رہی اتنے دن سے۔۔وہ ایک دم سے جیسے ہوش کی دنیا میں واپس لوٹا تھا۔۔۔

تین دن سے راحت کے آنے کی وجہ سے وہ اتنی مصروف تھی کہ شام کو اسکو پڑھانا اسے کہاں یاد رہتا تھا۔۔ دراصل دل ہی نہیں کرتا تھا آج کل کسی بھی اور کام کو بس ہدیل کے بارے میں سوچے جانا خالہ کے پاس بیٹھ کر اس کے بارے میں باتیں سنتے رہنا یہ سب میں کہاں تارز کا ہوش رہتا تھا اسے۔۔۔

اور تارز کو بری طرح اس کی یہ لا پرواہی کھل رہی تھی۔۔اس سے ندوہ کی یہ بے پرواہی یہ بے رخی برداشت نہیں ہوتی تھی اب۔۔پورے سات ماہ ہونے کو آئے تھے اور ان سات ماہ میں سے پہلی دفعہ ایسا تھا کہ ندوہ اس سے یوں لا پرواہی برت رہی تھی۔۔۔

اوہ ہاں۔۔وہ طبیعت کچھ نا ساز تھی اس وجہ سے۔۔ندوہ نے نظریں چرا کر جھوٹ بولا اور پھر محبت بھری مسکراہٹ چہرے پر سجا کر خفا سے کھڑے تارز کو دیکھا۔۔۔

کیا ہوا طبیعت کو۔۔؟؟تارز نے پریشان سے لہجے میں کہا۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔چلو میں آتی ہوں پڑھتے ہیں پھر۔۔۔ندوہ نے خجل ہوتے

ہوئے اپنے جھوٹ کو اور شرمندگی کو چھپایا تھا۔۔۔

اپنی خود غرضی میں وہ تارز کو بھول ہی گئی تھی۔کتنی غلط بات تھی۔۔۔اسے افسوس ہوا کہ اتنے دن سے وہ تارز کو پڑھا نہیں رہی تھی۔۔تارز خاموشی سے سر ہلاتا ہوا باہر نکلا تھا اور وہ ٹاول ہاتھ میں پکڑے شرمندہ سے انداز میں کھڑی تھی۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

آج پھر ویسا ہی ٹیسٹ۔۔ندوہ نے ٹیسٹ پر غصے سے سامنے پڑی میز پر مارا تھا۔۔۔اور سختی سے سامنے گم سم سے بیٹھے تارز سے کہا۔۔۔

تارز کیا مسئلہ ہے تمھارے ساتھ کتنے دن سے میں دیکھ رہی ہوں تم کوئی بھی ٹیسٹ ڈھنگ سے نہیں دے رہے ہو۔۔۔تارز کے کچھ بھی جواب نا دینے سے وہ اور چڑ گئی تھی۔۔ڈانٹنے کے سے انداز میں تارز کو کہا۔۔

تارز ویسے ہی پریشان حال سر نیچے کیے بیٹھا تھا۔۔کوئی بھی جواب نہیں دے رہا تھا۔۔ اس کے پارٹ ون کے پیپر سر پر تھے اور ندوہ آجکل

اس پر بھرپور توجہ دے رہی تھی۔۔اسکی اپنی یونیورسٹی کے بھی بہت مشکل دن چل رہے تھے۔۔لیکن پھر بھی وہ تارز کی طرف سے کسی قسم کی کوتاہی نہیں برتتی تھی۔۔اور وہ تھا کہ اب جب پیپر نزدیک تھے بلکل ہی اسے مایوس کر رہا تھا۔۔جبکہ وہ اچھا خاصہ ذہین تھا۔۔۔

بولو تو کچھ۔۔کوئی پریشانی ہے کیا؟ندوہ نے دھیرے سے اپنا ہاتھ کرسی کے بازو پر پڑی اس کی بازو پر رکھا تھا اور محبت بھرے لہجے میں کہا۔

تارز نے تڑپ کر اس کی طرف دیکھا تھا۔۔وہ اب کیا بتاتا اسے کہ وہ کتنی مشکل میں ہے۔۔ وہ دل اور دماغ کی جنگ میں بری طرح پھنسا ہوا تھا۔۔کب کیسے وہ ندوہ کے بارے میں اس طرح سوچنے لگا تھا جیسا وہ خود کبھی نہیں چاہتا تھا۔۔وہ اس کے دل میں دھڑکن بن کر دھڑکنے لگی تھی۔۔ دماغ نہیں نہیں کرتا ہی رہ جاتا تھا لیکن دل مانتا ہی نا تھا۔۔وہ جب بھی پڑھنے بیٹھتا تھا وہ ہنستی ہوئی بولتی ہوئی اس کو نظر آنے لگتی تھی۔۔ کبھی اس کے خوبصورت ہاتھ۔۔ کبھی چہرے پر گرے اٹھکلیاں کرتے ہوئے اس کے بال کبھی جھکی ہوئی پلکیں تو کبھی دمکتی سی گردن

اور کبھی خوبصورت لب۔۔اور کبھی لبوں کی اوٹ سے نظر آتے موتیوں جیسے دانت۔۔۔اس کا ذہن قید میں تھا۔۔دل بادشاہ بن گیا تھا اور دماغ کو زندان میں ڈالنے کا حکم صادر کر چکا تھا۔۔۔

پھوپھا کی کال آئی تھی کیا؟ندوہ اب اس کی حالت پر بری طرح پریشان ہو چکی تھی۔۔۔

ابا سے بات کروں کالج میں ہے کیا کوئی مسئلہ؟؟وہ اس کے کچھ بھی نہ بولنے کی وجہ سے خود ہی جواز پر جواز تلاش کر رہی تھی۔۔

نہیں۔۔کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔گھٹی سی آواز میں تارز نے کہا تھا۔۔

کیونکہ وہ جانتا تھا دل جو بھی کررہا ہے وہ سراسر بیوقوف کی سوا اور کچھ بھی نہیں۔۔لیکن وہ بے بس تھا۔۔

پھر یہ؟یہ کیا ہے۔۔دیکھو تو۔۔۔ندوہ نے ٹیسٹ پیپر اسکی آنکھوں کے آگے کیا تھا جس میں سارے سوالات پر کراس لگا ہوا تھا۔۔۔۔

پڑھنے کو دل نہیں چاہتا میرا میں کیا کروں۔۔تارز نے گھٹی سی آواز میں

کہا اور ندوہ سے نظریں چرائی تھیں۔۔۔

بکواس نہ کرو تم اب پیپر اتنے نزدیک ہیں تمھارے پارٹ ون کے۔۔اور تم مجھے یہ کہہ رہے۔۔پھپھو کے سامنے میں بھی شرمندہ ہو جاؤں گی۔۔میں کرتی ہوں ان کو آج ہی کال۔۔ ندوہ کو اس کی بے تکی بات پر غصہ آ گیا تھا وہ تنک کر گویا ہوئی تھی۔۔۔

کردو میں کونسا ان سے ڈرتا ہوں۔۔ہنوز وہی کھویا کھویا سا لہجہ تھا تارز کا۔۔ وہ بے حال بیٹھا تھا۔۔ بکھرے سے بال ملگجی سی شرٹ۔۔بازو کے کف فولڈ کیے ہوئے سامنے کے بٹن کھلے ہوئے۔۔

اچھا۔۔ڈرتے تو تم کسی سے بھی نہیں۔۔ندوہ نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔جانتی تھی وہ بچپن سے ہی تھوڑا الگ سا تھا سب میں سے ضدی ڈھیٹ۔۔اور کسی کی بھی نہ سننے والا۔۔۔

نہیں اب ڈرنے لگا ہوں کسی چیز سے۔۔بہت ڈوبی ہوئی آواز تھی ایسے جیسے کسی کھائی سے آئی ہو۔۔

ہاں وہ ڈرنے لگا تھا۔۔ندوہ کو کھونے سے اس کی محبت میں پاگل ہونے سے۔۔اس کے انکار سے۔۔

کیا ہوا۔۔کوئی پریشانی ہے کیا؟؟ندوہ کو اس کی حالت پر پھر سے ترس آ چکا تھا۔۔۔لہجے میں پھر سے محبت بھر کر اس نے پریشان سے انداز میں تارز سے پوچھا۔۔۔

نہیں۔۔۔وہ ایک جھٹکے سے اٹھا تھا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ــــــــــــــــــــــ

تارز۔۔۔یہ۔۔۔یہ۔۔کیا ہے یہ۔۔ندوہ نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے ابھی ابھی پھینکی گئی سگریٹ کی طرف دیکھا۔۔۔

تارز کافی دن سے پڑھنے کے لیے نہیں آ رہا تھا۔۔ زیادہ وقت باہر گزارتا یا پھر اوپر اپنے کمرے میں۔۔وہ آج بھی بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی کہ وہ آئے گا پڑھنے پر وہ نہیں آیا تھا۔۔اب پریشان ہو کر وہ آج اوپر اس کے کمرے میں آئی تھی تو وہ ٹیرس میں کھڑا سگریٹ

پھونک رہا تھا اور اس کو دیکھتے ہی اس کو پھینک چکا تھا۔۔۔

کچھ نہیں۔۔خجل سا ہو کر تارز نے گردن کے پیچھے ہاتھ پھیرا۔۔

تم۔۔۔تم۔۔سگریٹ پی رہے تھے۔۔۔غصے سے اونچی آواز میں ندوہ نے اسے ڈانٹا تھا۔۔۔

ہاں۔۔ سگریٹ ہی تھی کوئی شراب تھوڑی نہ تھی جو ایسے کررہی ہو۔۔وہ پہلے تھوڑا سا شرمندہ ہوا لیکن پھر ایک دم سے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔۔۔

بکواس مت کرو۔۔ خبردار جو دوبارہ کبھی میں نے دیکھی جو تمھارے ہاتھ میں۔۔میں ابا کو اور دادا جی کو بتا دوں گی۔۔۔ندوہ اس کو ڈانٹتے ہوئے بلکل اس کے سامنے اس کے قریب آ گئی تھی۔۔

پڑھنے کیوں نہیں آ رہے کچھ دن سے۔۔سخت لہجے میں پوچھا۔۔۔

ویسے ہی۔۔تارز نے اس سے نظریں چرا گیا تھا۔۔

پاگل ہو کیا۔۔ ابھی دو پورے چیپٹر پڑے جن کو ریوآئیز کرنا تمہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ندوہ نے ہاتھ سے اس کے چہرے کا رخ اپنی طرف کر کے سختی سے کہا۔۔

ایک دم سے وہ ساکت سی ہوئی تھی تارز کی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں۔

کیا ہے تارز تم کچھ بتاتے بھی تو نہیں۔۔ بتاؤ نہ مجھے دوست کہتے ہو نہ۔۔ تمہیں میری قسم بتاؤ۔۔ندوہ اس کی اس حالت پر تڑپ گئی تھی۔۔وہ بچپن سے اس سے محبت کرتی تھی ہمیشہ چھوٹے بھائی کی طرح اسے چاہا تھا اس نے۔۔۔

تارز ایک دم سے اسکے گلے لگا تھا۔۔وہ لڑکھڑا سی گئی تھی۔۔ تارز کے مضبوط بازو اسے جکڑ چکے تھے۔۔وہ دھیرے سے کانپ رہا تھا۔۔ندوہ سکتے کی سی حالت میں نا سمجھی کے انداز میں کھڑی تھی۔۔

اس کو کیا ہوا ہے۔۔کوئی بہت بڑا مسئلہ ہے لازمی۔۔ندوہ انہی سوچوں میں گم کھڑی تھی جب تارز کے لب اسے اپنی گردن پر محسوس ہوئے تھے۔۔ ایک عجیب سے احساس نے جیسے اس کے رونگٹے کھڑے کیے تھے ایک جھٹکے سے اس نے تارز کو خود سے الگ کیا تھا۔۔۔

تارز۔۔۔یہ۔۔۔یہ۔۔کیا کررہے۔۔وہ ایک دم خوف سے نا سمجھی کے انداز میں بولی تھی۔۔ اور پھٹی پھٹی نظروں سے سر جھکائے کھڑے تارز کو دیکھا۔۔۔

یہ ہی ہے وجہ۔۔وہ تڑپنے کے سے انداز میں بولا تھا۔۔۔

کک۔۔۔کیا مطلب تمھارا؟؟ندوہ نے خوف سے بے یقینی سے اسکی طرف دیکھا تھا۔۔۔

سچ کہہ رہا ہوں۔۔ مجھے تم سے محبت ہوگئی ہے۔۔تارز نے آگے بڑھ کر ندوہ کے دونوں بازو تھام کر کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پاگل ہو تم۔۔کیا بکواس کر رہے ہو۔۔۔ندوہ نے جھٹکے سے اپنے بازو چھڑوائے تھے اور بے یقینی سے تارز کی طرف دیکھتی ہوئی پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔

یہ بکواس نہیں ہے حقیقت ہے۔۔تارز نے سر جھکا کر مدھم سے ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

اچانک کمرے میں چلتے ہوئے چھت کے پنکھے کی آواز کانوں میں زور زور سے لگنے لگی تھی۔۔۔خاموشی کو چیرتی ہوئی۔۔۔

ندوہ کو اپنے کانوں اور آنکھوں پر یقین نہیں تھا۔۔وہ جو کہہ رہا تھا اس کے وہم و گمان میں بھی ایسی بات کبھی نہیں آئی تھی۔۔۔اسے تارز کی ذہنی حالت پر شک ہورہا تھا۔۔یا پھر۔۔ یا پھر ہو سکتا ہے۔۔وہ مذاق کر رہا ہو۔۔وہ ایسا ہی تو تھا شرارتی مذاق کرنے والا۔۔۔

تم۔۔۔تم۔۔مزاق کر رہے ہو میرے ساتھ۔۔ندوہ نے ڈولتی سی آواز میں انگلی کا اشارہ اس کی طرف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

لیکن اس کی حالت صاف صاف اس کے اندر کے حال کی گواہ تھی وہ ٹوٹا ہوا تھا بکھرا ہوا تھا۔۔ سر نیچے جھکا کر کسی مجرم کی طرح کھڑا تھا۔۔۔

آہستہ سے تارز نے اپنا چہرہ اوپر اٹھایا تھا۔۔اس کی آنکھوں میں پانی تھا۔۔چہرے پر رت جگے اور دل و دماغ کی جنگ کے آثار تھے۔۔۔

نہیں۔۔ مزاق میں کوئی کسی کو ایسے چھوتا ہے کیا؟؟بہت ہی مدھم سر گوشی تھی لیکن لہجہ اس کے جزبات کی عکاسی کر رہا تھا۔۔۔

ایک دم سے ندوہ کو اپنی گردن پر پھر سے اس کے لبوں کی وہ جسارت محسوس ہوئی تھی اس کے رونگٹے کھڑے ہونے لگے تھے۔۔وہ سچ کہہ رہا تھا۔۔اس طرح سے کون کس کو چھوتا ہے۔۔

اوہ میرے خدایا۔۔۔اس کا دل ڈوب گیا تھا۔

تم۔۔پاگل ہوگئے ہو۔۔۔ندوہ کی آنکھیں حیرانگی سے پھٹنے کو تھیں۔۔وہ قدم قدم پیچھے جا رہی تھی۔۔دماغ سائیں سائیں کرنے لگا تھا۔۔اسے ایک دم سے سامنے کھڑے اپنے اس سب سے پیارے کزن سے گھن آنے لگی تھی۔۔اس کے رشتے کے اتنے کزنز میں سے ایک واحد وہ تھا جس کے وہ اتنی قریب تھی۔۔اور جس کو اس نے اپنے اتنا قریب آنے دیا تھا۔۔۔لیکن اس کا صلہ آج اسے یہ مل رہا تھا۔۔۔

آج کے بعد مجھے اپنی شکل مت دکھانا۔۔۔ندوہ چیخنے کے سے انداز میں غصے سے کہتی ہوئی نیچے کی طرف بھاگی تھی۔۔۔

اور تارز یونہی ساکت کھڑا تھا۔۔ نظریں تیزی سے بھاگ کر جاتی ہوئی ندوہ کی پشت پر ٹکی تھیں۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

سب خاک تھا

اِک 'ع' تھی پھر 'ش' تھا

کچھ آگ تھی کچھ راکھ تھی

اِک دشت تھا اک بحر تھا

صحرا بھی تھا اور پیاس تھی

پھر اِک خلا بے انت سا

اک بند گلی سا راستہ،ویرانیاں،تنہائیاں

پھر 'ق' تھا

پھر سارا منظر راکھ تھا

سب خاک تھا

سگریٹ سلگ رہی تھی۔۔اور بار بار ہاتھ اس کو لبوں تک لاتے اور پھر دھواں ہوا میں گھل جاتا۔۔۔

میں نے کیا کیا۔۔درست یا غلط۔۔دل کو کیا ہوا۔۔اتنے ماہ کی جنگ میں وہ خود کو یہی سمجھاتا رہا تھا کہ وہ ندوہ کو کبھی یہ پتہ نہیں چلنے دے گا کہ وہ اس سے محبت کرنے لگا ہے۔۔ لیکن آج وہ وہ جو کر بیٹھا تھا اس کے اختیار میں کہاں تھا بس ہو گیا تھا۔۔اور اب۔۔۔پچھتاوا۔۔وہ اس سے اور دور ہوگئی تھی۔۔اس سے نفرت کرنے لگے گی۔۔۔

کیا کروں۔۔۔دل تھا کہ مانتا ہی نہیں تھا۔۔۔مجھے کچھ بھی نہیں کرنا ہاں اظہار کردیا بس۔۔بس۔۔۔بس۔۔ اب اور آگے کچھ بھی نہیں۔۔

وہ خود کو سرزنش کر رہا تھا۔۔دماغ دل کو جھنجوڑ رہا تھا۔۔

دل میں ایک ٹیس سی اٹھ رہی تھی۔۔

کتنا عجیب سا احساس تھا اس کو چھونے کا۔۔جیسے ایک مردہ جسم میں کوئی

روح پھونک دے۔۔ جیسے ایک ساکت سے پل میں شور و غل کی لہر دوڑ جائے۔۔جیسے ایک ارتھ۔۔جو ریڑھی کی ھڈی میں سے ہوتا ہوا دل کی دھڑکن کو تیز کر دے۔۔وہ لمحہ بے خودی کا تھا۔۔وہ بے اختیار وہ جسارت کر بیٹھا تھا۔۔ جو اب ایک پل کو چین نہیں آنے دی رہی تھی۔ بازو۔۔لب۔۔۔دل۔۔۔وجود کا رواں رواں اس کے لمس کے جادو میں جکڑا جا چکا تھا۔۔وہ جو پیچھے قدم کھسکا رہا تھا۔۔قدم خود بہ خود آگے کی طرف جا رہے تھے۔۔

وہ ہار گیا تھا بری طرح۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

کمرے سے باہر جاؤ۔۔ندوہ ایک دم سے سامنے رکھے نوٹس گرا کر سٹپٹا کر اٹھتے ہوئے سختی سے بولی تھی۔۔۔

تارز اس کے سامنے اس کے کمرے میں کھڑا تھا۔۔

بہت دن تو یونہی گزر گئے تھے خاموشی میں تارز کے پیپر تھے وہ سارا سارا دن اوپر رہتا۔۔ حدفہ اسکا کھانا بھی اوپر دے آتی تھی۔۔اس سے

تارز کا سامنا نہ ہونے کے برابر تھا۔۔ اس کے بھی پیپرز تھے بمشکل ہر بات کو ذہن سے جھٹک کر وہ پڑھتی رہتی تھی۔۔آج تارز کے پیپرز ختم ہوئے تھے اور وہ آج اس کے سامنے کھڑا تھا۔

مجھے معاف کردو۔۔مدھم سی آواز میں کہا تھا۔۔۔لہجہ شرمندہ سا تھا۔۔۔

دوپہر کا وقت تھا سلمی اپنے کمرے میں سو رہی تھی اور حدفہ ابھی سکول سے نہیں لوٹی تھی۔۔وہ اپنے کمرے میں بیٹھی اپنے نوٹس کے ڈھیر میں ڈوبی پڑھنے میں مصروف تھی جب وہ یہاں آ دھمکا تھا۔۔۔

تارز تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتے۔۔ تمہیں پتہ بھی ہے میں کیسا سوچتی تمھارے لیے۔۔میں نے تمہیں ہمیشہ چھوٹا بھائی۔۔اس کی معافی مانگنے پر ندوہ کو تھوڑا حوصلہ ہوا تھا اور وہ اسے سمجھانے کے سے انداز میں کہہ رہی تھی۔۔

ندوہ کے بھائی کہنے پر ایک دم سے جیسے عجیب سا احساس ہوا تھا وہ جو اس سے معافی مانگ کر سب کچھ ختم کرنے کو آیا تھا بھک سے سارا لحاظ ہوا ہوگیا تھا۔۔

سمجھا نہ۔۔ہوں تو نہیں۔۔ڈھیٹ سے انداز میں اس نے کہا تھا۔۔۔

چپ کر جاؤ۔۔ابھی کے ابھی۔۔اب کبھی اس بات کا ذکر بھی مت کرنا تمھیں پتا ہے میں ہدیل سے محبت کرتی۔۔ندوہ کو اس کے انداز اور اس کی بات پر پھر سے غصہ آ گیا تھا۔۔ سختی سے دانت پیستے ہوئے اس نے کہا تھا۔۔۔

لیکن اسکی بات ابھی پوری بھی نہ ہوئی تھی جب تارز پھر سے مخصوص انداز میں بول پڑا تھا۔۔۔

ہنہ۔۔ہدیل۔۔جو دس سال بعد ایک دن کے لیے آیا۔۔جس سے کبھی بات تک نہیں ہوئی تمھاری جسے تم جانتی تک نہیں۔۔۔اس سے محبت ہے تمھیں۔۔تارز کے لہجے میں طنز خود بہ خود جھلکنے لگا تھا۔۔۔

تمھیں اس سے مطلب۔۔ندوہ نے تنک کر کہا اور غصے سے بھری نظر اس پر ڈالی تھی۔۔۔

تم آل ریڈی۔۔میری نظروں سے گر چکے ہو۔۔ پلیز۔۔جاؤ یہاں

سے۔۔نفرت بھرے لہجے میں کہتے ہوئے ندوہ نے منہ پھیر لیا تھا۔

نہیں جاؤں گا۔۔تارز نے ڈھیٹ لہجے میں کہا تھا۔۔۔

تم ہدیل کو چھوڑ دو۔۔وہ تم سے محبت نہیں کرتا میں کرتا ہوں۔۔بڑے آرام سے کہتا ہوا وہ پھر سے ندوہ کے آگے آ چکا تھا۔

میں تم سے اتنی بڑی ہوں۔۔ تمہیں احترام نہیں ہمارے رشتے کا۔۔۔ندوہ کو اس کا اس طرح بے باکی سے اس کے سامنے آ کر کھڑے ہو جانا بہت برا لگا تھا۔۔۔سختی سے دانت پیستے ہوئے طنز بھرے لہجے میں کہا۔

کتنی بڑی ہو۔۔۔؟؟؟ تارز نے اپنے مخصوص انداز میں قہقہ لگایا اور اس کے بلکل ساتھ کھڑا ہوا۔۔

ندوہ کا سر اس کے سینے کے پاس آ رہا تھا اور اس کا نازک سا سراپا کہیں سے اس کے مضبوط جسم کے آگے اسے اس سے بڑا نہیں دکھا رہا تھا۔۔۔

قد اور جسامت کی بات نہیں کر رہی میں۔۔ عمر کی بات کررہی ہوں۔۔

ندوہ ایک دم سے ماتھے پر بل ڈالتی ہوئی ایک طرف ہوئی اور سخت لہجہ اپنایا تھا۔۔

اوہ۔۔تو کتنی بڑی ہو تم۔۔دس۔۔بیس۔۔تارز نے لاپرواہی کے سے انداز میں انگشت انگلی کو ہونٹوں پر رکھتے ہوئے مذاق اڑانے کے انداز میں کہا۔۔۔

ڈھائی۔۔ ڈھائی سال۔۔ ندوہ نے دانت پیس کر اسے گھورتے ہوئے کہا۔

صرف۔۔تارز نے قہقہ لگایا تھا۔۔۔

ندوہ جو تن بدن میں جیسے آگ لگی تھی۔۔ اسے تارز زہر لگ رہا تھا۔۔۔

اب تم بدتمیزی کر رہے ہو۔۔ندوہ نے غصے سے بھاری آواز میں کہا اور انگلی کھڑی کرتے ہوئے اسے خبردار کیا۔۔۔

نہیں تو صرف پیار کرتا ہوں۔۔ بڑے آرام سے اس کی انگلی کو وہ ہاتھ

میں لے چکا تھا۔۔لبوں پر جاندار مسکراہٹ تھی۔۔۔

بھاڑ میں جائے تمھارا پیار۔۔ندوہ نے غصے سے کہا اور بری طرح اپنی انگلی اس سے چھڑوانے کی کوشش کی۔۔۔

لیکن وہ ناکام تھی۔۔تارز ساکت کھڑا تھا اور انگلی پر گرفت اتنی مضبوط تھی کہ ندوہ اس کو چھڑوانے کے چکر میں تڑپ گئی تھی۔۔

اور وہ تو جیسے اس کی اس حالت سے محظوظ ہورہا تھا۔۔مسکراہٹ دبائے کھڑا تھا ہنوز ویسے ہی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ بڑی ہو تم مجھ سے۔۔ایک دم جھٹکے سے ندوہ کی انگلی کو چھوڑ کر اس نے اسکے کان میں سرگوشی کے انداز میں کہا تھا۔۔۔۔

اور پھر سارے معافی مانگنے کے ارادے ترک کرتا ہوا وہ ایک نئے عزم سے مسکراتا ہوا اس کے کمرے سے باہر نکلا تھا۔۔۔

وہ تھا تارز ابتہاج۔۔ جس نے جان بوجھ کر میڈیکل کے پیپر برے دیئے کیونکہ وہ ڈاکٹر بننا نہیں چاہتا تھا۔۔وہ بچپن سے ہی ایسا تھا ہر کام اپنی

مرضی سے کرتا تھا۔۔اور جو سیدھے طریقے سا حاصل نہ ہو اس کو پھر اپنے انداز میں حاصل کرتا تھا۔۔

امی آپ کا فون کہاں ہے۔۔ندوہ نے کمرے میں ارد گرد نظر دوڑاتے ہوئے سلمی سے کہا۔۔

تارز کی باتوں اس کے انداز اور لہجے نے اسے اندر تک ہلا کر رکھ دیا تھا۔۔وہ عجیب کشمکش کا شکار ہوگئ تھی تارز کی باتوں سے کیا وہ واقعی ہی وہ ہدیل کو نہیں جانتی تھی۔۔ہاں وہ ٹھیک کہہ رہا تھا اس نے کبھی ہدیل سے بات نہیں کی تھی۔۔۔لیکن آج اس کی باتوں نے عجیب سا احساس دلایا تھا۔۔وہ ہدیل سے رابطہ کرنا چاہتی تھی اس سے بات کرنا چاہتی تھی آج سے پہلے تک تو کبھی اس نے یوں نہیں سوچا تھا کہ وہ ہدیل سے شادی سے پہلے بات کرے گی لیکن اب دل چاہ رہا تھا وہ اس سے بات کرے ہدیل سے اپنے لیے اظہار محبت سنے۔۔۔

یہ پڑا ہے۔۔سلمی نے چشمہ تھوڑا نیچے کرتے ہوئے اسے کہا تھا۔۔۔

دیں مجھے ذرا۔۔ گھٹی سی آواز میں ندوہ نے کہا اور ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔

سلمی کے ہاتھ سے موبائل لیتے ہی وہ تیزی سے کال لسٹ میں سے

ہدیل کا نمبر نکال رہی تھی۔۔۔

کیا ہوا پریشان سی لگ رہی ہو۔۔سلمی نے اس کے چہرے کا جائزہ لیتے

ہوئے کہا۔۔۔۔

نہیں ہوں پریشان۔۔ مصروف سے انداز میں کہا اور ہدیل کا نمبر اپنے

فون میں نوٹ کیا۔۔۔

اچھا۔۔یہ تازر کہاں ہوتا آجکل سارا سارا دن نظر ہی نہیں آتا۔۔۔ سلمی

پھر سے تجسس کے سے انداز میں گویا ہوئی تھیں۔۔۔

مجھے نہیں پتہ امی۔۔اور یہ لیں۔۔ندوہ نے کھوئے کھوئے سے لہجے میں

کہا اور فون سلمی کے ہاتھ میں تھماتی وہ باہر نکل آئی تھی۔۔

ندوہ۔۔کیا بات ہوئی ہے تم دونوں میں۔۔حدفہ نے تجسس کے انداز میں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ندوہ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا اور دودھ کا گلاس اس کے ہاتھ میں تھمایا۔۔۔

ندوہ جو فون کی سکرین پر نظریں جمائے بیٹھی تھی ایک دم سے چونکی تھی۔۔وہ کل سے ہدیل کو میسج کر رہی تھی۔۔اور وہ اتنا کھڑوس تھا کہ اس کے سارے میسج ریڈ کرنے کے باوجود بھی کوئی جواب نہیں دے رہا تھا۔۔وہ لب کچلتے ہوئے بار بار سکرین کو دیکھے جا رہی تھی۔۔۔۔

کیوں کیا ہوا۔۔۔مصروف سے انداز میں کہتی ہوئی وہ پھر سے میسج ٹائپ کر رہی تھی۔۔۔

کیا ہوا۔۔تارز بھائی اور تم۔۔کیا ہوا ہے اتنی تو دوستی تھی۔۔حدفہ نے دودھ کا گلاس منہ کو لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

کوئی دوستی نہیں تھی۔۔سڑے سے انداز میں ندوہ نے کہا اور جل کر سکرین کی طرف دیکھا جہاں ہدیل اس کا میسج پھر سے ریڈ کر چکا تھا۔۔۔

ہا۔۔۔ا۔۔۔۔ا۔۔۔۔ا۔۔۔۔ا۔۔۔کیا بہت زیادہ لڑآئی ہوئی ہے۔۔حدفہ نے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیرانگی سے آنکھیں پھیلا کر کہا۔۔۔

میں بات کرتی تارز بھائی سے وہ معافی مانگیں آپ سے آخر کو بڑی ہیں آپ۔۔خدفہ نے بڑے سمجھ دار انداز میں کہا۔۔۔

اوہ پلیز حدفہ چپ کر جاؤ گی۔۔۔ندوہ اپنے دونوں ہاتھوں میں سر کو جکڑ کر کہا۔۔۔

کیا ہوا۔۔کیا اتنی کوئی بڑی بات ہوگئی۔۔حدفہ نے پھر سے پر تجسس انداز میں کہا۔۔۔

حدفہ۔۔۔ندوہ نے چیخ کر کہا۔۔اور گھور کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔

وہ ایک دم سے چپ ہوئی تھی۔۔۔

یہ کیا ہے۔۔۔ندوہ نے زور سے گفٹ پلنگ پر اچھالا تھا اور سخت آواز میں کہتے ہوئے غصے سے تارز کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

گفٹ۔۔بڑے آرام سے ڈھیٹ انداز میں پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈال

کر کہا۔۔جبکہ لبوں پر مخصوص مسکراہٹ کا راج تھا۔۔۔

وہ اب اس کے ساتھ یہی انداز اپنائے ہوئے تھا۔۔ وہ پارٹ ٹو میں آ چکا تھا۔۔اب وہ اس سے نہیں پڑھتا تھا۔۔ہاں البتہ اسے تنگ کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑ رکھی تھی اس نے۔۔اول تو وہ اس کے سامنے آتی نہیں تھی اور اگر آ بھی جاتی تو اس طرح کی باتیں کرتا کہ ندوہ کا خون تک جل کر رہ جاتا تھا۔۔

وہ تو میں بھی دیکھ رہی ہوں۔۔ پر مجھے کس لیے دیا یہ؟ندوہ نے ناگواری سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔۔نہیں دے سکتا کیا۔۔ مخصوص انداز میں کہتے ہوئے سینے پر ہاتھ باندھے اور لبوں پر پیار بھری مسکراہٹ سجائے وہ کھڑا تھا۔۔

اتنے ماہ ہوگئے تھے وہ بار بار ندوہ کو اپنی محبت کا یقین دلا رہا تھا۔۔۔پر جتنا اس کی محبت بڑھتی جا رہی تھی اتنی ہی ندوہ کی نفرت اس سے بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔

نہیں ہر گز نہیں۔۔۔ندوہ نے نفرت سے اسکی طرف دیکھا اور بلا کا سخت لہجہ اپناتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ محبت میں نہیں دیا۔۔کزن ہونے کے ناطے سے دیا ہے۔۔تارز نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔۔

وہ غصے میں ماتھے پر بل ڈالے کھڑی اس کے دل میں اتر رہی تھی۔۔وہ اس کی پہلی محبت تھی آج سے پہلے اس نے کبھی کسی بھی لڑکی کے بارے میں ایسے نہیں سوچا تھا۔۔۔

تارز۔۔پلیز۔۔ندوہ نے اچانک اس کے آگے ہاتھ جوڑ لیے تھے۔۔تارز نے تڑپ کر اس کی طرف دیکھا تھا وہ رو رہی تھی۔۔

تارز۔۔تم یہاں سے چلے جاؤ۔۔۔وہ باقاعدہ رو رہی تھی۔۔

وہ تنگ آ چکی تھی تارز کی بیوقوفانہ محبت سے۔۔اور ہدیل کی بے نیازی سے۔۔

دل تو ہدیل کے لیے بھرا ہوا تھا۔۔وہ اس سے کوئی بات نہیں کرتا تھا

آخر کو کیوں نہیں کرتا تھا۔۔ وہ پریشان رہنے لگی تھی۔۔

ندوہ پلیز۔۔تم رو کیوں رہی ہو۔۔تارز ایک دم اس کے یوں رونے پر گڑبڑا گیا تھا۔۔۔

وہ اسے جتنا بھی تنگ کرتا رہا تھا وہ کبھی بھی یوں نہیں ردعمل ظاہر کرتی تھی جیسے وہ آج اس کے سامنے رو دی تھی۔۔۔

پلیز مت رو۔۔تارز نے تڑپ کر اس کے جڑے ہاتھوں کو پکڑنا چاہا تھا جسے ایک جھٹکے سے ندوہ نے الگ کیا تھا۔۔۔

میں ہدیل سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔ندوہ نے دو ٹوک انداز میں آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔

میں تم سے کبھی محبت نہیں کر سکتی اور ہدیل بھی بہت محبت کرتے ہیں مجھ سے۔۔بڑے جزب سے ندوہ نے جھوٹ بولا تھا۔۔

تارز کا رنگ ایک دم سے زرد پڑا تھا۔۔

تو کیا چاہتی ہو تم۔۔تارز نے مدھم سی آواز میں ٹوٹے ہوئے لہجے کے

ساتھ کہا۔

تم چلے جاؤ اور یہ سب بھول جاؤ۔۔ندوہ نے سخت لہجے میں کہا۔۔

ٹھیک ہے۔۔امتحان ہوتے ہی میں یہاں سے چلا جاؤں گا۔۔پر آج کے بعد میں تمھاری آنکھوں میں آنسو نہ دیکھوں۔۔تارز نے بھیگی آواز میں گہری نظر ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

میری آنکھ میں آنسو کی وجہ صرف تم ہو تارز۔۔۔ ندوہ نے گال سے آنسو ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت سے رگڑتے ہوئے آنسوؤں سے رندھی آواز میں کہا۔۔۔

تارز نے چونک کر اس کی طرف دیکھا تھا۔۔آنکھوں کی پتلیاں اس کی تکلیف پر پھیل کر پر نم سی ہوگئی تھیں۔۔چھت پر چلتے پنکھے سے اس کے بال دھیرے دھیرے اڑ رہے تھے۔۔۔

تارز نے پہلی دفعہ اسکو یوں اپنے سامنے روتے ہوئے دیکھا تھا۔۔اور یہ سچ آج اس کے دل کو معلوم ہوا تھا کہ جس سے دل کو محبت ہو جائے

اس کے آنسو پھر خود کے دل پر گرتے محسوس ہوتے ہیں۔۔۔

اب نہیں رہوں گا یہ وجہ بن کے۔۔۔۔بہت مدھم سی آواز تھی۔۔۔

اپنے سینے پر ہاتھ باندھے اور لب اپنے اندر کے کرب کو چھپانے کی خاطر بھینچ لیے تھے۔۔چہرہ تکلیف سے سرخ ہوا جا رہا تھا۔۔۔

میں تو تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں ہمیشہ۔۔۔لہجہ بکھر سا گیا تھا۔

آنکھوں میں محبت کا سمندر موجزن تھا۔۔گہری نظروں سے سامنے کھڑی ندوہ کے سراپے کو دل میں اتارا۔۔ ہلکے سے نیلے رنگ کے سادہ سے جوڑے میں دوپٹے کو سینے پر پھیلائے۔۔ بالوں کا لاپرواہی سے جوڑا بنائے جس سے بہت سی بالوں کی باغی لٹیں گردن پر بکھری ہوئی تھیں اور کچھ چہرے پر۔۔اس کا قد چھوٹا تھا پاس کھڑی ہوتی تو چہرہ بمشکل تارز کے سینے پر آتا تھا۔۔۔۔نازک سا سراپا تھا۔۔موٹی سی آنکھیں تھیں ستواں سا ناک۔۔ بھرے سے کم کٹ گداز سے لب۔۔۔وہ بہت حسین تھی اس کے دل پر بجلیاں سی گر جاتی تھیں۔۔۔

ہاں تو پھر چلے جاؤ خاموشی سے اسی میں میری خوشی۔۔پھٹی پھٹی سی آواز تھی ندوہ کی۔۔۔

چہرے کا رخ ناگواری سے دوسری طرف کیا۔۔تارز کی خود پر گڑی نظریں تکلیف کا باعث بن رہی تھیں۔۔۔۔

تارز اس کی تکلیف کو اور بڑھا رہا تھا۔۔ جس سے وہ محبت کرتی تھی اس کی بے رخی نے اندر ہی اندر اس کو گھولنا شروع کر دیا تھا۔۔اور تارز کی یہ بے تکی محبت اسے اذیت سے دوچار کرتی تھی۔۔کیونکہ تارز نے ہی اسے اس تکلیف سے اسے آشانہ کیا تھا۔۔وہ تو بڑے آرام سے اپنی زندگی میں پر سکون ہدیل کے ساتھ کے خواب بنتی رہتی تھی۔۔ ہدیل کی محبت کی طلب کی تڑپ تارز نے اسکے دل میں ڈالی تھی جو اب اسے کسی پل کو چین نہیں دیتی تھی۔۔۔۔

ایک بات کہوں جو مجھے محسوس ہوتی ہے۔۔تارز نے مدھم سی آواز میں کمرے کی خاموشی کو توڑا تھا۔۔۔۔

ندوہ نے ناگواری سے جھکا ہوا چہرہ اوپر اٹھایا تھا۔۔ ناک سرخ ہورہا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور لب ایک دوسرے میں ضبط کی حالت میں پیوست تھے۔۔۔

ہدیل تم سے محبت نہیں کرتا۔۔بہت پر یقین لہجہ تھا۔۔

تارز ہنوز محبت بھری آنکھوں سے اسے جزب کرنے کے سے انداز سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔سخت لہجے میں کہا تھا ندوہ نے۔۔۔

ناک غصے سے پھولنے لگی تھی اور موٹی سی آنکھیں سکڑ کر اپنے حجم سے کم کی ہوگئی تھیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں مما کو رشتے کا کہوں یا نانا ابو سے بات کروں تو کیا تم مان جاؤگی؟؟

تارز نے جذبات میں بھیگے محبت بھرے لہجے میں کہا۔۔

وہ ابھی بھی اسے قائل ہی کرنے کے چکروں میں تھا۔۔ افف وہ کیا کرے دل ایسا کمبخت ظالم تھا کہ خود غرضی کا لبادہ اترتا ہی نہ تھا۔۔۔

خبردار اگر تم نے ایسا کچھ بھی کیا۔۔کیا سوچیں گے سب ہم دونوں کے بارے میں۔۔سب کو صرف میں ہی غلط لگوں گی۔۔تمہیں تو سب چھوٹا

سمجھتے ہیں۔۔ندوہ ایک دم سٹپٹا کر غصے میں بولی تھی۔۔۔

میں سب کو بتاؤں گا کہ تمھارا کوئی قصور نہیں ہے اس میں۔۔۔محبت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

چہرے پر تڑپ تھی۔۔ماتھے پر پریشانی کے بل۔۔لب جزبات کی لو میں پھیلے ہوئے تھے۔۔

اوہ خدایا۔۔تارز تمہیں بات کیوں نہیں سمجھ آتی۔۔۔میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتی اور تم ہو کہ زبردستی مجھے خود سے محبت کروانے پر تلے بیٹھے ہو۔۔ میری جان بخشو۔۔ ندوہ نے دونوں ہاتھوں کو زور سے ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ کر تارز کے آگے کیے تھے۔۔۔

اس کے ہاتھ۔۔۔یہ ہاتھ۔۔۔سفید رنگ کی پشت اور گلابی ہتھیلی والے ہاتھ۔۔۔یہی ہاتھوں کی جنبش نے اس کے دل کے بند کواڑوں کے تالے توڑ ڈالے تھے۔۔۔دل گستاخ نے تو چاہا کہ جکڑے ان ہاتھوں کو اور لبوں سے لگا کر کہے۔۔۔مجھے ان کو ہمیشہ اپنے مضبوط ہاتھوں کے حصار میں رکھنا ہے۔۔۔پر کیا کرے وہ اس کی آنکھوں سے بھی اتنی ہی محبت کرتا

تھا جو اس کی وجہ سے نم تھیں۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔میں چلا جاؤں گا۔۔پھر کبھی واپس نہیں آؤں گا۔۔آواز درد اور کرب سے لڑکھڑا سی گئی تھی۔۔۔

مت آنا۔۔خدارا۔۔۔وہی سختی ہنوز قائم تھی۔۔

ندوہ کے ہاتھ ویسے ہی جڑے تھے۔۔لب ویسے ہی پیوست تھے۔۔ناک کے نتھنے غصے سے پھولے ہوئے تھے۔۔۔

تم خوش رہنا ہدیل کے ساتھ۔۔طنز بھری مسکراہٹ سجا کر کاٹ دار لہجے میں کہا۔۔۔

تارز کی آنکھوں کے کونے بھیگ گئے تھے۔۔

یقیناً رہوں گی۔۔دانت پیس کر ندوہ نے کہا اور ایک بھر پور نظر اس پر ڈالی تھی۔۔۔

ہلکی سی مسٹڈ رنگ کی ڈریس شرٹ میں بکھرے بالوں اور بھیگی آنکھوں کے ساتھ وہ کھڑا تھا۔۔وہ تیزی سے پلٹی تھی۔۔تیز تیز قدم اٹھاتی وہ

نیچے کی طرف اترتے زینے کے پاس جا رہی تھی۔۔۔

وہی شام ہے وہی درد ہے۔۔۔۔

جسے کروٹوں نے نبھا لیا۔۔۔۔

جو گزر گئی میری خاک پر۔۔۔

اسے بارشوں نے بہا لیا۔۔۔

وہ جو لوگ سمجھے تھے ڈوب گیا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہی شمس میرے حلق میں ہے۔۔

کوئی لفظ تم کو جلا نہ دے۔۔۔

گویا ہم نے خود کو بجھا دیا۔۔

مجھے جانا ہوگا۔۔ندوہ مجھے کبھی نہیں مل سکتی۔۔میں غلط جگہ پر محبت کر بیٹھا ہوں۔۔یہ میری کہانی نہیں ہے۔۔میں زبردستی اس کی اور ہدیل کی کہانی میں گھس آیا ہوں۔۔اور جب کسی اور کی کہانی میں گھس کے یہ چاہو کہ وہ تمھاری کہانی بن جائے۔۔تو ایسا ممکن نہیں ہوتا۔۔زندگی کی

کہانی لکھی جا چکی ہے۔۔نہ بدلنے کے لیے۔۔۔مجھے واپس اپنی کہانی میں جانا ہوگا۔۔ندوہ ہدیل کی ہے میری نہیں۔۔۔

اچھا ممانی۔۔ان دو سالوں میں کوئی غلطی ہوئی ہو تو معاف کردیجیے گا۔ تارز نے سلمی کے آگے سر جھکاتے ہوئے معدب لہجے میں کہا۔۔۔

وہ آج خان پور واپس جا رہا تھا پارٹ ٹو کے پیپرز ختم ہوتے ہی اس نے وعدے کے مطابق اپنا سامان باندھ لیا تھا۔۔وہ اب نہ تو ندوہ کو فون پر میسج کرتا تھا اور نہ تنگ کرتا تھا اس نے یہ باقی کا سارا وقت خاموشی سے کاٹا تھا۔۔ہاں اتنا ضرور تھا کہ ندوہ کی محبت کو دل سے کھرچ کر باہر نہیں نکال سکا تھا۔۔۔

ارے بیٹا کیسی باتیں کرتے ہو تم تو میرے بیٹے ہو۔۔سلمی نے شفقت سے ہاتھ سر پر رکھ کر خفگی بھرے لہجے میں کہا۔۔۔۔

تارز نے مسکرا کر جھکا ہوا سر اٹھایا تھا اور محبت سے پاس بیٹھے داؤد کی طرف دیکھا تھا جو فرش پر دائیں بائیں چھڑی گھوما رہے تھے اور آنکھوں

سے خاموش آنسو گالوں پر بہہ رہے تھے۔۔۔۔

اچھا نانا ابو۔۔اب حدفہ سے کہیے گا کہ آپکو اخبار پڑھ کر سنایا کرے۔۔

داؤد سے بغل گیر ہو کر تارز نے بھیگے سے لہجے میں کہا۔۔۔

اس نے آہستہ سے آنکھوں کے نم کونوں کو صاف کیا تھا۔۔۔

دو سال وہ یہاں رہا تھا اور اس گھر کو اپنا سمجھ کر رہا تھا ہر شخص نے اپنائیت دی تھی۔۔محبت دی تھی۔۔۔اور اب دل اداس ہو رہا تھا۔۔حدید نے اسے کتنا کہا تھا کہ لاہور میں ہی کسی یونیورسٹی میں ایڈمیشن لے لیکن وہ بضد تھا کہ اسلام آباد جائے گا۔۔

اب کب آؤگے جلدی چکر لگانا۔۔اداس کر کے جا رہے ہو۔۔داؤد نے نقاہت بھری آواز میں کہا تھا۔۔

تارز آہستہ سے ان سے الگ ہوا تھا۔۔اور پاس کھڑی حدفہ کے گلے لگا تھا جو اداسی اور نارضگی کے ملے جلے تاثر چہرے پر سجائے کھڑی تھی۔

ہمم۔۔۔وہ بس ضبط سے اتنی سی ہی آواز نکال سکا تھا۔۔۔

اچھا پھر میں نکلتا ہوں۔۔وہ آہستہ سے بیگ کو کندھے پر ڈالتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

ندوہ سے تو مل لو۔۔ندوہ۔۔۔۔ندوہ۔۔۔۔۔۔تارز جا رہا ہے۔۔سلمی نے اونچی آواز میں کمرے کی طرف رخ پھیر کر ہانک لگائی تھی۔۔۔

ندوہ کا تارز کے ساتھ سرد رویہ سب کو محسوس ہوتا تھا لیکن سب یہی سمجھتے تھے کے دونوں کی بچپن سے اتنی گہری دوستی تھی کوئی لڑائی تھی ایک نہ ایک دن ختم ہو ہی جائے گی۔۔۔

ممانی۔۔۔میں خود مل آتا ہوں۔۔۔تارز نے ہاتھ کھڑا کیا اور مدھم سے لہجے میں کہتا ہوا وہ کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔

وہ کمرے میں موجود نہیں تھی ہاں واش روم کے پاس پڑی کرسی پر پڑا اس کا دوپٹہ دیکھ کر اندازہ ہوا تھا وہ شاید واش روم میں تھی۔۔ کتابیں سارے پلنگ پر بکھری ہوئی تھیں۔۔

وہ جان بوجھ کر اس سے ملنا نہیں چاہتی تھی تارز کو اس بات کو باخوبی

اندازہ تھا وہ آگے بڑھا اور اس کی پاس پڑے پیپر پر اس کے قلم کے ساتھ یہ نظم لکھ ڈالی۔۔۔

تمہاری زندگی سے میں

بہت سے فاصلے لے کر

تمہیں بس اتنا کہتا ہوں۔۔۔۔

کسی کو زندگی سے

اس طرح رخصت نہیں کرتے

کہ مجھ کو زندگی سے جس طرح

تم نے نکالا ہے۔۔۔۔

وہ دھیرے سے پلنگ سے اٹھا تھا اس کے دوپٹے کو اٹھا کر اس کی خوشبو کو خود میں اتارا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔

کیوں نہ رو دوں۔۔کب سے میری بچی نے اتنے خواب سجا رکھے تھے۔

سلمی نے ہچکیوں میں روتے ہوئے کہا اور پاس کھڑے حدید کی طرف دیکھا۔وہ جو کمر پر دونوں ہاتھ رکھے سر پر نماز کی ٹوپی سجائے کھڑے تھے ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے ساتھ پڑی کرسی پر ڈھنے کے سے انداز میں بیٹھ گئے۔۔۔۔

اچھا چلو اب بس ابا جی کو آواز جائے گی۔۔سلمی کی پیٹھ پر تسلی کا ہاتھ رکھتے ہوئے مدھم سے لہجے میں کہا اور اپنے سر کی ٹوپی اتار کر ہاتھ میں پکڑ کر سر کو نیچے جھکا لیا اور نظریں فرش پر گاڑ دیں۔۔۔۔

آپ کو تو بس اپنی پڑی ہے۔۔میرے دکھ کا اندازہ بھی ہے اتنا اچھا رشتہ تھا۔۔سلمی نے دوپٹے کے پلو سے گال رگڑے اور روہانسی آواز میں کہا۔

تو اب کیا کروں ان کے پیر پڑ جاؤں کہ میری بچی کو زبردستی اپنے بیٹے سے بیاہ دو بھئی۔۔لاحولاولا۔۔۔۔۔حدید نے ماتھے پر بل ڈال کر کہا۔۔۔

آخر کو تمھاری بہن ہے۔۔۔ہاتھ کو ہوا میں اچھالتے ہوئے کہا۔۔۔

میری بہن کو کچھ نہ کہیں آپ۔۔وہ تو خود اتنا رو رہی تھی اتنی چاہت

کرتی تھی وہ ندوہ کی۔۔ سلمی نے تنک کر انگلی کھڑی کی۔۔

ہدیل نے رشتے سے انکار کر دیا تھا۔۔۔تارز کو گھر سے گئے ایک سال ہونے کو آیا تھا۔۔۔اور اس ایک سال میں ندوہ نے ہدیل کی محبت پانے کی ہر کوشش کر ڈالی تھی۔۔اسے کال تک کی لیکن وہ بات بھی نہیں کرتا تھا اور آج راحت خالہ نے روتے ہوئے بتایا کہ وہ ندوہ سے شادی کے لیے انکار کر چکا ہے۔۔۔

دیکھو سلمی بیگم یہ رشتہ تم نے اور تمھاری بہن نے اپنی خوشی سے طے کیا تھا اور پھر آج ختم بھی تمھاری بہن نے ہی کر ڈالا میں اس میں کیا کہہ سکتا ہوں میں تو بس اپنی بیٹی کے اچھے نصیب کی دعا کر سکتا ہوں۔ حدید نے مدھم سے صبر کے لہجے میں کہا۔۔۔

یہ بچوں کے بچپن میں رشتے طے کر دینے کہ میں اسی لیے سخت خلاف ہوں۔۔وہ ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے تھوڑے رعب سے گویا ہوئے تھے۔

تمہیں تب بھی میں ڈھکے چھپے الفاظ میں منع کرتا رہتا تھا۔۔۔وہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں پھنسآئے آہستہ سے بولے۔۔۔

اچھا خیر اب کہاں ہے ندوہ۔۔دونوں گھٹنوں پر ہاتھ رکھے حدید اپنی کرسی سے اٹھے تھے اور بیٹی کے لیے محبت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

اپنے کمرے میں ہے۔۔ سلمی نے روہانسی سی آواز میں سر اٹھا کر کہا۔۔

حدید آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ندوہ اور حدفہ کے کمرے میں آئے تھے سورج نے ڈوبنے کے بعد اندھیرا کر رکھا تھا۔۔اور آج کسی نے کوئی لائٹ آن نہیں کی تھی۔۔حدید ساتھ ساتھ صحن اور برآمدے کی لائٹ جلاتے ہوئے کمرے میں آئے تھے جہاں اندھیرے میں ندوہ گھٹنوں میں منہ دیے کر بیٹھی تھی۔۔۔حدید نے کمرے کی لائٹ کے بٹن کو جیسے ہی دبایا تھا کمرہ روشن ہوگیا تھا اور ندوہ کے اندر کے اندھیرے کو واضح کر گیا تھا۔۔۔

آجائیں ابا۔۔۔وہ ایک دم سر جھکا کر بولی تھی کہ اس کی بھیگی آنکھیں حدید نہ دیکھ لیں۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے ندوہ کے پاس پڑے پلنگ پر بیٹھ گئے تھے۔۔کچھ دیر دونوں نفوس کے درمیان خاموشی رہی۔۔۔

جاب ملی پھر۔۔۔؟حدید کی محبت بھری آواز نے کمرے کے جامد سکوت کو توڑا تھا۔۔۔

جی۔۔۔ندوہ نے مدھم سی روہانسی آواز میں کہا۔۔۔

اور پھر تڑپ کر وہ حدید کے سینے سے جا لگی تھی اور ہچکیوں کے ساتھ رو دی تھی۔۔حدید اس کے سر پر دھیرے سے تھپک رہے تھے۔۔۔

ندوہ تمہیں میں نے کبھی اپنے بیٹے سے کم نہیں سمجھا۔۔مجھے تمہیں زندگی کے ہر مقام پر مضبوط دیکھنا ہے۔۔حدید نے محبت بھرے لہجے میں کہتے ہوئے ندوہ کے چہرے کو اوپر کیا تھا اور اس کے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔

زندگی ایک رشتے کے ختم ہوجانے پر ختم نہیں ہوجایا کرتی میری بیٹی۔۔ زندگی آگے بڑھنے کا نام ہے۔۔ اللہ کے ہر کام میں بہتری ہے۔۔کل ایک وقت ایسا آئے گا کہ تم خود اس کے لیے شکر بجا لاؤگی۔۔ان کی میٹھی آواز ندوہ کی ہچکیوں کو تھمنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔

وہ آہستہ سے اس کے سر کو تھپکتے ہوئے اٹھے تھے اور باہر نکل گئے تھے۔۔۔

عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

کہ اس نے بدلا ہے روپ سر عام ابھی

زندگی کچھ اسطرح سے مانوس وصل رہی

کہ بے خبر ہے دل ہجر انجام ابھی۔۔۔۔

ندوہ پھر سے تکیے میں منہ دے کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔اس نے ہدیل سے اندھی محبت کی تھی۔۔بچپن سے جب سے ہوش سنبھالا تھا اس کے نام کو خود سے جڑے سنا تھا۔۔پھر جب آہستہ آہستہ دل نے ہدیل کے نام پر دھڑکنا شروع کیا۔۔پھر اس نے خواب بنے۔۔خوابوں میں رنگ بھرے۔۔اور اب جب ان خوابوں کے حقیقت میں بدلنے کا وقت آیا تو ہدیل نے اس کے سارے خواب تار تار کر دیے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے بھئی ایسے نہیں چلنے کا۔۔اس کو کہو کوئی جاب تلاش کرے۔۔

ابتہاج نے چائے کا کپ سیما کے ہاتھ سے لیتے ہوئے ماتھے پر بل ڈال کر کہا۔۔۔

حبان نے جب ماسٹرز کیا تھا صرف چار ماہ ہی فارغ رہا تھا۔۔اور ان کو دیکھ لو سال بھر ہونے کو آیا شاعر صاحب پلنگ توڑ رہے ہیں۔۔آج پھر ابتہاج کو دوپہر دو بجے کے قریب تارز پر غصہ آ گیا تھا۔۔

وہ فزکس میں اپنی ایم ایس سی مکمل کرنے کے بعد سال بھر سے گھر میں پڑا تھا اور کوئی اچھی جاب نہیں مل رہی تھی۔۔۔سال بھر سے اس کی یہ روٹین تھی دوپہر کو تین بجے اٹھتا جم چلا جاتا رات گئے واپس آتا رات کو ریڈیو پر ایک شاعری کا شو کرتا تھا۔۔پھر رات کو ساری رات جاگنے کے بعد وہ صبح کو سو جاتا تھا۔۔۔

اچھا نہ تلاش کر تو رہا ہے۔۔کہہ رہا تھا اسلام آباد ہی کرے گا جاب۔۔ سیما نے ازلی انداز میں تارز کی طرف داری کی اور ابتہاج کے غصے کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی۔۔۔

تو کر لے نہ کہیں تو کرے پھر۔۔ابتہاج نے خالی کپ غصے سے میز پر رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

اچھا۔۔۔اچھا۔۔آپ بلا وجہ پارہ ہائی کر رہے ہیں۔۔میں بات کرتی ہوں اس سے۔۔سیما نے چائے کے کپ کو اٹھاتے ہوئے ماتھے پر بل ڈال کر کہا تھا۔۔۔

اور پھر آج وہ تارز کے کمرے میں اسکی کلاس لینے کو پہنچ گئی تھیں۔۔۔ ایسا مہینے میں دو دفعہ تو ضرور ہوتا تھا باقی مہینہ خوش اصلوبی سے گزر ہی جاتا تھا۔۔۔

تاری۔۔تاری۔۔تارز کے سر پر سے کمبل کھینچ کر اب وہ اسے آوازیں دے رہی تھیں۔۔۔

ہاں جی۔۔۔آج پھر صبح صبح فرمان جاری کرنے آئی ہوں گی آپ اپنے شوہر نامدار کا۔۔۔تارز آنکھیں ملتا ہوا اٹھا تھا اور پھر کمر کے پیچھے تکیے رکھتا ہوا وہ تھوڑا سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔۔۔

شرم کرو تمھارے بابا ہیں۔۔سیما نے کمبل کو بیڈ پر سے اٹھا کر جھاڑتے ہوئے کہا اور خفا سے انداز میں تارز کو دیکھا۔۔۔

مجھے تو بابا کم ہٹلر زیادہ لگتے ہیں۔۔وہ دونوں بازوؤں کو ہوا میں اٹھاتا ہوا انگڑائی لے رہا تھااور لا پرواہی کے انداز میں گویا ہوا۔۔۔

اچھا چپ کرو۔۔ بتاؤ وہ اسلام آباد والے انٹرویو کا کیا بنا پھر۔۔سیما کمبل ایک طرف سلیقے سے رکھتے ہوئے اسکے ساتھ بیٹھیں اور محبت بھرے لہجے میں کہا۔۔تھوڑی دیر پہلے کا غصہ ہوا ہو چکا تھا۔۔۔

مما ہوجائے گی جاب۔۔فکر نہ کریں۔۔۔تارز نے سیما کے گرد بازو حائل کرکے کہا اور سر اس کے کندھے پر ٹکا دیا تھا۔۔۔

کیوں نہ کروں۔۔آوارہ یوں بستر میں پڑے رہتے ہو۔۔سیما نے اس کے سر پر چپت لگا کر مصنوعی خفگی سے کہا۔۔۔

حبان سے ہی کچھ سیکھ لو تمھارا ہی بڑا بھائی ہے کیسے سلجھا ہوا ہے ہر کام کو وقت پر اور کتنی ذمہ داری سے کرتا ہے وہ مجال ہے جو کبھی

تمھارے بابا سے اونچی آواز میں بولا ہو وہ۔۔اور ایک تم ہو۔۔وہ اسے اب تھوڑے سخت لہجے میں سمجھا رہی تھیں اور ساتھ ساتھ حبان کی مثالیں دے رہی تھیں۔۔۔

اس میں اور حبان میں زمین آسمان کا فرق رہا تھا۔۔وہ ہمیشہ وہی کرتا تھا تو جو سیما اور ابتہاج اس کے لیے چاہتے تھے۔۔اور تارز ہمیشہ وہ کرتا تھا جو وہ چاہتا تھا۔۔۔

ہاں۔۔۔اور ایک میں ہوں۔۔جس نے آپ لوگوں کے ناک میں دم کر رکھا ہے۔۔وہ سیما کے گلے لگ کر جھولنے کے سے انداز میں بولا تھا۔

ارے آپ آج سے مجھے کھانا دینا بند کر دیں۔۔ایک دم سیما کے چہرے کو اپنی طرف گھماتے ہوئے تارز نے کہا تھا۔۔۔

سیما نے غصے سے دیکھتے ہوئے اس کے ہاتھ کو اپنے چہرے سے ہٹایا تھا۔

تم سے اچھی تو ندوہ ہے۔۔حدید بتا رہا تھا یونیورسٹی میں لیکچرر شپ مل گئی ہے اسے۔۔سیما نے خفا سے انداز میں کہا۔۔۔

ندوہ کا نام کانوں میں پڑتے ہی جیسے دل میں ایک ٹیس اٹھی تھی۔۔کہاں بھولا تھا وہ اسے۔۔ہر پل ہر لمحے میں اس کی یاد کی چبھن تھی۔۔۔

کیوں شادی نہیں کرنی اس نے۔۔۔پہلے تو کہہ رہے تھے اس کی ایم ایس سی مکمل ہونے کے بعد فورا شادی ہے۔ابھی تک کیوں نہیں ہوئی؟ اپنے بے ترتیب دل کو سنبھالتے ہوئے پوچھا۔۔۔

وہ پوچھا جس کے بارے میں ہر وقت اس کے دل میں پھانس رہتی تھی۔

شادی کہاں۔۔۔اس کمبخت ہدیل نے تو دو سال سے منگنی ہی ختم کر رکھی ہے۔۔سیما نے ماتھے پر بل ڈال کر کہا۔۔۔

اور اس کے سر پر تو جیسے دھماکا ہوا تھا۔۔بے یقینی سے سیما کی طرف دیکھا۔۔۔

کک۔۔۔کیا۔۔مطلب۔۔۔۔کس کی منگنی؟؟زبان لڑکھڑا سی گئی تھی۔۔۔

ارے بھئی اپنی ندوہ کی اتنی پیاری میری بچی۔۔سیما کا چہرہ اداس ہوگیا تھا

اور لہجہ پریشان سا ہوگیا تھا۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔ایک منٹ۔۔کب ہوا اسکا یہ رشتہ ختم؟تارز نے ایک دم سے سیدھے ہوتے ہوئے بے یقینی اور خوشی کی سی کیفیت میں پوچھا۔

وہ تو تین سال سے خاندان سے اور اس کے ہر معاملے سے بے نیاز رہتا تھا نہ کسی تقریب پر جاتا تھا اور نہ ہی کسی غم میں شرکت کرتا تھا اور اسے آج ندوہ کی بات ختم ہونے کی خبر ملی تھی۔۔۔

دو سال ہونے کو آئے ہیں۔۔۔سیما نے پریشان سے لہجے میں کہا۔۔بس راحت نے رشتہ لٹکا سا رکھا ہے وہ ہدیل کو مجبور کر رہی ہے ان کو کہہ رہی وہ مان جائے گا بس یہی سب چل رہا ہے پر وہ تو منع کر چکا ہے صاف الفاظ میں۔۔۔

اچھا۔۔۔گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی آواز میں تارز نے کہا۔۔

سیما کب اٹھی کب اس کے کمرے سے نکل کر باہر گئی تارز کو کوئی خبر نہیں تھی۔۔۔

تو ندوہ حدید۔۔۔تم ہی میری کہانی کا اصل کردار ہو جسے میں کسی اور کہانی کا اہم کردار سمجھ کر چھوڑ آیا تھا۔۔تم میری ہو۔۔یہ ہماری کہانی ہے۔۔تارز کے لب مسکرا رہے تھے۔۔دفن کی ہوئی محبت کفن پھاڑے کھڑی تھی اور دل کی دھڑکن کی تیزی اس میں روح پھونک رہی تھی۔

ایک دم سے وہ ماضی کی یادوں سے باہر آیا تھا اور پھر سیڑھیاں پھلانگتا ہوا نیچے داؤد کے کمرے میں آیا تھا۔۔اور وہ وہیں تھی۔۔داؤد کی ٹانگیں دباتی ہوئی۔۔۔اس کو دیکھ کر ایک دم سے سٹپٹا گئی تھی۔۔

نانا ابو۔۔میں بھی دباؤں۔۔شرارت بھری نظروں سے ندوہ کی طرف دیکھتے ہوئے بڑے معدب لہجے میں تارز نے کہا۔۔

جب کے لب مسکراہٹ کو دبا رہے تھے۔۔ وہ آہستہ سے ندوہ کے بلکل ساتھ پلنگ پر بیٹھا تھا۔۔

ارے۔۔تارز آؤ آؤ۔۔۔داؤد نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔

ندوہ اس کے پاس بیٹھتے ہی جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔تارز نے

ایک ہی لمحے میں اس کے بازو کو اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔۔۔

تم کہاں چلی بیٹھو۔۔۔محبت بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔لبوں پر وہی شریر مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

دباؤ۔۔نانا ابو کو۔۔مسکراہٹ دبا کر کہا۔۔

جبکہ وہ اپنے ناخن اس کے ہاتھ پر گاڑے اپنا بازو چھڑوا رہی تھی۔۔۔

ارے بیٹا جانے دے کب سے دبا رہی۔۔داؤد نے آہستہ سے کہا۔۔۔

جانے دیا نانا ابو۔۔تارز نے اب بازو چھوڑ کر ہاتھ تھام لیا تھا۔۔اور اپنے مخصوص انداز میں اس کے ہاتھ کو سینے سے لگایا تھا۔۔

وہ اب غم اور غصے سے سرخ ہو رہی تھی۔۔۔۔

ذرا ٹھہرو میری حالت سنبھل جائے تو پھر جانا

دل بے تاب تھوڑا سا بہل جائے تو پھر جانا

ابھی تو فرقتوں کے سحر سے نکلا نہیں ہوں میں

تمھارے وصل کا جادو یہ چل جائے تو پھر جانا

کئی صدیوں رہا ہوں کرب کے اس زرد موسم میں

سنو یہ درد کا موسم بدل جائے تو پھر جانا

میرے دل میں ابھی جینے کی خواہش پھر سے جاگی ہے

یہ ننھی سی تمنا پھول پھل جائے تو پھر جانا

ندوہ مسلسل غصے سے بھری اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش میں لگی تھی جبکہ تارز مسکراہٹ دبائے ہنوز اس کے چہرے پر نظریں گاڑے بیٹھا تھا اور دوسرے ہاتھ سے داؤد کی ٹانگ دبا رہا تھا۔۔

ہاتھ میں اب تکلیف ہونے لگی تھی مسلسل اسکی گرفت سے آزاد کرانے کی کوشش میں وہ ہلکان ہوئے چلی جا رہی تھی۔۔

مجھے معلوم ہے تارز تم یہ سب مجھے یہ جتانے کے لیے کرتے ہو کہ تم دو سال چھوٹے ہی سہی لیکن تم مضبوط ہو مجھ سے۔۔۔

ندوہ چلی گئی ہے کیا۔۔داؤد نے کی آواز پر دونوں لمحہ بھر کو چونکے

تھے۔

نہیں نانا ابو۔۔میرے۔۔۔پاس۔۔ہی تو کھڑی ہے۔۔تارز نے محبت پاش نظروں سے تاڑتے ہوئے کہا۔۔جبکہ آنکھوں میں ہنوز شرارت اور ڈھیٹ پن جھلک رہا تھا۔۔

جبکہ ندوہ غصے سے لال پیلی ہوئے جا رہی تھی۔۔۔

اچھا۔۔اچھا۔۔داؤد نے اپنے محسوسات کی تائید پر مسکرا کر کہا۔۔۔

بیٹھ جاؤ ندوہ کھڑی کیوں ہو۔۔تارز نے جان بوجھ کر اونچی آواز میں کہا۔۔

ندوہ کے صبر اور برداشت کا پیمانہ لبریز ہی ہو جاتا تھا۔۔اس کی آنکھیں گیلی ہونے لگی تھیں۔۔۔اور جیسے ہی اس کی آنکھ میں اٹکا آنسو اس کی گال پر گرا تھا۔۔تارز کے چہرے پر سے مسکراہٹ ایک دم سے غائب ہوئی تھی اور ہاتھ کی گرفت بھی فورا ڈھیلی ہوئی تھی۔۔۔

ندوہ نے غصے سے بازو سہلاتے ہوئے اسے دیکھا تھا جو اب اس کے

رونے پر پریشان سی صورت بنا کر بیٹھا تھا۔۔۔پھر وہ وہاں رکی نہیں تھی تیزی سے اس کمرے سے نکلی تھی۔۔۔

ہاں بھئی کیا ہورہا ہے موٹی۔۔تارز نے حدفہ کے سر پر چپت لگاتے ہوئے کہا اور سب پر ایک نظر ڈالی۔۔

وہ شام کے چھ بجے آفس سے گھر آیا تھا۔۔سلمی آنکھوں پر چشمہ نیچے کیے اخبار پڑھنے میں مصروف تھی۔حدفہ پاس بیٹھی کچھ لکھ رہی تھی جبکہ دشمن جاں محترمہ صوفے پر ٹانگیں پسارے اپنے فون کی سکرین کو اوپر نیچے اچھال رہی تھیں۔۔۔

کچھ نہیں تارز بھائی۔۔آسائنمنٹ۔۔حدفہ نے اپنا سر سہلاتے ہوئے مصروف سے انداز میں کہا اور پھر سے کتابوں پر جھک گئی۔۔۔

ندوہ اسکے آنے پر فورا سے اٹھی تھی۔۔چہرہ سپاٹ ہو گیا تھا۔۔۔

ندوہ ایک چائے کا کپ تو بنا دو۔۔وہ تارز کے پاس سے گزر کر جانے کو تھی جب تارز نے اونچی آواز میں کہا۔۔۔

ندوہ نے خون پی جانے والے انداز میں اسے دیکھا تھا۔۔اور وہ مسکرا کر کندھے اچکا گیا۔۔۔

ہاں۔۔ندوہ بنا دو ایک میرے لیے بھی بنا دینا۔۔۔میں اب کمرے میں جا رہی ہوں وہیں دے دینا۔۔سلمی صوفے سے اٹھتے ہوئے ندوہ کے غصے سے بھرے چہرے سے بے نیاز اسے ہدایت دیتی ہوئی کمرے کی طرف چل دی۔۔۔

ندوہ نے ضبط سے لب بھینچے اور کچن کی طرف چل دی۔۔۔ابھی وہ کیتلی میں دودھ ہی انڈیل رہی تھی جب تارز کچن میں آ دھمکا تھا۔۔۔

میں لا رہی ہوں باہر ادھر آنے کی ضرورت نہیں۔۔ابھی وہ دروازے پر ہی پہنچا تھا جب ندوہ نے سخت لہجے میں کہا اور ایک ناگوار نظر اس پر ڈالی۔ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی ہوئی تھی اور شرٹ کے کف فولڈ تھے۔۔ سارے دن آفس میں کام کی تھکان کے باوجود اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں اور لب مسکرا رہے تھے۔۔جو ندوہ کا خون جلانے کا سبب بن رہے تھے۔۔۔

تم پر اعتبار نہیں زہر نہ ملا دو کہیں چائے میں۔۔تارز نے دروازے کے درمیان میں سینے پر ہاتھ باندھ کر شرارت سے کہا۔۔۔

نفرت کی حد تو یہاں تک ہی جاتی ہے۔۔ پر میں تمہیں اس قابل بھی نہیں سمجھتی کہ تمھارا میرے ہاتھوں سے قتل ہو۔۔ندوہ نے ناگواری سے دیکھ کر سخت لہجے میں کہا۔۔۔

تارز نے اس کی اس بات پر قہقہ لگایا تھا۔۔۔

ارے۔۔۔واہ۔۔یہ ہوئی نہ بات۔۔ ٹکر ہونی چاہیے نہ۔۔ جتنی میں تم سے محبت کروں۔۔ تمہیں اتنی ہی نفرت ہو پھر ہی مزہ ہے۔۔وہ بڑے شرارتی لہجے میں مسکراہٹ دبا کر اسے اور زچ کر رہا تھا۔۔۔

ندوہ نے دانت پیس کر خونخوار نظروں سے گھورا اور دو کپ میں چائے انڈیلی۔۔۔

بکواس بند کرو اور یہ چائے لو اپنی۔۔۔بڑی بے رخی سے اس کے سامنے شلف پر چائے پٹختے ہوئے ندوہ نے کہا۔

اور دوسرے کپ کو ٹرے میں سجائے وہ باہر نکل گئی تھی۔۔

جب کے وہ چائے کے کپ کو اٹھا کر لبوں تک لے جاتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔وہ اسے ہر انداز میں دلکش لگتی تھی۔۔غصے میں۔۔پیار میں۔۔ ہنستے ہوئے۔۔ڈانٹتے ہوئے۔۔وہ اپنی سوچوں میں ڈوبا زیر لب مسکرا رہا تھا۔۔

اوہ۔۔وہ ایک دم سے گڑبڑا گیا تھا۔۔گرم چائے نے لب جلا دیے تھے۔

میری بھی شرٹ پریس کردو۔۔تارز نے اپنی شرٹ استری کے میز پر رکھتے ہوئے۔۔پورے دانت نکال کر اس کی طرف دیکھا اور میٹھے سے لہجے میں کہا۔۔

ندوہ نے ماتھے پر بل ڈال کر ایک بھرپور غصے کی نظر اس کی طرف دیکھا اور پھر کچھ دور بیٹھے حدید کی طرف جو ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھے۔۔لیکن تارز نے اتنی اونچی آواز میں کہا تھا کہ وہ بھی مسکرا کر متوجہ ہوئے تھے۔۔ رات کا وقت تھا جب ندوہ اپنے صبح کے کپڑے

پریس کر رہی تھی میتھ میں ایم فل کے بعد اب وہ یونیورسٹی میں لیکچرر شپ کے لیے جاتی تھی۔۔وہ اب بہت سنجیدہ اور کم گو ہوگئ تھی۔۔ ہدیل کے انکار نے اس کے چہرے سے ساری شوخی ہنسی سب کچھ چھین لیا تھا۔۔

اچھا سنو۔۔کالر پر ذرا زور سے مارو نہ استری۔۔تارز نے اسے بے دلی سے اپنی شرٹ استری کرتے دیکھا تو شرارتی رگ اور بھڑک گئ تھی۔۔ بڑے مزے سے اس کے سر پر کھڑا اب وہ اسے ہدایت دے رہا تھا۔ اور ندوہ کا ضبط سے چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

اور یہ کف بھی۔۔بڑی محبت سے ندوہ کی طرف دیکھتا اور کبھی چور نظروں سے پاس بیٹھے حدید کو کہ کہیں وہ اس کی یہ حرکتیں نہ نوٹ کر لیں۔۔نہیں تو کبھی داماد بنانے کو راضی نہیں ہوں گے۔۔۔

بہت اچھے کرتی ہے کپڑے استری تم بیٹھ جاؤ آکر۔۔اچانک حدید نے رخ موڑ کر کہا۔۔اور ہاتھ کے اشارے سے اسے اپنے ساتھ آ کر بیٹھنے کو کہا۔۔۔

اچھا۔۔یہ بات ہے۔۔تو یہ پینٹ بھی کردو۔۔تارز نے بھی مسکرا کر حدید کو دیکھا اور پورے دانت نکالتے ہوئے پینٹ بھی ندوہ کے قریب رکھ کر مسکراہٹ دباتا ہوا حدید کی طرف چل دیا۔۔۔

ندوہ نے شرٹ استری کر کے ایک طرف رکھی اور اس کی پینٹ استری کیے بنا وہ اندر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔

خود کو سمجھتا کیا ہے۔۔یا مجھے کیا سمجھانا چاہتا ہے۔۔وہ دانت پیستے ہوئے سوچ رہی تھی ابھی کمرے میں آئی ہی تھی کہ وہ بھی پیچھے ہی تھا۔ ندوہ نے چونک کر ایک نظر تارز پر اور پھر ایک نظر سوئی ہوئی حدفہ پر ڈالی۔۔۔

اگر تم سمجھتے ہو کہ تمھاری ان چھچھوری حرکتوں کی وجہ سے میں متاثر ہو کر تم سے محبت کرنے لگوں گی تو یہ بھول ہے تمھاری سمجھے تم۔۔ ندوہ نے غصے سے بھری آواز میں دانت پیس کر اور اپنے مخصوص انداز میں انگلی کھڑے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

میں نے یہ کب کہا۔۔۔میں تو اپنے کام کروا رہا ہوں تم سے۔۔تم خود

ہی یہ سمجھ رہی ہو۔۔تارز نے ہلکا سا قہقہ لگایا پھر معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔

تم آخر کو چاہتے کیا ہو۔۔ندوہ نے غم اور غصے کے ملے جلے لہجے میں کہا۔۔۔

تمھارا عمر بھر کا ساتھ۔۔تارز نے جزبات میں ڈوبی آواز میں کہا۔۔وہ کمرے کے دروازے کے درمیان میں کھڑا اسے ساری دنیا کی محبت آنکھوں میں سموئے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ناممکن۔۔ندوہ نے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔

ناک غصے سے پھولنے لگی تھی۔۔

ممکن بنا کر رہوں گا۔۔ڈھیٹ پن سے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

ندوہ نے زچ ہو جانے کے انداز سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔وہ اسے پاگل ہی لگ رہا تھا۔۔ جو بہت جلد اسے بھی پاگل کر دینے والا تھا۔۔۔

مما بابا آ رہے کل آپی کے سسرال تو سوچ رہا ہوں بات کر ہی لوں۔۔

تارز نے سینے پر ہاتھ باندھ کر خلاف معمول سنجیدہ لہجے میں کہا۔۔

خبردار ہرگز نہیں۔۔۔ندوہ ایک دم سٹ پٹا گئی تھی۔۔

حکم کس حق کے تحت اتنا چلاتی ہو۔۔ہاں؟؟تارز نے مصنوعی رعب دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔

کوئی حق نہیں رکھتی میں اور نہ مجھے شوق ہے۔۔۔ندوہ نے روہانسی آواز میں کہا اور واش روم میں گھس گئی۔۔۔

اور وہ مسکرا دیا تھا۔۔۔

کب مانو گی۔۔کب مانو گی۔۔تارز نے دھیرے سے مکے کی شکل میں ھاتھ کو سینے کی بائیں طرف مارتے ہوئے سوچا تھا۔۔۔

ہٹاو میرے آگے سے یہ۔۔ندوہ نے جھٹکے سے تارز کے موبائل پر ہاتھ مارا تھا جو ایک طرف جا گرا تھا۔۔۔

کیوں۔۔دیکھو اس کو وہ کتنا خوش ہے۔۔تارز نے پھر سے موبائل اٹھا کر

ندوہ کے سامنے کیا تھا۔۔

ندوہ نے کھا جانے والی نظر سے تارز کی طرف دیکھا تھا۔۔

حبان کو ہدیل نے اپنی شادی کی ساری تصاویر ٹیگ کی تھیں جو تارز اب ندوہ کو دکھا رہا تھا۔۔

وہ یہ ساری تصاویر نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔اسے اب اس بات سے کوئی سروکار نہیں تھا۔۔وہ اب ان باتوں پر ٹوٹ کر بکھر کر حدید کو اور سلمی کو دکھ نہیں دینا چاہتی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں تو رہے مجھے کیا پرواہ۔۔ندوہ نے اپنا موبائل ہاتھ میں لے کر لا پرواہی سے کہا۔۔وہ ضبط کی آخری سیڑھی پر تھی اور تارز اس کی چہرے کے پیچھے چھپے کرب کی کھوج میں لگا تھا۔۔۔

تو تم کیوں نہیں خوش رہتی۔۔بہت بھیگی سی آواز تھی۔۔

وہ ندوہ کو پھر سے ویسا ہی دیکھنا چاہتا تھا۔۔ہنسنے کھیلنے والی۔۔زندہ دل لیکن اب وہ ایسی نہیں رہی تھی۔۔وہ ٹھیک کہتی تھی وہ اب اس سے دو

سال بڑی نہیں تھی بلکہ بہت سے سال بڑی تھی۔۔لیکن وہ اسے دل و جان سے چاہتا تھا اس کو کیسے بتائے کے اس کے لیے جو محسوسات اس کے دل میں ہے وہ کبھی نہیں بدلیں گی۔۔وہ صرف دل لگی نہیں کرتا اس سے بلکہ بہت محبت کرتا ہے لیکن اس نے تو اپنے دل کی دیواروں کو سیسہ پلائی دیواریں بنا لیا تھا۔جس سے وہ بار بار ٹکریں مار رہا تھا۔۔

اسے لاہور آئے پندرہ دن ہو چکے تھے اور ندوہ کا ہنوز وہی رویہ تھا۔۔ اس کو لگتا تھا وہ اسے اپنی شرارتوں اپنی محبتوں سے جیت لے گا لیکن اب یوں لگتا تھا وہ خود ہار جائے گا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں خوش ہی رہتی ہوں تم نے کب مجھے اداس دیکھا ہاں البتہ تم میرے سامنے نہ آیا کرو تو زیادہ خوش رہ سکتی ہوں۔۔دو ٹوک انداز میں کہتی ہوئی وہ سیدھی ہوئی تھی۔۔۔

یہ تھوبڑا تو حضور آپکو تاحیات دیکھنا ہے۔۔عادت ڈال لیں محترمہ۔۔ بڑے انداز سے وہ اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتا ہوا بولا تھا جبکہ ایک ھاتھ ہوا میں تھا۔۔۔

خوش فہمی تمھاری۔۔اور تمہیں جو شوق چڑھا ہے رشتہ ڈالنے کا ڈال لو شوق سے۔۔ندوہ کا خون جل کر رہ گیا تھا اس کے اس ڈھیٹ انداز سے۔

ہاں پورا ارادہ ہے امی ابو آج ادھر آ رہے ہیں ساتھ آپی بھی ہیں میں ان سے کہوں گا وہ بات آگے بڑھائیں۔۔مسکرا کر تارز نے کہا اور ایک کہنی بیڈ پر ٹکا کر بڑے انداز میں محبت سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

سیاہ جوڑے میں سرخ چہرہ لیے بیٹھی تھی۔۔آنکھیں بلکل کسی بھی احساس سے خالی تھیں۔۔۔

میں انکار کر دوں گی۔۔۔ندوہ نے سختی سے کہا۔۔

سوچ ہے تمھاری تم سے پوچھے گا کون۔۔بڑے لاپرواہ انداز میں تکیہ اٹھایا اور اپنے سر کے نیچے رکھتا ہوا وہ سیدھا لیٹ گیا تھا۔۔۔

میرے ابا۔۔میں ابا سے کہوں گی۔۔ندوہ نے اس کے لیٹنے کے انداز کو ناگواری سے دیکھا اور دو ٹوک انداز میں کہا۔۔۔

میں ماموں کو یقین دلا دوں گا کہ میں تمہیں ہمیشہ خوش رکھوں گا۔۔ہلکا سا قہقہ لگایا تھا۔۔اور آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

ابا تمھاری نہیں میری بات کا یقین کریں گے سمجھے تم۔۔۔ندوہ کو اب تپ چڑھ گئی تھی اس پر۔۔۔۔

اب جاؤ یہاں سے۔۔مجھے اکیلا چھوڑ دو۔۔اس کے سر سے اتنی زور سے تکیہ کھینچا تھا کہ اس کا سر بیڈ پر زور سے لگا تھا۔۔۔

کیوں تم رونا چاہتی ہو۔۔۔مسکراہٹ دبا کر کہا۔۔

ندوہ نے آنکھیں نکال کر ماتھے پر بل ڈالے۔۔۔۔

اچھی بات ہے رو کر ہدیل کو دل سے دھو ڈالو۔۔اس دل پر صرف میری حکومت ہو گی۔۔بڑے معنی خیز اور ڈھیٹ انداز میں کہا۔۔۔

اپنے گھٹیا ڈائیلاگ اپنے پاس رکھو۔۔ میں نہ تو ہدیل کے لیے مری جا رہی ہوں۔۔اور نہ ہی تمہیں اپنے دل کے تخت پر سجاؤں گی۔۔ندوہ نے دانت پیستے ہوئے کہا اور بیزار سی شکل بنائی۔۔

میرا خیال ہے تم نہیں جاؤ گے مجھے ہی جانا پڑے گا۔۔وہ ایک دم سے ایک ہاتھ میں موبائل اٹھاتی بیڈ سے اترتی ہوئی بولی تھی۔۔

ارے ارے۔۔۔غصہ نہیں جانے والا ہوں۔۔تارز ایک دم سے جھٹکے کی صورت میں اٹھا تھا۔۔اٹھ کر اپنا موبائل نکالا۔۔

ویسے جوڑی اچھی لگ رہی ہے ہدیل کی۔۔اپنے موبائل ہر نظریں جما کر وہ بے اختیار ہی کہہ گیا تھا۔۔۔

ندوہ کا رنگ ایک دم سے پھیکا پڑا تھا۔اور پھر وہ وہاں نہیں رکی تھی۔

دور تھا اک گزر گیا۔۔۔

نشا تھا اک اتر گیا۔۔۔۔

اب وہ مقام ہے جہاں۔۔۔

اپنی آرزو بھی نہیں تیری تلاش بھی نہیں۔۔

وہ بھاری دل کے ساتھ بھاری قدم اٹھاتی۔۔داؤد کے کمرے میں جا رہی تھی ایک وہی تھے جو اس کے آنکھوں سے بہتے لاوے کو نہیں دیکھ

سکتے تھے۔۔۔

یہ میں اور ابتہاج ترس کھا کر نہیں کہہ رہے ہیں۔۔سیما نے حدید کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لے کر کہا۔۔

حدید نے تشکر بھری نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔

میں دل سے چاہتی ہوں۔۔ندوہ ہمارے گھر کی بہو بنے۔۔۔سیما نے مسکرا کر اب سلمی کی طرف دیکھا جو نم آنکھیں لیے بیٹھی تھی۔۔

ندوہ جیسی سلجھی ہوئی بچی ہمارے گھر میں آئے اس سے بڑھ کر ہماری کیا خوش نصیبی ہوگی۔۔ابتہاج نے بھی گفتگو میں حصہ ڈالا تھا۔۔

درست کہہ رہے ہیں آپ لیکن۔۔ندوہ سے پوچھنا ضروری ہے۔۔حدید نے سر جھکا کر کہا۔۔۔

وہ ابتہاج کی بہت عزت کرتا تھا۔۔اور آج ندوہ کا رشتہ مانگنے پر حدید کی نظر میں ابتہاج کی یہ عزت اور بڑھ گئی تھی۔۔

ہاں تو پوچھیں نہ۔۔مجھے پتہ ہے وہ کبھی انکار نہیں کرے گی۔۔سیما نے میٹھی سی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر کہا۔۔۔

بے شک۔۔میری بچی ایسی ہی ہے۔۔حدید نے محبت بھری نظروں سے سیما کی طرف دیکھا۔۔۔

سیما تم نے میرے دل پر پڑا منوں بوجھ کم کر دیا۔۔سلمی نے سیما کے گلے لگتے ہوئے کہا۔۔۔

ارے ایسی باتیں کیوں کرتی ہو۔۔سیما نے سلمی کی پشت کو آہستہ سے تھپکتے ہوئے محبت سے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں تو اس دفعہ ابتہاج کو لے کر ہی اس لیے آئی ہوں تمھاری طرف ہم تو تب سے سوچ کر بیٹھ تھے جب سے ہدیل کے رشتے کی کشش و پنج چل رہی تھی۔۔اب جب پرسوں اس کی شادی کا پتہ چلا تو۔۔سیما کچھ شرمندہ سی ہو کر چپ ہوئی تھی۔۔۔

بس سیما بہت بڑی غلطی ہوگئی اتنی دیر آس لگائے بیٹھی رہی۔سلمی پھر

سے رو دی تھی اور اپنے ہی دوپٹے سے آنسو صاف کرنے لگی۔۔۔

یہ سب قسمت کے کھیل ہیں۔۔تم دیکھنا ندوہ میرے گھر میں بہت خوش رہے گی۔۔۔سیما نے مسکراتے ہوئے سلمی کے جھکے چہرے کو اوپر کیا تھا۔

سیما۔۔۔سیما۔۔۔میرے پاس آ جا بیٹی۔۔داؤد جو اتنی دیر سے بس خاموش بیٹھے تھے اب نقاہت بھری کانپتی آواز میں بولے۔۔

جی ابا۔۔سیما محبت سے اٹھ کر انکے پلنگ تک آئی تھی اور پھر ان کے گلے لگ گئی تھی۔۔

تو نے آج۔۔۔اپنے بوڑھے باپ کا سر فخر سے اونچا کر دیا۔۔داؤد نے سیما کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا تھا۔۔اور اس کا ماتھا چوما تھا۔۔

ابا۔۔یہ آپ لوگوں کی نہیں میری خوش قسمتی ہے۔۔سیما نے مسکرا کر سب کی طرف دیکھا تھا۔سب کے چہرے خوشی سے دمک رہے تھے۔۔

مہک بیٹا تھوڑی دیر کے لیے باہر جاؤ گی تم اور حدفہ۔۔ہمیں ندوہ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔ سلمی نے مسکراتے ہوئے حدفہ اور مہک سے کہا تھا۔۔

حدفہ جو مہک کے دو سال کے بیٹے کو گود میں لے کر بیٹھی تھی مسکراتی ہوئی باہر نکلی تھی۔۔اور مہک ندوہ کی طرف محبت سے دیکھتی ہوئی زیر لب مسکراتی ہوئی باہر نکلی تھی۔۔۔

ندوہ کا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا تھا۔۔اچھا تو تارز ابتہاج تم نے کر ہی دیا جو تم نے کہا تھا۔۔۔

ندوہ جو پلنگ پر ٹانگیں پسارے بیٹھی تھی جلدی سے ٹانگیں سمیٹی تھیں۔ سلمی اس کے ساتھ پلنگ پر جبکہ حدید سامنے پڑی کرسی پر بیٹھ گئے تھے۔

ندوہ۔۔ہم تم سے بہت محبت کرتے ہیں اور ہمیں اس بات پر بھی یقین ہے کہ تم بھی ہمیں بہت چاہتی ہو ہماری عزت کرتی ہو۔۔حدید نے ٹھہر ٹھہر کر میٹھے سے لہجے میں کہنا شروع کیا تھا۔۔

سلمی ان کی باتوں کی تائید میں صرف سر ہی ہلا رہی تھی لیکن اس کے چہرے پر سجی مسکراہٹ اس کے اندر کی خوشی کا واضح ثبوت تھی۔۔۔

اوہ میرے خدایا اب میں ابا کو کیسے انکار کروں گی۔۔کیا کہوں گی میں ان سے۔۔کہ مجھے کیوں نہیں کرنی تارز سے شادی۔۔کیا کہوں گی مجھے بڑی عمر کے شوہر پسند ہیں میں اس کے ساتھ کبھی خوش نہیں رہ سکوں گی۔۔۔افف میرے خدا میرے اس جواز کو تو ابا رد کر دیں گے۔۔ندوہ لب کچلتے ہوئے سوچ رہی تھی۔۔۔۔

تمھاری پھپھو تمھارے لیے رشتہ لے کر آئی ہیں بہت چاہت کے ساتھ۔۔۔ہم دونوں اس رشتے سے بہت خوش ہیں۔۔حدید نے مسکراتے ہوئے بڑے مان سے کہا۔۔۔

ندوہ نے بیچارگی سے سلمی کی طرف دیکھا۔۔۔۔

پھر بھی تمھاری ہاں ہمارے لیے بہت اہمیت رکھتی ہے۔۔حدید نے اگلی بات بھی اسی محبت بھرے لہجے میں کی۔۔۔۔

حبان بہت اچھا لڑکا ہے تمہیں بہت خوش رکھے گا۔۔حدید نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

ندوہ نے چونک کر نظر اٹھائی تھی۔۔

کیا کہا تھا ابا نے تارز نہیں حبان۔۔اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

ایک دم سے جیسے سکون کی لہر اسے وجود میں سرائیت کر گئی تھی۔۔۔

ابا جیسے آپ لوگ مناسب سمجھیں۔۔ندوہ نے مدھم سی آواز میں کہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ کس چیز کی مٹھائی اور شور کیوں ہو رہا اتنا۔۔تارز نے گلاب جامن اٹھا کر منہ میں رکھی حیرانگی سے حدفہ کی طرف دیکھ کر پوچھا۔۔

جو اس کے سامنے مسکراتی ہوئی مٹھائی کا ڈبہ لیے کھڑی تھی۔۔۔وہ ابھی شام کو چھ بجے آفس سے گھر آیا تھا۔۔رات سیما۔۔مہک اور ابتہاج دیر سے پہنچے تھے صبح وہ جلدی آفس کے لیے نکل گیا تھا۔۔ اب لوٹا تو گھر

میں شور شرابا تھا ہر طرف قہقے اور خوشی کا سماں تھا۔

لو جو تارز بھائی کو کسی نے بتایا ہی نہیں تھا۔حدفہ نے ماتھے پر ہاتھ مارا اور پاس کھڑی مہک سے کہا جو اپنے بیٹے کو گود میں اٹھائے کھڑی مسکرا رہی تھی۔۔۔

تارز نے نہ سمجھی کے انداز میں ایک نظر حدفہ اور پھر ایک نظر مہک پر ڈال کر ہونٹ تھوڑے باہر نکالے۔۔۔اور سر کو نفعی میں ہلایا۔۔۔

ندوہ آپی آپ کی بھابھی بننے جا رہی ہیں۔۔حدفہ نے پر جوش انداز میں چہکتے ہوئے کہا۔۔۔

تارز ایک دم ساکن ہوا تھا۔اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔۔

کک۔۔۔کیا مطلب۔۔۔۔لڑکھڑاتی سی زبان میں پوچھا جبکہ آنکھیں سکڑ گئی تھیں اور ماتھا شکن آلودہ ہو گیا تھا۔۔۔

مطلب کیا حبان بھائی اور ندوہ کا رشتہ طے کر دیا ہے۔۔مہک نے لاپرواہ انداز میں کہا وہ اپنے بیٹے کو سلانے کے غرض سے ہلکا ہلکا جھولنے کے

انداز میں ہل رہی تھی۔۔۔

تارز کے لب ایک دم پیوست ہوئے تھے۔۔گردن کی رگیں پھول گئی تھیں اور چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔۔۔

وہ تیزی سے کمرے کی طرف بڑھا تھا جہاں سے شور و غل سنائی دے رہا تھا۔۔جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا تو سب سے پہلے نظر سامنے سر جھکائے بیٹھی ندوہ پر پڑی جو سلیقے سے سر پر دوپٹہ جمائے ابتہاج اور سیما کے درمیان میں بیٹھی تھی۔۔سب لوگ مسکرا رہے تھے اس کے آتے ہی شور اور بڑھ گیا تھا سب اس کو اس عجیب رشتے کے طے ہونے کا بتا رہے تھے جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے۔۔۔ندوہ نے سر اوپر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا اور پھر ایک فاتحانہ مسکراہٹ اس کے لبوں پر ابھری تھی۔۔تارز کا منہ اتر گیا تھا دونوں کی نظریں ملی تھیں۔۔ندوہ پر سکون تھی۔۔اور تارز کے اندر کی تڑپ اور کرب اس کے چہرے پر واضح تھا۔۔۔ایک لمحہ ٹھہر گیا تھا۔۔ایک دم سے جیسے تارز کو ہوش آیا تھا۔۔وہ سیما کے پاس ہوا تھا۔

مما۔۔مما میری بات سنیں۔۔تارز نے مدھم سی آواز میں دانت پیستے ہوئے سیما کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

ایک منٹ۔۔سیما باتوں میں مصروف تھی لاپرواہی سے مسکراتے ہوئے اس سے بے نیازی برتی۔۔۔

مما ابھی ایک منٹ نہیں۔۔تارز نے تھوڑا غصے کے انداز میں دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

ندوہ نے محظوظ ہوتے ہوئے تارز کی حالت کو دیکھا۔اس کا تڑپنا۔ اس کو سکون دے گیا۔۔اب تمہیں پتہ چلا تارز ابتہاج کہ سب لوگ میرے ساتھ ہیں یا تمھارے ساتھ وہ پھر سے مسکرا دی تھی۔۔۔

سیما کو اس کا غصہ دیکھ کر اٹھنا ہی پڑا پر تجسس انداز میں وہ ا ٹھیں تھیں اور تارز کے پیچھے چل دی تھیں وہ تیزی سے چلتا ہوا ڈرائنگ روم میں آیا تھا۔۔

باقی سب لوگ داؤد کے کمرے میں بیٹھے تھے۔۔۔وہ سیما کو ذرا الگ

یہاں لے آیا تھا۔۔۔

ہمم۔۔بولو کیا مصیبت آن پڑی تمہیں سارے بڑے باتیں کر رہے تھے بیچ میں سے اٹھا کر لے آئے مجھے۔۔ڈرائنگ روم میں آتے ہی سیما نے تنک کر تھوڑا ڈانٹنے کے انداز میں کہا۔۔۔

مما حبان سے ندوہ کا۔۔۔تارز نے پریشانی سے ماتھے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بات شروع کی۔۔۔

ہاں تو کیا۔۔۔۔تارز کے رک جانے پر سیما نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

حبان مان گیا۔۔۔ایک دم سے تارز نے بات کا رخ بدلہ۔۔

مان جائے گا تمھارے جیسا نہیں ہے۔۔۔سیما کو تارز کے عجیب سے انداز پر غصہ آ رہا تھا۔۔۔

مطلب اس سے ابھی تک بات نہیں ہوئی۔تارز نے ایک دم سے انگلیوں کو لبوں پر رکھتے ہوئے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

ہاں تو اس سے پوچھنے کی ضرورت بھی کیا ہے ہمیشہ سے ہماری ہر بات مانتا آیا ہے ہماری مرضی کے مطابق زندگی گزارتا آیا ہے۔۔سیما نے تیوری چڑھا کر کہا اور تارز کے چہرے کا غور سے جائزہ لیا۔۔۔

لیکن یہ اس کی زندگی کا بہت اہم فیصلہ ہے۔۔تارز نے مسکین سی شکل بنا کر ایک اور پتا پھینکا۔۔۔

چھوڑو تم ہم جانتے ہیں حبان کو اور تمہیں کیا مسئلہ ہے تمہاری تو اتنی دوستی ہے ندوہ سے تمہیں خوشی نہیں ہوئی کیا۔۔ سیما نے چڑ کر کہا اور عجیب نا سمجھی کی حالت میں تارز کے پریشان حال چہرے کو دیکھا۔۔۔

بس چھوڑیں آپ۔۔تارز نے غصے سے بازو جھٹکا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکلا۔۔۔

سیڑھیاں پھلانگتا ہوا وہ اپنے کمرے میں آیا لب کچلتے ہوئے کمرے کے دو چکر لگائے اور پھر جیب سے موبائل نکال کر انگلیاں چلائیں۔۔۔

ہاں۔۔کیسے ہو۔۔دوسری طرف سے جیسے ہی حبان نے فون اٹھایا تارز

نے جلدی سے بے چین سی آواز میں کہا۔۔

سلام تو کر لو پہلے۔۔حبان نے مخصوص انداز میں طنز کیا تھا۔۔

دونوں کی بچپن سے ہی نہیں بنتی تھی ایک تو مہک کے درمیان میں ہونے کی وجہ سے گیپ زیادہ تھا دونوں میں دوسرا عادات ایک دوسرے سے یکسر مختلف تھیں۔۔

تمھاری یہاں بات پکی کر دی۔۔اپنی طرف سے تو تارز نے حبان کے سر پر دھماکا ہی کیا تھا۔۔

ہاں بتایا مجھے بابا نے۔۔حبان نے پر سکون انداز میں کہا۔۔

تو۔۔۔۔۔۔تارز کا سانس ہی تو اٹک گیا تھا گھٹی سی آواز میں بس تو ہی نکل سکا منہ سے۔۔

تو کیا۔۔۔۔۔۔حبان نے حیران ہو کر اس کی بات کو دھرایا تھا۔۔۔

اسے لگا تھا حبان کو خبر ہوگی تو وہ شاید کوئی ایکشن لے گا پر اس کا اندازہ بلکل غلط ثابت ہوا وہ واقعی میں مما بابا پر چھوڑ چکا تھا اپنی زندگی

کا فیصلہ۔۔کٹھ پتلا کہیں کا۔۔تارز نے فون بند کیا اور زور سے بیڈ پر مارا۔۔۔

تمھارا دماغ ٹھیک ہے تارز۔۔مہک نے آنکھیں پھیلا کر اور منہ حیرانگی سے کھولتے ہوئے کہا۔۔۔

آپی نہیں خراب ہو چکا ہے۔۔پلیز کچھ کرو۔۔تارز نے بے چارگی سے مہک کی طرف دیکھا وہ واقعی میں بہت پریشان لگ رہا تھا۔۔

حبان سے مایوس ہو جانے کے بعد اب تارز نے مہک کو میسج کرکے اوپر اپنے کمرے میں بلایا تھا۔۔

پاگل ہو گیا تم۔۔ندوہ اتنی بڑی تم سے لڑکے اپنی عمر سے کوئی پانچ چھ سال چھوٹی لڑکی مانگتے اور ایک تم ہو۔۔چار پانچ سال بڑی ہے تم سے وہ۔۔مہک کو اس کی بے تکی محبت پر حیرت سے زیادہ غصہ آیا تھا۔۔

کیونکہ وہ سب لوگ اسے ابھی بہت چھوٹوں کی طرح ٹریٹ کرتے تھے۔

ارے بس کریں آپی۔۔دو سال ہے صرف۔۔اب جس بندے سے بھی بات کروں گا وہ سال بڑھاتا جائے گا اس کی عمر کے۔۔مجھے یہ بتائیں لگتی ہے کیا وہ مجھ سے بڑی۔۔تارز نے بھی برابر غصہ دکھایا تھا۔۔۔

لگتی اور ہونے میں فرق ہوتا تارز۔۔اور یہ بڑھی ہوئی شیو اور مونچھیں یہ سب اسی لیے کیا ہوا تم نے۔۔مہک نے تارز کے چہرے کو غور سے اور ناگواری سے دیکھا۔۔۔

تارز نے اب ہلکی سی شیو اور مونچھیں رکھنی شروع کردی تھیں جس کی وجہ سے وہ بڑا لگتا تھا چہرے سے۔۔

آپی یہ سب چھوڑیں بس آپ بات کریں سب سے۔۔تارز نے چڑ کر کہا۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ جلدی سے جلدی یہ نیا ٹنٹا ختم ہو اور اس کی بات چلے۔۔

کیا ندوہ بھی یہی چاہتی ہے؟؟مہک نے ٹھہرے سے لہجے میں غور سے تارز کے چہرے کو کھوجتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں۔۔تارز نے نظریں چرا کر ارد گرد دیکھا۔۔۔

تو تم واقعی پاگل ہو۔۔یہ وقتی تمھارے سر پر خمار چڑھا ہوا ہے۔۔پاگل وہ جلدی بوڑھی ہوجائے گی اور تم جوان ہوگے۔مہک نے اسکو سمجھانے کی غرض سے اس کے ماتھے پر انگلی رکھ کر اسے زور سے پیچھے کو دھکیلا۔

بس کریں آپی یہ فضول باتیں۔۔آپ بس یہ رشتہ ختم کروا کر میرا کروائیں۔۔تارز نے غصے سے مہک کے بازو کو جھٹکا۔۔۔

فضول بات میں نہیں تم کر رہے ہو۔۔۔ایسا کچھ بھی نہیں ہوگا تم اپنا دماغ درست رکھو۔۔مہک ایک دم سے غصے میں کہتی ہوئی اٹھی تھی۔۔

اور خبردار ایسی کوئی بھی ضد کی بابا کا پتا ہے نہ۔۔تمھاری ویسے بھی فیور کر کرکے میں اور مما تھک چکے ہیں۔۔مہک نے تیزی سے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔۔۔

جانے دو مجھے اب علی رو رہا ہوگا۔۔وہ اسے گھور کر ناگواری سے دیکھتے

ہوئے نیچے جا چکی تھی۔۔۔

یہ کیوں کیا تم نے۔۔تارز نے سرگوشی کی آواز میں کہا۔۔

ندوہ داؤد کو دبا کر ابھی ان کے کمرے سے نکلی ہی تھی جب تارز اس کا منہ دبا کر کھینچتا ہوا ڈرائنگ روم میں لے آیا تھا ایک جھٹکے سے اسے چھوڑتے ہوئے اب وہ کانپتی سی غصے میں بھری آواز میں کہہ رہا تھا۔۔۔

کہنا کیا چاہتے ہو۔۔ ندوہ نے غصے سے اپنا بازو سہلاتے ہوئے کہا۔۔

اسے تارز کے ایسے غصے کو دیکھ کر کوئی حیرانگی نہیں ہوئی تھی۔۔اسے پتہ تھا اب وہ اپنی بیوقوفی میں ایسا کچھ ضرور کرے گا۔۔۔

تمہیں معلوم ہے میں کتنا چاہتا ہوں تمہیں۔۔تڑپ جیسے لہجے میں تارز نے کہا۔۔اب وہ بے بس اس کے سامنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھے کھڑا تھا۔۔۔

اور تمہیں بھی یہ پتہ ہے میں بلکل نہیں چاہتی ہوں تمہیں۔۔ندوہ نے

پر سکون لہجے میں کہا اسے اب تارز سے خوف نہیں آرہا تھا وہ حبان سے رشتہ ہو جانے پر پرسکون تھی۔۔۔

خدا کا واسطہ اب جو ہمارے بیچ رشتہ بننے جارہا ہے اس کا ہی احترام کرنا۔۔ندوہ نے اس کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاتھ تم نہیں میں جوڑتا ہوں تمھارے آگے۔۔تارز نے دونوں ہاتھ جوڑ کر اپنے سر کے قریب کیے۔۔اور سر نیچے جھکا لیا۔۔

پلیز ندوہ میری محبت پر یقین کرو۔۔مدھم سی آواز تھی۔۔

ٹھیک ہے کرلیا یقین۔۔تو کیا۔۔۔مجھے تو نہیں ہے محبت تم سے۔۔۔

تارز نے لب بھینچتے ہوئے اپنے سامنے کھڑی اس پتھر دل لڑکی کو دیکھا۔۔۔

تو کیا حبان سے ہے تمہیں محبت؟؟؟بھیگی سی مدھم سی آواز اندھیرے کمرے میں گونجی تھی۔۔۔

ہو جائے گی۔۔ندوہ نے بھی مدھم سی آواز میں پرسکون لہجے میں کہا۔۔۔

تو اس طرح مجھ سے بھی ہو جائے گی۔۔تارز نے سختی سے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

تم سے کبھی نہیں ہو گی۔۔ندوہ نے ہنوز اسے انداز میں کہا تھا۔۔

تارز سر جھکائے کھڑا رہ گیا تھا۔اور وہ پاس سے گزرتی ہوئی باہر نکل گئی تھی۔۔۔

اب میری آخری امید حبان ہے۔۔دل میں کچھ سوچتا ہوا وہ بھی وہاں سے نکل گیا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک ہفتے کی چھٹی لے کر آگئے ہو خیر ہے۔۔ابتہاج نے کن اکھیوں سے ایک نظر تارز پر ڈال کر طنز بھرے لہجے میں کہا جو دو بجے کے قریب اٹھ کر اب آنکھیں ملتا ہوا اپنے کمرے سے باہر نکلا تھا۔۔۔

جی خیر ہے۔۔تارز نے مختصر جواب دیا جان چھڑوانے والا انداز تھا۔۔۔

وہ رات بہت دیر سے خان پور پہنچا تھا سب لوگ سو چکے تھے وہ سیما

کو مختصر بتاتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا تھا کہ وہ ایک ہفتے کی چھٹی لے کر آیا ہے۔۔وہ حبان سے بات کرنے کا عزم لے کر آیا تھا۔۔وہ ندوہ کو حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنا چاہتا تھا۔۔۔دل کے ہاتھوں مجبور تھا۔جو ایک دفعہ ہدیل کی وجہ سے تو پیچھے ہوگیا تھا لیکن اب کسی قیمت پر پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں تھا۔۔

تارز چلتا ہوا سامنے کچن میں کھڑی سیما کے پاس آگیا۔۔۔

مما حبان۔۔ٹوکری میں سے سیب اٹھا کر ہاتھ میں لیتے ہوئے وہ بھاری سی خماری بھری آواز میں بولا۔۔

وہ نکل گیا ہے آفس کے لیے۔۔۔خیریت؟؟سبزی بناتے ہوئے مصروف سے انداز میں سیما نے کہا۔۔۔

کچھ نہیں۔۔سیب کھاتے ہوئے پریشان سے لہجے میں کہا۔۔۔

بڑی جلدی نہیں شادی رکھ دی۔۔تارز نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے کہا۔

کیوں دو ماہ ہیں بڑی جلدی تھوڑی ہے۔۔سیما نے عجیب سی نظروں سے

تارز کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

پھر بھی دو ماہ صرف۔۔۔۔تارز نے پھر سے اسی لہجے میں کہا اور پاس پڑی ڈائننگ ٹیبل کی کرسی کو گھوما کر الٹے رخ کو بیٹھ گیا۔۔

تمہیں کیا مسئلہ ہے حبان کی ہے تمھاری تو نہیں ہے۔تم نے کونسا لاہور سے کام کروانے آجانا ہے وہی بیگانوں کی طرح وقت پر ہی پہنچو گے۔۔ تھوڑی دور بیٹھے ابتہاج سے رہا نہیں گیا تھا۔۔تنک کر طنز بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مما ایک بات تو بتائیں۔۔۔تارز نے تھوڑا رازدانہ انداز اپناتے ہوئے سیما سے کہا۔۔۔

میں آپ دونوں کا ہی بیٹا ہوں۔۔آواز میں مصنوعی تجسس بھر کر پوچھا۔

تمہیں اگر عقل کی کوئی بات کہہ دیں تو ایسے شروع ہو جاتے ہو۔۔ ابتہاج اس کی بات پر بھڑک کر بولے تھے۔۔۔

میں بھی دو گھڑی اگر آپ لوگوں کے پاس بیٹھ جاؤں تو آپ لوگ طعنے

ہی دیتے رہتے ہو۔۔تارز غصے سے کرسی پر سے اٹھا تھا اور اس کے تیز تیز قدموں کا رخ اپنے کمرے کی طرف تھا۔۔۔

⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜

حبان سے ملنا ہے۔۔۔تارز نے سامنے کھڑے آدمی سے کہا۔۔

وہ حبان کے آفس آیا تھا۔۔گھر میں حبان سے بات کرنا مناسب نہیں تھا اس لیے وہ اس کے آفس پہنچ گیا تھا کہ یہاں سے اسے لے کر وہ کسی جگہ پر بیٹھ کر اسے سمجھائے گا۔۔وہ یہی سوچ کے زیر اثر اس کے آفس پہنچ گیا تھا۔۔۔

سر وہ لنچ ٹائم ہے اس وقت آپکو وہ کیفے ٹیریا میں ملیں گے۔۔لڑکے نے جواب دے کر مسکرا کر دیکھا۔۔۔

اوکے تھینک یو۔۔تارز مصاحفہ لیتا ہوا کیفے ٹیریا کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔

جیسے ہی وہ کیفے ٹیریا کی طرف آیا تو سامنے کے منظر نے اسکے قدموں کو تھمنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔

حبان ایک لڑکی کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا جو رو رہی تھی اور حبان اس کے سامنے سر پکڑے بیٹھا تھا۔۔

پھر وہ لڑکی غصے سے اٹھی تھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی باہر کی طرف آ رہی تھی وہ ابھی بھی ہاتھ کی پشت سے اپنے آنسو صاف کررہی تھی جبکہ حبان وہیں پریشان حال سر کو ہاتھوں میں جکڑے بیٹھا تھا۔۔۔

لڑکی تیز تیز قدم اٹھاتی تارز کے پاس سے گزرتی ہوئی آفس سے باہر کے راستے کی طرف جارہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تارز کو ایک دم سے جیسے ہوش آیا تھا۔۔وہ حبان کو وہیں چھوڑ کر اب لڑکی کے پیچھے ہو لیا تھا۔۔۔

ایکسکیوز می۔۔تارز نے مدھم سی آواز میں کہا۔۔۔

لڑکی اپنی کار کا لاک کھول رہی تھی اور ساتھ ساتھ اپنے بہتے آنسو صاف کررہی تھی۔۔تارز کی آواز پر اس نے چونک کر اس کی طرف دیکھا تھا۔۔وہ کافی لبرل سی خوبصورت لڑکی تھی جس کی ظاہری حالت

سے وہ کافی اچھے گھرانے کی لگ رہی تھی۔۔۔

وہ۔۔مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔ تارز نے مہزب لہجے میں کہا۔۔۔

لڑکی نے ناگوار سی نظر ڈالی۔۔۔

لیکن مجھے کسی سے بات نہیں کرنی۔۔لڑکی نے سخت لہجے میں کہا اور پھر گاڑی کا لاک کھولنے میں مصروف ہوگئ تھی۔۔۔

ایک منٹ۔۔ایک منٹ۔۔میری بات سنیں۔۔میں تارز ہوں حبان کا چھوٹا بھائی۔۔۔تارز نے تیزی سے اسے اپنے بارے میں بتایا تھا۔۔۔

جس پر ایک دم سے دروازہ کھولتے ہوئے اس کے ہاتھ رک گئے تھے۔

میری حبان سے ملاقات یونیورسٹی میں ہوئی تھی۔وہ مجھ سے سینئر تھے۔ تانیہ نے نظریں جھکا کر مدھم سے لہجے میں کہا۔۔

تارز اس کے سامنے بلکل خاموش بیٹھا تھا۔وہ حبان کے آفس کے پاس ہی ایک ریسٹورانٹ میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے ہوئے

تھے۔

شروع شروع میں۔۔میں ان سے سٹڈی میں ہیلپ لینے جاتی تھی۔۔۔پھر ہماری دوستی ہوئی۔۔اور کب یہ دوستی گہری محبت میں بدل گئی مجھے پتہ بھی نہ چلا۔۔تانیہ آنسوؤں کے زیر اثر بھاری سی آواز میں تارز کو اپنی رام کہانی سنا رہی تھی۔۔۔

اچھا تو مما بابا کا لاڈلا سپوت جس کے گن گاتے نہیں دونوں تھکتے تھے ایک جاندار قسم کی محبت کرتے تھے اور ہم میں سے کسی کو کانوں کان خبر نہیں تھی۔۔تارز نے لبوں پر مسکراہٹ سجا کر سوچا تھا۔۔۔

حبان مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں مجھے یقین ہے اس بات کا لیکن اب آ کر وہ اس پانچ سال کے ریلشن کو ختم کر رہے ہیں کیونکہ آپ کے پیرنٹس نے ان سے پوچھے بنا ان کا رشتہ۔۔۔۔تانیہ کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا وہ پھر سے رونے لگی تھی۔۔۔

پلیز۔۔روئیں مت۔۔تارز ایک دم سے اسکے یوں رونے پر پریشان ہوگیا تھا جلدی سے پاس پڑے ٹشو باکس کو اس کے قریب کیا تھا۔۔۔

تو اور کیا کروں۔۔اتنی مشکل سے میں نے اپنے پیرنٹس کو حبان کے لیے راضی کیا تھا۔۔وہ میری شادی اپنے کسی دوست کے بیٹے سے کرنا چاہتے تھے ان کے ٹرمز میری وجہ سے خراب ہوئے۔۔۔وہ اب ٹشو سے ناک اور آنکھیں پونچھتے ہوئے بھاری سی آواز میں کہہ رہی تھی۔۔۔

آپکی شادی حبان سے ہی ہوگی۔۔تارز نے مسکراتے ہوئے اپنے سامنے بیٹھی لڑکی کی طرف دیکھا۔۔۔

جی۔۔تانیہ نے بے یقینی اور حیرانگی سے تارز کی طرف دیکھا۔۔۔

جی۔۔۔لیکن اس کے لیے آپکو میرا ساتھ دینا ہوگا۔۔تارز نے ارد گرد دیکھتے ہوئے مدھم سے لہجے میں کہا۔۔۔

کیسا ساتھ۔۔؟؟تانیہ نے پر تجسس انداز میں دیکھا تھا۔۔۔

جو میں کہوں گا وہ کرنا ہوگا۔۔تارز نے مسکرا کر شرارت سے بھری آواز میں کہا۔۔۔

لیکن حبان۔۔۔تانیہ نے پھر روہانسی آواز میں کہا تھا۔۔۔

دیکھیں مس۔۔تارز نے تانیہ کی طرف انگلی کی اور پھر اس کا نام جاننے کے لیے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

تانیہ۔۔مدھم سے لہجے میں تانیہ نے حیران سی شکل بنا کر کہا تھا۔۔۔

اوکے مس تانیہ یہ جو میرا بھائی ہے نہ۔۔یہ اپنا امیج خراب ہونے سے ڈرتا ہے جو یہ ہم سب کے سامنے اپنا بنا چکا ہے اور کوئی مسئلہ نہیں۔۔ آپ بس سب مجھ پر چھوڑ دیں۔۔وقت آنے پر آپکو وہ سب کرنا ہے جو میں کہوں گا۔۔تارز نے بڑے ٹھہرے لہجے میں کہا۔۔۔

تانیہ پریشان سی ہو کر لب کچلنے لگی تھی۔۔۔

پریشان نہ ہوں کوئی خطرے کی بات نہیں ہوگی۔۔مجھ پر بھروسہ رکھیں۔ تارز نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اور سامنے بیٹھی تانیہ نے سر ہلا دیا تھا۔۔۔

اپنا نمبر دیں مجھے ابھی آپکو وہ سب کرتے جانا ہے جو میں کہوں۔۔حبان کو کسی طرح بھی یہ شک نہ ہو کہ میں یہ سب آپ کو کرنے کو کہہ

رہا ہوں۔۔تارز نے رازدار انداز میں کہا اور اپنے فون کو جیب سے نکالا۔

بھابھی۔۔بھابھی لکھ سکتا ہوں۔۔تارز نے شرارت بھری مسکراہٹ چہرے پر سجا کر سامنے بیٹھی تانیہ سے کہا۔۔۔

تانیہ نے دھیرے سے مسکرا کر سر اثبات میں ہلا دیا تھا۔

ایک بات پوچھوں۔۔تانیہ نے تھوڑا جھجھکتے ہوئے کہا تھا۔۔

جی۔۔تانیہ کا نمبر محفوظ کرتے ہوئے تارز نے آنکھیں اوپر اٹھا کر دیکھا۔

آپ یہ سب کیوں کررہے میرے لیے۔۔تانیہ نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔۔

میں نے سنا ہے دو پیار کرنے والوں کو ملا دیں تو ان کی دعا سے آپکا پیار آپکو مل جاتا ہے۔۔بس آپ دعا دے دیں مجھے۔۔ تارز نے معنی خیز انداز میں کہا۔۔۔

ہے۔۔۔واٹس اپ برو۔۔تارز ایک دم سے حبان کے کمرے کا دروازہ

کھول کے اندر آیا اور دھڑام سے بے تکلفی سے اس کے بیڈ پر گرتے ہوئے کہا۔۔

حبان جو اپنے لیپ ٹاپ پر کچھ کام کر رہا تھا ماتھے پر بل ڈال کر تارز کی طرف دیکھا۔۔۔جو آرام سے اس کو دیکھ کر دانت نکال رہا تھا۔۔۔

تمھیں کتنی دفعہ کہا ہے دروازے پر دستک دیا کرو پہلے۔۔حبان نے غصے میں کہا۔۔اور لیپ ٹاپ کی اسکرین کو بند کیا۔۔۔

کیوں آپ کیا کررہے تھے۔۔تارز نے ازلی ڈھیٹ پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے شرارت سے کہا۔۔۔

کچھ نہیں۔۔حبان نے سنجیدہ سے انداز میں مختصر جواب دیا۔۔۔

تارز ایک دم اٹھ کر کھڑا ہوا تھا۔۔۔

اٹھیں ذرا۔۔اٹھیں تو۔۔اب وہ حبان کو بازو سے پکڑ کر کھڑا کر رہا تھا اور شرارت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

کیا ہوا۔۔؟؟حبان حیران سا ہوتا ہوا کھڑا ہوا اور ارد گرد دیکھتے ہوئے

کہا۔

بہت بہت مبارک ہو۔۔تارز بڑے پرجوش انداز میں کہتا ہوا حبان سے بغل گیر ہوا تھا۔۔۔

کس بات کی۔۔حبان نے نہ سمجھی کے انداز میں کہا تھا۔۔

ارے شادی ہونے والی اس کی۔۔۔تارز نے چہرہ سامنے کرتے ہوئے پرجوش انداز میں کہا اور حبان کو بازوؤں سے پکڑ کر خوشی سے ہلایا۔۔۔

حبان نے پریشان ہو کر اس کی شکل کو دیکھا۔۔۔

خیر ہے۔۔شادی میری خوش تم ایسے ہورہے جیسے تمھاری۔۔حبان نے عجیب سے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور پھر سے بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔

ارے آپکی خوشی میں خوش ہورہا تھا۔۔تارز نے کان کھجاتے ہوئے کہا۔۔

آفس آئے تھے میرے خیریت اور پھر بات بھی نہیں کی ویسے ہی چلے بھی گئے۔حبان نے پھر سے لیپ ٹاپ کی سکرین کھولتے ہوئے مصروف سے انداز میں کہا۔۔۔

او ہاں۔۔آیا تھا۔۔۔کچھ مدد چاہیے تھی۔۔اپنے لیے۔۔پر پھر سوچا آپکی ہی مدد کر دوں۔۔تارز نے معنی خیز انداز میں کہا۔

جبکہ آنکھیں خوشی اور شرارت سے چمک رہی تھیں۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔؟؟حبان نے ایک دم حیران ہو کر تارز کی طرف دیکھا تھا۔

وہ۔۔۔وہ۔۔۔مطلب یہ کہ۔۔لائیں ندوہ کا نمبر دوں۔۔بات شات کریں اس سے بھئی۔۔تارز نے خجل ہوکر فورا اپنی بات کا رخ بدلہ تھا۔۔۔

مجھے کوئی شوق نہیں بات کرنے کا۔۔۔حبان نے سڑے سے لہجے میں کہا۔۔اور نظریں لیپ ٹاپ پر جھکا لیں۔۔۔

آئے۔۔ہائے۔۔۔۔نخرے تو دیکھو۔۔۔۔تارز نے ہوا میں ہاتھ کو لہراتے ہوئے شرارتی انداز میں کہا۔۔۔

حبان نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔۔

اوئے چل یار۔۔نکل میرے کمرے سے۔۔کیا دماغ کھانے آگیا ہے۔۔

حبان کو اس کی کمینی سی ہنسی پر چڑ ہو رہی تھی۔۔

اب آپ میری انسلٹ کررہے ہیں۔۔بدلہ لوں گا اسکا۔۔تارز نے مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے منہ پر ہاتھ پھیر کر کہا۔۔۔

تاری۔۔۔تو اٹھتا ہے کہ۔۔حبان ایک دم سے لیپ ٹاپ ایک طرف رکھ کر لب کو دانتوں میں دبا کر اٹھا تھا۔۔۔۔

آ جائیں۔۔۔آ جائیں۔۔تارز ایک دم سے ہوا میں مکے چلانے لگا تھا۔۔وہ آج پوری طرح شرارت کے موڈ میں تھا۔۔

مما۔۔۔مما۔۔۔یہ دیکھیں آکر تارز کو۔۔۔حبان نے کمرے کے دروازے سے ہی ہانک لگائی۔۔۔

کیا یار شادی ہونے جارہی ابھی بھی بچوں جیسا بی ہیو کررہے میرے ساتھ۔۔تارز نے خفا سے لہجے میں کہا۔۔۔

دفعہ ہو جا میرے کمرے سے۔۔حبان نے غصے سے گھورا اور ہاتھ کا اشارہ کمرے کے دروازے کی طرف کیا۔۔۔

اچھا اچھا۔۔جارہا ہوں۔۔۔تارز مسکراہٹ دباتا ہوا کمرے سے نکلا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یار کوئی اہمیت ہی نہیں میری اس گھر میں۔۔ادھر میرے سسرال میں سب میری اتنی عزت کرتے۔۔وہ بڑبڑاتا ہوا اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا۔۔ہونٹوں پر جاندار مسکراہٹ تھی۔۔۔

اے جگر۔۔کیسا ہے تو۔۔طلحہ پر جوش انداز میں آگے بڑھا تھا اور خوشی کے لہجے میں کہتا ہوا وہ تارز کے گلے لگا تھا۔۔۔

ٹھیک یار۔۔تو سنا۔۔ڈاکٹر بن گیا مزاج ہی نہیں ملتے جناب کے۔۔تارز نے اس سے الگ ہو کر شرارتی انداز میں کہا۔۔

ابے۔۔چل جھوٹے۔۔بدل خود گیا۔۔لاہور کبھی اسلام آباد۔۔ہم جیسے چھوٹے شہر کے لوگوں کو کیا جانے تو۔۔طلحہ نے مصنوع خفگی دیکھائی۔

ایسی کوئی بات نہیں۔۔سنا کیسی جارہی تیری ڈاکٹری۔۔تارز نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

سہی جناب۔۔تو نے سہی اپنی پسند کی فیلڈ پکڑی۔۔کیسی جا رہی جاب کمپنی تو بہت اچھی ہے سنا ہے۔۔۔طلحہ نے بھی ساتھ پڑی کرسی پر بیٹھتے

ہوئے کہا۔۔۔

طلحہ تارز کا سکول فیلو تھا۔دونوں کی گہری دوستی تھی اور ڈاکٹر بھی دونوں ہی بننا نہیں چاہتے تھے۔۔لیکن طلحہ اپنی مرضی کرنے سے ڈرتا تھا۔۔۔

فٹ جارہی۔۔بس وہ کچھ کام تھا چھٹی لے کر آیا تھا۔۔تارز نے ماتھے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا۔۔طلحہ نے غور سے سنتے ہوئے سر ہاں میں ہلایا۔۔۔

تیری۔۔کچھ مدد چاہیے۔۔۔تارز نے کچھ جھجکتے ہوئے کہا۔۔

ہاں۔۔حاضر جناب۔۔آپ حکم تو کریں۔۔طلحہ نے مسکرا کر پر جوش انداز میں کہا۔۔۔

بس یار۔۔تو اگر تعاون کردے نا چار زندگیاں سنور جائیں گی۔۔تارز نے پرسوچ انداز میں کہا۔۔۔

کردوں گا۔۔۔جان بھی حاضر۔۔پہلی دفعہ تو کچھ مانگ رہا ہے۔۔۔طلحہ نے سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔۔

تارز نے اسے اپنا سارا منصوبہ سمجھایا تھا۔وہ سر تائید میں ہلاتا رہا تھا۔۔۔

تو بس پھر۔۔نومبر کی پندرہ تاریخ کو۔۔تارز نے ایک دم سیدھے ہوتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

کوئی نہیں یار۔۔پورا ہاسپٹل۔۔اپنا ہے۔۔فکر ہی نہ کر۔۔طلحہ نے مسکرا کر اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔

اس دن میری شادی بھی ہے تو سب کچھ سنبھالنا تو نے ہے بس۔۔تارز نے تھوڑا شرماتے ہوئے کہا۔۔اور مسکراہٹ۔۔۔

اوئے۔۔بیغیرت۔۔اصل بات سب سے آخر میں بتا رہا۔۔۔طلحہ ایک دم سے پرجوش ہوا تھا۔۔

دونوں کے قہقے کمرے میں گونج رہے تھے۔۔

نہیں نہیں بتانے والا تھا۔انفیکٹ۔۔ولیمے پر انوائیٹ بھی کروں گا۔۔تارز نے چہرے کی خوشی کو چھپاتے ہوئے کہا۔۔۔

بڑی بات ہے۔۔کون ہے۔۔طلحہ نے شرارت سے آنکھ دباتے ہوئے

پوچھا۔۔

ماموں کی بیٹی ہے۔۔تارز نے لب بھینچتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

آئے۔۔چہرہ دیکھ اپنا۔۔۔۔طلحہ نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

تارز بھی قہقہ لگا گیا تھا۔۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

ابھی آپ کو یہ کرنا ہے کہ آپکو حبان سے ملنا ہے اور کہنا ہے کہ آپ اس پورے دو ماہ میں اس کے ساتھ پوری زندگی جینا چاہتی ہیں۔۔تارز نے بڑے سنجیدہ انداز میں کہتے ہوئے چور نظر سے چھت کے دروازے کی طرف دیکھا۔۔۔

اسے ہر وقت اپنے ہونے کا احساس دلائیں۔۔میسجز کریں۔۔۔فون کالز کریں لمبی لمبی۔۔تارز فون پر تانیہ سے بات کررہا تھا اور ساتھ ساتھ چھت پر ٹہل رہا تھا۔۔۔

اسے کہیں۔۔میں اور کچھ نہیں چاہتی تم سے بس۔۔یہ دو ماہ مجھے دے

دو۔۔تارز نے بڑے انداز میں کہا۔۔

اوکے۔۔تانیہ اس کی ہر بات کا جواب بس مختصر ہی دے رہی تھی۔۔۔

ہمم۔۔یہ دیکھ لیں اسے شک نہ ہو۔۔اور رونا دھونا بلکل ختم کریں۔۔
اسے سے اپنے پچھلے قصے ڈسکس کریں۔۔تارز نے بڑے سنجیدہ انداز میں
کہا۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔تانیہ کی بے یقینی جیسی آواز ابھری تھی۔۔۔

مجھ پر بھروسہ رکھیں۔۔ تارز نے لب بھینچ کر کہا۔۔۔

جی۔۔۔تانیہ نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تو جیسا میں کہہ رہا ہوں ویسا کریں۔۔تارز نے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔

اوکے۔۔۔تانیہ کی بھی پرسکون آواز آئی تھی۔۔۔

گڈ لک۔۔بھابھی۔۔تارز نے ہلکا سا قہقہ لگا کر کہا تھا۔۔۔

تھینک یو۔۔۔تانیہ کی بھی ہلکے سے قہقے والی آواز ابھری تھی۔۔۔

کیا ہو رہا موٹی۔۔۔تارز نے اپنے مخصوص انداز میں حدفہ کے سر پر چپت لگائی تھی۔۔

وہ ایک ہفتے کے لیے گیا تھا لیکن تین دن میں ہی واپس آگیا تھا آج صبح سوتے رہنے کے بعد دوپہر کو وہ نیچے آیا تھا جب سارے دوپہر کا کھانا ابھی ختم کرنے کے بعد بیٹھے ہی تھے۔۔۔

ندوہ نے چونک کر اسکے شرارتی انداز کو کن اکھیوں اسے دیکھا تھا۔۔

کچھ نہیں۔۔اتنا بھاری ہاتھ آپ کا۔۔۔حدفہ نے منہ پھلا کر اپنا سر سہلایا تھا۔۔۔

کیسے تھے سب گھر میں۔۔ سلمی نے تارز کو صوفے پر بیٹھتے دیکھ کر مسکرا کر پوچھا۔۔۔

ایک دم فرسٹ کلاس ممانی۔۔سلام کہہ رہی تھیں مما آپکو۔۔بڑے خوشگوار موڈ میں تارز نے کہا اور مسکراتے ہوئے ندوہ پر بھرپور نظر ڈالی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہلکے سے گلابی رنگ کے جوڑے میں اونچی پونی میں گھنے بال سمیٹے وہ سنجیدہ سے چہرے کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اور۔۔حبان نے سلام بھیجا کسی کو اسپیشل۔۔۔تارز کی شرارت کی رگ پھر سے پھڑکی تھی شریر آنکھوں کے ساتھ ندوہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جبکہ لب بری طرح مسکراہٹ دبانے کی کوشش میں لگے تھے۔۔۔

ندوہ کے ماتھے پر ایک دم سے بل پڑے تھے۔۔وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر جانے لگی تھی جب تارز نے بازو تھاما تھا۔۔۔

ارے کہاں جا رہی ہیں۔۔ابھی اور بھی کچھ ہے۔۔تارز نے شرارتی لہجے میں کہا۔۔

ندوہ نے حیران ہوکر تارز کی طرف دیکھا تھا۔۔وہ اتنا خوش تھا۔۔لب مسکرا رہے تھے آنکھیں چمک رہی تھیں۔۔۔۔

ندوہ غصہ کیوں کررہی ہو۔۔۔چھیڑ ہی رہا تمہیں۔۔سلمی نے خفگی سے ندوہ کی طرف دیکھ کر ڈانٹنے کے سے انداز میں جھاڑا۔۔۔

ممانی حبان نے۔۔ کچھ پیسے دیے ہیں۔۔کہہ رہا تھا شاپنگ کروا دینا ندوہ کو ساتھ لے جا کر اسپیشل میری طرف سے۔۔ تارز نے بڑی معصوم سی شکل بنا کر کہا۔۔۔

ندوہ نے حیرانی اور پریشانی کے ملے جلے تاثر سے دیکھا۔۔تارز کی دماغی حالت پر شک گزرا وہ کیسے اتنا خوش ہو سکتا اس کی اور حبان کی شادی پر۔۔

اچھا۔۔واہ۔۔ سلمی نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پیار بھری نظروں سے ندوہ کی طرف دیکھا۔۔

مجھے نہیں کرنی کوئی شاپنگ۔۔ندوہ نے ناک پھلا کر کہا اور کھا جانے والی نظر تارز پر ڈالی جو دانت نکال رہا تھا۔۔۔

پاگل لڑکی ایسے کیوں کہہ رہی۔۔ سلمی نے ماتھے پر بل ڈال کر ڈانٹنے کے انداز میں کہا۔۔

تارز جائے گی یہ۔۔ سلمی نے انگلی کا اشارہ ندوہ کی طرف کیا۔۔۔

شام کو پھر تیار ہو جانا۔۔تارز نے مسکراہٹ دبا کر پاس سے گزرتی ندوہ کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔

میں بھی جاؤں گی ساتھ۔۔حدفہ نے پر جوش انداز میں کہا۔۔۔

وہ گاڑی خراب ہے۔۔بائیک پر جانا ہے۔۔تارز نے گردن کھجاتے ہوئے ایک اور جھوٹ بولا۔۔

حدفہ نے رونے جیسی شکل بنائی۔۔۔

تم آرام سے بیٹھو گھر تم نے جاکر کیا کرنا۔۔سلمی نے گھورتے ہوئے حدفہ کو دیکھا جو منہ بسور کر رہ گئی تھی۔۔۔

تارز اٹھ کر اپنے کمرے میں آیا ہی تھا جب ندوہ غصے میں بھری وہاں آئی تھی۔۔۔

کیا ہے یہ سب اب۔۔ندوہ نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔اور سینے پر ہاتھ باندھے۔۔۔

مطلب۔۔۔تارز نے کندھے اچکا کر دیکھا۔۔۔

جو بھی یہ نیچے کہہ رہے تھے۔۔ندوہ نے سختی سے کہا۔۔

شادی ہے۔۔دلہا اپنی مرضی سے اپنی دلہن کو کچھ دلانا چاہتا ہے اور بس۔۔ مسکراہٹ دبا کر شرارتی آنکھوں کے ساتھ کہا۔۔

جسٹ شٹ اپ۔۔تم کیوں کررہے یہ سب۔۔ندوہ نے نہ سمجھ آنے والے انداز میں چڑ کر کہا۔۔۔

کیوں حبان میرا بھائی ہے میں نہیں کروں گا تو اور کون کرے گا۔۔تارز نے مصنوعی معصومیت چہرے پر سجائی۔۔

مجھے کوئی شاپنگ نہیں کرنی۔۔ندوہ نے کھا جانے والی نظر ڈالی اور سختی سے کہا۔۔۔

مطلب تم خوش نہیں اس شادی سے۔۔تارز نے آنکھ دبا کر قہقہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔۔ندوہ نے غصے سے دیکھا۔۔۔

تو پھر خوشی خوشی چلو شام کو۔۔ تارز نے محبت بھری نظروں سے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شرارتی انداز میں کہا۔۔

ندوہ پیر پٹختے ہوئے بڑابڑاتی کمرے سے نکلی تھی۔۔۔

جا رہی ہو پھر نہ۔۔تارز نے پیچھے سے اونچی آواز میں کہا۔۔۔

اور سیڑھیاں اترتے ہوئے وہ اندر تک جل گئی تھی۔۔۔

گاڑی کو کیا مسئلہ ہے اب۔۔۔ندوہ نے اسے بائیک سٹارٹ کرتے دیکھ کر ناگواری سے کہا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خراب ہے۔۔مختصر جواب دے کر وہ بائیک سٹارٹ کر چکا تھا۔۔۔

جھوٹ بول رہے تم۔۔۔ندوہ نے کن اکھیوں سے اس کے چہرے کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔۔

سلمی نے زبردستی اسے تارز کے ساتھ بھیجا تھا۔۔وہ بار بار نا جانے کی ضد کرتی رہی تھی لیکن سلمی نے اس کی ایک نہیں سنی تھی۔۔۔

سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔چلو بیٹھو۔۔تارز نے بائیک پر بیٹھ کر مسکراتے ہوئے

کہا تھا۔۔۔

جانا کہاں ہے۔۔وہ اب بھی شک میں مبتلا غصے سے بھری سوالات پر سوالات کر رہی تھی۔۔۔

جیولر کے پاس۔۔سیٹ دلوانا ہے۔۔حبان نے کہا تھا۔۔تارز نے معصوم سی شکل بنا کر کہا۔۔

تو میں آٹو میں چلی جاتی ہوں۔۔ندوہ نے پھر سے جواز گھڑا۔۔۔

بائیک ہے نہ۔۔اور میرے پاس پیسے نہیں کریڈٹ کارڈ ہے صرف۔۔ زبردستی چہرے پر سنجیدگی تاری کرتے ہوئے کہا۔۔۔

آگے ہو تھوڑا سا۔۔ندوہ نے غصے سے کہا۔۔۔

اب ہینڈل پر چڑھ جاؤں تو بائیک کیسے چلاؤں گا۔۔تارز نے مصنوعی خفگی بھری شکل بنا کر کہا اور پیچھے مڑ کر ندوہ کی طرف دیکھا تھا۔۔جو برا سا منہ بنائے کھڑی تھی۔۔۔

ندوہ شکن آلودہ ماتھے لیے اس کے پیچھے بیٹھی تھی۔۔۔تارز کے لب ایک

دم مسکرا دیے تھے۔۔آنکھوں میں شرارت بھری تھی۔۔

ندوہ اس سے کچھ فاصلہ دے کر بیٹھی تھی اور بائیک کو پیچھے سے پکڑا تھا۔۔۔

تارز بار بار چہرے کا رخ موڑ رہا تھا۔۔دل کی دھڑکن بے ترتیب تھی تو لبوں پر جاندار مسکراہٹ تھی۔۔

تو ندوہ حدید قدرت بھی ہم دونوں کو ملانا چاہتی ہے۔۔میرا حبان کے آفس جانا اور اسی وقت ثانیہ کو دیکھنا۔اب پندرہ نومبر کو تم حبان کی نہیں تارز ابتہاج کی دلہن بنو گی۔۔اور آج کی یہ ساری شاپنگ اسی خوشی میں میری جان۔۔تارز اپنے پیچھے بیٹھے نفوس کی نفرت سے یکسر بے نیاز خواب سجا رہا تھا۔۔جولیر کے شاپ پر ایک جھٹکے سے بائیک رکا تھا۔۔ندوہ نے گرنے سے بچنے کے لیے ایک دم سے تارز کے کندھے کو تھاما تھا۔

ہمم اترو۔۔تارز نے بھیگی سی آواز میں کہا تھا۔۔اس کے ہاتھ کا لمس پشت سے سرائیت کرتا ہوا دل کے پمپ ہونے کی رفتار کو بڑھا چکا تھا۔

وہ خاموشی سے اتر کر اس کے ساتھ جولیر شاپ میں داخل ہوئی تھی۔

کوئی اور دکھائیں۔۔تارز مصروف انداز میں مختلف سیٹ نکلوا رہا تھا۔۔

ندوہ نے دانت پیستے ہوئے اسے دیکھا تھا۔۔۔

ایسے پسند کررہا جیسے یہ لے کر دے رہا ہو۔۔میرا خیال ہے میں پسند کر لوں۔۔حبان نے میرے لیے بھیجے ہیں پیسے۔۔ندوہ نے طنز بھرے انداز میں دانت پیستے ہوئے تارز کو اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔

اوہ۔۔ہاں۔۔۔کیوں نہیں۔۔تارز ایک دم سے خجل سا ہوا تھا۔۔

یہ والا دکھائیں گے پلیز۔۔ندوہ نے ایک نازک سے سیٹ کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔۔

میڈم پہن کر چیک کرلیں۔سامنے کھڑے آدمی نے تارز کے پاس پڑے آئینے کی طرف اشارہ کیا۔۔

ندوہ نے نیکلیس کو جیسے ہی گلے میں پہن کر نظر اوپر اٹھائی تو تارز اس کے سامنے آئینہ لے کر کھڑا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہت اچھا لگ رہا ہے۔۔تارز بے اختیار کہہ گیا تھا۔۔وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی اس کی معصوم سی شکل پر وہ نیکلیس بچ گیا تھا۔۔۔

ندوہ نے گھور کر تارز کی طرف دیکھا تھا۔۔

یہ کردیں۔۔مسکرا کر شاپ کیپر کو نیکلیس پکڑایا تھا۔۔۔

جوس پیوگی؟؟واپسی پر بائیک چلاتے اچانک تارز نے تھوڑا پیچھے ہوکر ندوہ سے کہا تھا۔۔

اس نے ندوہ کو ایک بہت خوبصورت ڈریس لے کر دیا تھا اور کچھ اور چیزیں اس نے اپنی پسند سے لی تھیں وہ اتنی پر سکون ہوکر شاپنگ کررہی تھی۔۔تارز کا دل کررہا تھا اپنا سارا بینک بیلنس اس پر لٹا دے۔۔۔وہ بار بار پوچھ رہی تھی اور کتنے رہتے پیسے۔۔

نہیں دیر ہورہی جانا چاہیے اب۔۔ندوہ نے جوس پینے سے صاف انکار کیا تھا۔۔۔

ارے چلتے ہیں۔۔۔تارز نے پر سوچ انداز میں کہا۔۔

کھانا کھانے کا تارز نے کہا وہ بھی اس نے منع کر دیا پھر اب جوس کارنر کو دیکھ کر تارز سے رہا نہیں گیا تھا۔۔

ایک منٹ اترو میں ابھی لایا۔۔تارز نے اس کی بات ان سنی کرتے ہوئے کہا۔۔

وہ روٹھے سے انداز میں اتری تھی۔۔اور ایک طرف لگی کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

ہمم لو۔۔تارز نے مسکراتے ہوئے اس کی طرف گلاس بڑھایا تھا۔

ندوہ نے کچھ سوچتے ہوئے گلاس اس کے ہاتھ سے لے لیا۔۔۔

ندوہ اب جو رشتہ بننے جا رہا ہے۔۔میرا خیال ہے ہمیں سب بھلا کر اس کو نئے سرے سے شروع کرنا چاہیے۔۔تارز نے بڑے مدھم سے لہجے میں بات شروع کی تھی۔۔۔

ندوہ نے چونک کر اسے دیکھا اور اس کے الفاظ پر غور کیا تھا۔۔۔

میں تیار ہوں۔۔۔ندوہ نے پر سوچ انداز میں لیکن سپاٹ لہجے کے ساتھ

کہا۔۔۔

لیکن تم وعدہ کرو دوبارہ کبھی مجھے اس حوالے سے تنگ نہیں کرو گے۔۔

ندوہ ناک چڑھا کر ناگواری سے کہا۔۔۔

تارز نے قہقہ لگایا تھا۔۔

تنگ تو بہت کروں گا ساری زندگی۔۔ہاں لیکن اب کسی اور حوالے سے کیا کروں گا۔۔اب خوش۔۔۔؟؟

ندوہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا اور دھیرے سے سر اثبات میں ہلا دیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تارز میں نہ کہتی تھی یہ سب تمھاری بیوقوفی ہے صرف۔۔جسے تم محبت محبت کہتے تھے۔۔۔اب ہمارا رشتہ کیا بدلہ چار دن میں تمھارا نشہ بھی اتر گیا۔۔ندوہ کے ہونٹ مسکرا دیئے تھے۔۔

اچھا پھر سلیبریٹ کرتے ہیں نہ چلو اب تو کھانا کھانے چلیں نہ۔۔تارز نے بچوں کی طرح ضد کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ندوہ نے کچھ دیر سوچنے کے بعد سر ہاں ہلا دیا تھا۔۔۔

جی تو کیسی پروگریس ہے۔۔۔تارز نے فون کان کو لگائے ہوئے کال کی دوسری طرف موجود تانیہ سے سوال کیا۔۔

وہ اپنے کمرے سے معلق چھوٹے سے ٹیرس پر کھڑا تھا ایک ہاتھ میں سگریٹ سلگ رہا تھا اور دوسرا ہاتھ فون کان کو لگائے ہوئے تھا۔۔۔

شروع میں تو بلکل بات نہیں کررہے تھے لیکن اب کرنے لگے ہیں۔۔ تانیہ کی پریشان سی آواز ابھری تھی۔۔۔

گڈ۔۔۔اور آپ کیسی ہیں۔۔۔تارز نے چہرے پر مسکراہٹ سجا کر کہا اور نیچے گلی کی طرف دیکھا۔۔۔۔

بس ابھی تک نا امید سی ہے۔۔تانیہ نے مدھم سی مایوس آواز میں کہا۔

مجھ پر بھرسہ کریں گی آپ۔۔دیکھیں آپ یوں پریشان ہوں گی تو۔۔ میرا حوصلہ بھی پست ہوگا۔۔تارز نے تانیہ کا حوصلہ بڑھانے کے لیے

مٹھاس بھری آواز میں کہا اور کمرے کی طرف رخ کیا۔۔۔

ندوہ اس کے بلکل پیچھے ساکن کھڑی تھی۔۔۔تارز ایک دم سے گڑبڑا گیا تھا۔۔

ایک منٹ۔۔میں بعد میں بات کرتا ہوں آپ سے۔۔تارز نے آہستہ سی آواز میں کہتے ہوئے فورا فون بند کر دیا تھا۔۔

تمہیں۔۔۔دادا جی۔۔نیچے بلا رہے ہیں۔۔۔ندوہ نے ماتھے پر بل ڈال کر ناگوار سی آواز میں کہا تھا۔۔۔

آتا ہوں۔۔تارز نے کان کھجاتے ہوئے کہا۔۔

ندوہ نے کن اکھیوں سے تارز کا اوپر سے نیچے تک جائزہ لیا تھا۔۔۔اور بے زار سی شکل بنائی۔۔

ٹھرکی کہیں کہ۔۔ندوہ نے دانت پیستے ہوئے سوچا۔۔اس نے جتنی بھی بات سنی تھی اس سے اس بات کا اندازہ تو باخوبی ہوگیا تھا تارز کسی لڑکی سے بات کررہا تھا۔۔کتنا عجیب ہے یہ۔۔کل تک تو مجھ پر مرا جا رہا تھا

اور اب اتنی جلدی وہی سب کسی اور لڑکی کے لیے کر رہا ہے۔۔۔ندوہ نے ایک دم سے جھرجھری لی تھی۔۔۔

وہ تارز کے ساتھ اب نارمل بے ہیو کرتی تھی۔۔لیکن دل سے ایک دفعہ جو اس کا معیار گر چکا تھا اسے بحال کرنا بہت مشکل تھا۔۔۔

چائے بنا دوگی۔۔تارز نے تھکی سی آواز میں کہا اور صوفے پر ڈھنے کے سے انداز میں بیٹھا۔۔۔

شادی کو بس اب کچھ دن ہی باقی تھے۔۔تارز آفس سے آتا تو سلمی اور ندوہ تیار ہوا کرتی تھیں۔۔۔ان کو لے کر بازار نکل جاتا۔۔اور رات گئے تھک کر واپس آتا۔۔

عجیب ہی دلہا ہوں اپنی دلہن کی شاپنگ میں خوار ہورہا ہوں۔۔ڈھیروں شاپنگ بیگز ندوہ اور سلمی کے ساتھ پکڑ پکڑ کر ان کے پیچھے چلتے وہ اکثر یہی سوچتا۔۔

شاباش بیٹا۔۔محبت کرنا آسان ہے۔۔۔پانا بہت مشکل۔۔آج بھی وہ رات

گیارہ بجے شاپنگ سے واپس آئے تھے جب اس نے ندوہ کو چائے کے لیے کہا اس کے سر میں درد ہونے لگا تھا عورتیں عجیب ہوتی ہیں۔۔ ایک دوکان میں بار بار چار چکر لگاتی ہیں۔۔۔وہ پاگل سا ہو جاتا تھا ان کے ساتھ۔۔۔

ہاں۔۔بنا دیتی ہوں۔۔ندوہ نے مصروف سے انداز میں کہا وہ شاپنگ بیگز کو سمیٹ کر ایک طرف رکھ رہی تھی۔۔۔

تھک گئی ہو۔۔چلو رہنے دو۔۔تارز نے محبت بھری نظر اس پر ڈالی وہ تھکی سی لگ رہی تھی۔۔۔

نہیں۔۔۔نہیں۔۔بنا دیتی ہوں۔۔ندوہ نے ایک دم سے بیگ کو چھوڑ کر کہا۔۔

تھینک یو۔۔۔تارز نے صوفے کی پشت سے سر ٹکایا۔۔چائے کی واقعی میں شدید طلب ہو رہی تھی اور ندوہ کے ہاتھ کی چائے کا تو وہ ویسے بھی دیوانہ تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کچن کی کھڑکی میں سے نظر آتی وہ مصروف سے انداز میں چائے بناتی ہوئی اس کی پیاسی آنکھوں کو خیرہ کررہی تھی۔۔جس دن سے وہ اس کے ساتھ نارمل ہوئی تھی تارز نے آنکھ بھر کر اسے دیکھا نہیں تھا۔

لو۔۔چائے کا کپ ہاتھ میں تھامے وہ پاس آئی تھی۔۔۔

بیٹھو۔۔وہ چائے پکڑا کر ابھی پلٹی ہی تھی جب تارز نے دھیرے سے اس کے ہاتھ کو تھاما تھا۔

وہ ایک دم سے چونک کر رکی تھی۔۔تارز نے فورا اس کا ہاتھ چھوڑا تھا۔

مجھے۔۔معاف کر دوگی۔۔تارز نے مدھم سی بھاری آواز میں کہا تھا۔

کر تو دیا۔۔کوئی بات نہیں انسان سے غلطیاں ہو جاتی ہیں اکثر زندگی میں جو ان کو سدھار لے اسے معاف کر دینا چاہیے۔۔ندوہ نے پرسکون لہجے میں کہا تھا۔

وہ بیٹھی نہیں تھی ہنوز اسی انداز میں کھڑی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن میں ہمیشہ غلطیاں نہیں کرتا۔۔کچھ کام جان بوجھ کر بھی کرتا ہوں۔

بولو معاف کرو گی۔۔۔تارز نے چہرہ اوپر اٹھا کر جزب کے عالم میں کہا تھا۔۔

کردوں گی۔۔عجیب سی باتیں کیوں کر رہے ہو۔۔ندوہ نے تھوڑا چڑ کر کہا تھا۔۔

عجیب ہی تو ہوں۔۔تارز نے مسکرا کر کہا تھا۔۔

شرمندہ مت ہو۔۔میں دل سے سب باتیں بھلا چکی ہوں۔۔ندوہ کو اس کا اسطرح دیکھنا عجیب سی کوفت میں مبتلا کر رہا تھا۔۔۔

شرمندہ۔۔۔نہیں وہ نہیں ہوتا میں۔۔تارز نے ہلکا سا قہقہ لگایا تھا۔۔۔

میری سمجھ سے تو یکسر باہر ہے کیا کہہ رہے ہو۔۔مجھے سونا اب کپ کچن میں رکھ دینا۔۔ندوہ نے بے زار سی شکل بنا کر کہا تھا۔۔۔

بلکل جناب۔۔اور کوئی حکم۔۔۔تارز نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔۔۔

تو تارز ابتہاج۔۔ محترمہ دو ہفتے بعد طوفان برپا کرنے والی ہیں تیاری پکڑ

لو۔۔تارز نے مسکراہٹ دباتے ہوئے بھرپور نظر اس پر ڈالی تھی۔۔جو اپنے مخصوص سادہ سے حلیے میں بھی اس کے دل پر بجلیاں گرا رہی تھی۔۔۔

میں کیوں حکم چلانے لگی تم پر۔۔ندوہ نے عجیب سی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

اللہ میں جتنا اس سے جان چھڑاتی ہوں یہ اتنا ہی مسلط ہورہا۔۔اچھا ہے اس کی جاب یہاں ہے۔۔وہاں گھر میں یہ کم ہی ہوا کرے گا۔۔وہ تیزی سے شاپنگ بیگ اٹھانے کے لیے جھکی تھی۔۔۔

اب حکم ہی تو چلانے ہیں ساری عمر۔۔۔تارز نے مدھم سی آواز میں سرگوشی کی تھی۔۔۔

کیا کچھ کہا۔۔؟؟ندوہ ایک دم سے پلٹی تھی اور نہ سمجھ آنے والے انداز میں کہا تھا۔۔۔

نہ۔۔۔نہیں۔۔تو۔۔تارز نے چائے کا کپ منہ کو لگاتے ہوئے۔۔ مسکراہٹ

دبا کر کہا۔۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

کیا حال ہے موٹی۔۔تارز نے مخصوص چہکتی سی آواز میں حدفہ کے فون اٹھاتے ہی اسے کہا تھا۔۔

ٹھیک بھائی۔۔حدفہ نے بہت شور سے بچنے کے لیے آواز اونچی رکھ کر کہا۔۔۔

کیسا جا رہا ہے فنکشن۔۔۔تارز نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

آج مہندی کی تقریب تھی۔۔۔سب لوگ تیاریوں میں لگے تھے۔۔وہ بھی کپڑے بدلنے کے بعد خاموشی سے چھت پر آیا تھا۔۔دل نے اچانک ایک عجیب سی خواہش کی تھی کہ وہ دیکھے کہ ندوہ آج مہندی کے جوڑے میں کیسی لگ رہی ہے۔۔۔اسی خواہش کے زیر اثر اس نے حدفہ کو فون کیا تھا۔۔۔

بہت اچھا۔۔۔آپ کی طرف کیسا جا رہا ہے۔۔حدفہ نے چہکتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

زبردست۔۔ایک کام تو کرو۔۔کان کو اپنے مخصوص انداز میں کھجاتے ہوئے تارز نے کہا تھا۔۔۔

جی بولیں۔۔حدفہ نے توجہ سے سننے والے انداز میں کہا تھا۔۔۔

ندوہ کی ایک دو تصاویر بھیجو۔۔۔بڑی روانی سے اس نے اپنے اندر کے جزبات کو قابو میں رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اوہووو۔۔۔حبان بھائی مانگ رہے ہوں گے۔۔۔حدفہ نے شریر سے لہجے میں کہا۔

نہ۔۔ہاں۔۔۔ہاں۔۔وہی مانگ رہا۔۔دیکھنا ہے وہ کیسی لگ رہی ہے۔۔تارز نے چمکتی آنکھوں کے ساتھ کہا جبکہ لب بھرپور انداز میں مسکرا رہے تھے اور دل دھڑک رہا تھا۔۔۔

میں بھیجتی ہوں۔۔آپ کے نمبر پر یا حبان بھائی کے۔۔حدفہ نے تیزی سے کہتے ہوئے ایک دم رک کر تصدیق چاہی۔۔۔

میرے نمبر پر۔۔اس کو دکھا دوں گا میں خود۔۔تارز نے دانت پیستے

ہوئے کہا۔۔

ٹھیک ہے ابھی بھیجتی ہوں۔۔آپ ایسا کریں آپ حبان بھائی کی بنا کر بھیجنا میں ندوہ کو دکھاتی ہوں۔۔حدفہ نے پھر سے شوخ لہجے میں کہا۔

تارز کا دل کیا فون سے ہی ہاتھ نکال کر ایک تھپڑ جڑ دے اسے۔۔

اچھا مجھے مشورے دینے بند کرو پہلے جو کام میں نے کہا وہ تو کردو۔۔ تارز نے چڑ کر کہا تھا۔۔۔

اچھا غصہ کیوں کررہے۔۔بند کریں سینڈ کرتی ہوں۔۔حدفہ نے خفگی بھری آواز میں کہا تھا۔۔

ہاں کرو۔۔تارز نے جلدی سے کہہ کر فون بند کیا تھا۔۔

تھوڑی دیر بعد ہی حدفہ کا میسج دیکھ کر اس کے لب مسکرا دیئے تھے۔ میسج کھولتے ہی وہ ظالم حسینہ اس کے فون کی اسکرین سے اس کے دل پر محو رقص تھی۔۔۔سبز اور پیلے رنگ کے خوبصورت جوڑے میں وہ سادہ سے ڈھلے ہوئے چہرے اور پھولوں کا زیور پہنے اسے اپسرا لگ رہی

تھی۔۔۔

تھوڑی دیر اسکی تصاویر کو دیکھتے رہنے کے بعد اچانک کسی خیال کے زیر اثر وہ چونک کر رکا تھا۔۔پھر جلدی سے فون سے نمبر ملایا تھا۔۔۔

ہاں ہیلو۔۔بھابھی ٹھیک رات بارہ بجے۔۔۔تارز نے تیزی سے تانیہ کو پھر سے آگاہی دی تھی۔۔جو وہ ہر دو گھنٹے بعد اسے دے رہا تھا۔۔۔

بس اسے ڈر تھا کہ تانیہ پیچھے نہ ہو جائے کیونکہ اگر تانیہ پیچھے ہو جاتی ہے تو سب ختم ہو سکتا تھا۔۔۔

مجھے ڈر لگ رہا تارز۔۔تانیہ کی گھٹی سی آواز ابھری تھی۔۔۔

اوہ بھابھی۔۔طلحہ سب سنبھال لے گا۔۔۔آپ بس ہاسپٹل وقت پر پہنچ جایئے گا۔۔۔۔تارز نے گھبرائی سی آواز میں اسے تسلی دی تھی۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔سنو۔۔۔حبان آئیں گے نہ۔۔۔تانیہ نے پھر سے بے یقینی سے کہا تھا۔۔۔

میں جانتا ہوں ان کو۔۔۔وہ آئیں گے۔۔تارز نے لب کچلتے ہوئے اس

سے زیادہ اپنے دل کو تسلی دی۔۔۔

اچھا میں فون رکھتا ہوں۔۔بیسٹ آف لک۔۔۔تارز نے پر سوچ انداز میں کہتے ہوئے کال کاٹ دی تھی۔۔

مما مجھے جانا ہے۔۔حبان کے حواس اسکا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔وہ مہندی کی تقریب کے لیے پہنی ہوئی ویسٹ کوٹ اتار رہا تھا۔۔

جا کہاں رہے ہو یوں فنکشن چھوڑ کر۔۔سیما پریشان حال اس کے پاس کھڑی ماتھے پر بل ڈالے پوچھ رہی تھیں۔۔۔

حبان ابھی اسٹیج پر آکر بیٹھا ہی تھی جب اپنے فون پر اس نے تانیہ کی قریبی دوست ثمرہ کا میسج دیکھا۔۔تانیہ نے سوسائیڈ اٹمپٹ کی تھی۔۔اور اب وہ ایمرجنسی میں تھی۔۔حبان کے پیروں کے نیچے سے زمین کھسک گئی تھی۔۔دل خوف اور تانیہ کی محبت میں لرز اٹھا تھا۔۔۔وہ تیزی سے اسٹیج سے نیچے اترا تھا اور کمرے کی طرف بڑھا تھا۔۔سیما جو اس کے بلکل پاس کھڑی تھی اسے یوں پریشان حال اٹھتا ہوا دیکھ کر اس کے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پیچھے آئیں تھیں۔۔۔

میں آ کر بتاتا ہوں پلیز۔۔مما بابا کو سمجھا دینا۔۔حبان نے تیزی سے گاڑی کی چابی بیڈ کے دراز میں سے نکال کر کرتے کی جیب میں ڈالی تھی۔۔۔

کیا ہوا۔۔بھائی۔۔؟؟تارز نے مصنوعی تجسس چہرے پر سجاتے ہوئے حبان سے پوچھا تھا۔۔

وہ ابھی حبان کے کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔

حبان نے ایک پریشان سی نظر تارز پر ڈالی پر کوئی جواب دینا مناسب نہیں سمجھا تھا۔۔۔

مما کیا ہوا؟تارز نے اب سیما کی طرف رخ پھیر کر کہا۔۔انداز ہنوز ویسا ہی تھا۔۔۔

پتا نہیں کہہ رہا کوئی کام ہے میں جا رہا ہوں۔۔بتا بھی نہیں رہا کچھ۔سیما نے پریشان سی شکل بنا کر کہا۔۔۔

حبان پریشان سی شکل بنا کر کمرے سے باہر نکلا تھا۔۔۔

آپ پریشان نہ ہوں میں جاتا ہوں ان کے ساتھ۔۔۔۔تارز نے تیزی سے کہا اور فورا حبان کے پیچھے لپکا تھا۔۔۔۔

حبان اپنی گاڑی میں سوار ہوا تھا اور تارز تسلی سے بائیک پر ہاسپٹل اس کے پیچھے ہی پہنچا تھا۔۔وہ ابھی کوریڈور میں پہنچا تھا جب تارز وہاں آ گیا تھا۔۔۔

بھائی بھائی؟؟تارز نے آوازیں دے کر حبان کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔

تارز کو دیکھ کر ایک دم سے حبان کا چہرہ سفید پڑا تھا۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہے۔۔حبان نے ماتھے پر بل ڈال کر کہا۔۔

مما نے بھیجا آپ کے پیچھے۔۔تارز نے مصنوعی پریشانی چہرے پر سجاتے ہوئے کہا۔۔۔

تم جاؤ۔۔میرا ایک دوست ہے ادھر ایمرجنسی میں میں آتا ہوں ابھی۔۔ حبان نے نظریں چرا کر کہا۔۔۔

نہیں میں ساتھ رہتا ہوں آپکے۔۔۔تارز نے ڈھیٹ انداز اپناتے ہوئے کہا۔۔۔

میں کہہ رہا ہوں نہ تم جاؤ۔۔۔جاؤ تم۔۔۔حبان غصے سے چیخا تھا اس پر اس کا چہرہ پریشانی سے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

تارز خاموشی سے واپس پلٹا تھا۔۔

اور حبان تیز تیز قدم اٹھاتا ایمرجنسی روم تک پہنچا تھا۔۔کمرے کے دروازے پر لگی چھوٹی سی کھڑکی سے اسے سامنے بری حالت میں لیٹی تانیہ نظر آ رہی تھی۔۔۔جو بہت ساری نالیوں میں جکڑی ہوئی تھی حبان کا دل ایک دم سے بند ہوا تھا پچھلے پانچ سالوں میں تانیہ کے ساتھ گزارے سارے لمحے اس کی آنکھوں کے آگے سے گزر گئے تھے۔۔۔

وہ بے ساختہ دروازہ کھول کر اندر جانے کو تھا جب طلحہ نے اسے دیکھا۔

دیکھیں۔۔۔۔دیکھیں۔۔پیشنٹ کی حالت بہت کریٹیکل ہے آپ اندر نہیں جا سکتے ابھی۔۔طلحہ نے سخت لہجہ اپناتے ہوئے کہا۔۔۔

ثمرہ جو وہاں کھڑی تھی بھاگ کر حبان کے قریب آئی تھی۔۔۔

ڈاکٹر۔۔پلیز۔۔حبان نے روہانسی آواز میں کہا۔۔۔

آپ ویٹ کریں۔۔طلحہ سختی سے کہتا ہوا اندر چلا گیا تھا۔۔۔

میرے گھر پر تھی جب اس نے یہ کیا۔۔مجھے کہتی مجھے نیند آرہی ہے اور جب میں نے دیکھا تو اس کے منہ سے جھاگ نکل۔۔ثمرہ رونے لگی تھی۔۔۔

کون ہے یہ بھائی۔۔تارز نے مصنوعی تجسس بھری آواز میں کہا تو حبان جو پریشان حال کھڑا تھا ایک دم سے پلٹا تھا۔۔

اور چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔۔۔

تم۔۔تم۔۔گئے نہیں۔۔حبان ایک دم سے گڑبڑا گیا تھا۔۔۔

بھائی۔۔میں پوچھ رہا ہوں کون ہے یہ جو اندر لیٹی لڑکی۔۔تارز نے سخت لہجہ اپناتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ کیا بتائیں گے میں بتاتی ہوں آپکو۔۔ثمرہ نے دانت پیستے ہوئے کہا اور

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ساری روداد بیان کی۔۔۔

آپ اتنے بزدل ہو سکتے ہیں۔۔میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔تارز نے ناگواری سے حبان کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔

آپ جیسے لڑکے اگر وعدے نبھا نہیں سکتے تو ان جیسی معصوم لڑکیوں کو خواب دکھاتے کیوں ہو۔۔آپ نے بات کیوں نہیں کی گھر۔۔تارز نے ماتھے پر بل سجا کر حبان کو بری طرح لتاڑا تھا۔۔۔

حبان کا سر مزید جھک گیا تھا۔۔۔

تاری۔۔تم مجھے اور پریشان کررہے ہو۔۔پلیز گھر جاؤ اور وہاں ہینڈل کرو سب۔۔حبان نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

آپکو اگر اس سے اتنی ہی محبت تھی تو اسٹینڈ کیوں نہیں لیا اس کے لیے۔۔تارز تو فل ایکٹنگ میں تھا۔۔۔

نہیں لے سکتا میں۔۔۔۔حبان نے گھٹی سی آواز میں کہا۔۔۔

آپ بزدل ہیں۔۔جو صرف محبت کرنا جانتے ہیں۔۔لڑکیوں کو معصوم

خواب دکھانا جانتے ہیں لیکن ان کو پورا کرنے کا وقت آتا تو خود غرضی کا لبادہ اوڑھ لیتے ہیں اور پھر اسے فرمابرداری کا نام دے کر ایک طرف ہو جاتے ہیں۔۔اگر اتنے فرمابردار تھے آپ تو محبت کیوں کی۔۔۔تارز نے غصے سے سخت لہجہ اپناتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ حبان کے اندر کی غیرت کو جوش دلانہ چاہتا تھا۔۔۔

دعا کرو۔۔یہ بچ جائے۔۔اگر اسے آج کچھ ہوگیا میں خود کو معاف نہیں کر سکوں گا۔۔حبان نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔۔۔

پیشنٹ اب خطرے سے باہر ہے۔۔۔طلحہ نے باہر آکر کہا تھا۔۔

حبان ایک دم سے گہری سانس لیتا ہوا پاس پڑی کرسی پر ڈھے سا گیا تھا کچھ دیر یونہی گزر گئی تھی جب ثمرہ نے باہر آ کر بتایا کہ تانیہ کو ہوش آ گیا ہے۔۔حبان بھاگتا ہوا اندر گیا تھا۔۔اور بے ساختہ جاتے ہی وہ تانیہ کا ہاتھ تھام چکا تھا۔۔۔

بھائی۔۔آپ نکاح کریں ان سے۔۔تارز نے بڑے بارعب انداز میں کہا

تھا۔۔۔

تم پاگل ہوگئے ہو کیا۔۔۔ گھر میں سارے۔۔حبان ایک دم سے چونک کر اٹھا تھا۔۔۔

میں سنبھال لوں گا۔۔تارز نے حبان کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

ندوہ۔۔۔کل شادی ہے۔۔حبان نے پریشانی کے عالم میں سر کے بالوں کو ہاتھ میں جکڑا تھا۔۔۔

تانیہ مسلسل آنسو بہا رہی تھی۔۔۔

میں۔۔۔کروں گا اس سے شادی۔۔آپ کی جگہ۔۔تارز نے معصوم سا چہرہ بنا کر کہا تھا۔۔۔

آپ کا نام۔۔۔تارز نے ثمرہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ثمرہ۔۔تانیہ کی دوست نے فورا جواب دیا تھا۔۔۔

آپ اور۔۔یہ باقی سب لوگ۔۔آپ یہیں رہیں میں ابھی نکاح خواں کا انتظام کرتا ہوں۔۔۔تارز نے ثمرہ اور ان کے کچھ کلاس فیلو جن کو ثمرہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منصوبے کے مطابق وہاں بلا چکی تھی ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

تارز۔۔حبان نے بےچارگی سے اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

بھائی ڈرنا بند کریں۔۔اپنی محبت کے بارے میں سوچیں۔۔تارز نے حبان کو دنوں کندھوں سے تھام کر جھٹکا دینے کے انداز میں کہا تھا۔

سنو۔۔میں نکاح نہیں کروں گا۔۔ایسے۔۔حبان ابھی بھی لب کچلتا ہوا تھوڑا سا گھبرایا سا لگ رہا تھا۔۔۔

آپ کریں گے۔۔میں ایک لڑکی کی زندگی برباد ہوتے نہیں دیکھ سکتا ہوں۔۔۔تارز نے سختی اپناتے ہوئے کہا۔۔

اور پھر وہ تیزی سے باہر نکلا تھا۔۔

آپ لوگ پریشان نہ ہوں۔۔بارات جائے گی صبح۔۔ندوہ سے میں کروں گا شادی۔۔تارز نے معصوم سی شکل بنا کر کہا تھا۔۔۔

ابتہاج اور سیما نے چونک کر اس کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

کیا اول فول بکے جا رہے ہو۔۔تم بس مجھے بتاؤ۔۔کہاں ہے حبان۔۔
ابتہاج کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد پھر سے غصے اور جوش میں بولے تھے۔۔

مجھے نہیں پتا وہ کہاں ہیں۔۔وہ نکاح کر چکے ہیں میں آپکو تصاویر دکھا چکا ہوں۔۔تارز نے سر جھکاتے ہوئے کہا تھا۔۔

ہائے۔۔اس لڑکے نہ کہیں کا نہیں چھوڑا۔۔سیما سینے پر ہاتھ رکھے آنسو بہاتے ایک طرف کو ڈھے سی گئی تھیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مہک نے جلدی سے سیما کو کندھوں سے تھاما تھا۔۔۔

مما اس رونے دھونے سے بہتر یہ ہے کہ ابھی اسی وقت فلائٹ پکڑیں لاہور چلیں۔۔کل رات ہے نہ بارات تو جاکر ماموں سے بات کریں۔۔ شادی روکنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔تارز نے سیما کے پاس بیٹھتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ کر بڑے سمجھدار انداز میں کہا تھا۔۔۔

ابتہاج بھی سر جھکائے بیٹھے تھے۔۔۔کچھ لمحے یوں ہی گزر گئے تھے۔۔

وہ نکاح کر چکا ہے اب کیا کیا جا سکتا ہے۔۔ابتہاج کی پریشان سی آواز نے کمرے کا سکوت توڑا تھا۔۔۔

بھائی کی جگہ میں تیار ہوں ندوہ کو اپنانے کے لیے۔۔تارز نے پھر سے اپنا موقف سامنے رکھا تھا۔۔۔

ابتہاج اور سیما نے ایک نظر تارز پر اور پھر ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مما۔۔تارز ٹھیک کہہ رہا اسی میں سب کی عزت ہے۔۔۔مہک نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔۔

اور پھر وہ سب کو قائل کر چکا تھا۔۔چند ایک سمجھدار رشتہ داروں کے ساتھ وہ لوگ اسی وقت لاہور جانے کے لیے تیار ہوگئے تھے۔۔۔

تارز۔۔ادھر آپکے پاس ہی آپکا بیٹا بن کر رہے گا۔۔ابتہاج نے حدید کے

ہاتھ تھامتے ہوئے شرمندہ سے لہجے میں کہا تھا۔۔

بھائی میں بہت شرمندہ ہوں۔۔حبان نے مجھے سر اٹھانے کے لائق نہیں چھوڑا۔۔۔ابتہاج نے روہانسی سی آواز میں کہا تھا۔۔۔

میری بات سنو۔۔تارز کے ساتھ کرو صبح نکاح پھر۔۔وہ ہماری عزت رکھنے کو راضی ہے۔۔داؤد جو کب سے خاموش بیٹھے تھے ایک دم سے بولے تھے۔۔۔

تارز ادھر آؤ۔۔داؤد نے تارز کو اپنے پاس بلایا تھا۔۔

جی نانا ابو۔۔تارز بڑے معدب انداز میں کہتا ہوا ان کے پاس آیا تھا۔۔

داؤد نے تارز کو اپنے سینے سے لگا کر بھینچا تھا اور ماتھا چوما تھا۔۔۔

ابتہاج نے شرمندہ سی شکل بنا کر حدید کے آگے ہاتھ جوڑے تھے۔۔۔

بھائی آپ۔۔ہاتھ مت جوڑیں۔۔اس میں آپ کا بھی کوئی قصور نہیں ہے میری بچی کی قسمت ہی۔۔۔حدید نے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر ایک طرف بیٹھ کر کہا تھا۔۔

نصیبوں۔۔ماری۔۔۔ہے۔۔سلمی مسلسل روئے چلی جا رہی تھی۔۔

اچھا۔۔۔چلو۔۔۔اب یہ رونا دھونا بند کرو۔۔۔سب۔۔۔مہمان ہیں گھر میں۔۔۔داؤد نے سلمی کے مسلسل رونے پر ڈانٹنے کے سے انداز میں کہا تھا۔۔۔

ندوہ کو بھیجو میرے پاس۔۔۔تم سب جاؤ۔۔۔داؤد نے نقاہت بھری آواز میں کہا تھا۔۔۔

سب لوگ داؤد کے کمرے سے نکل آئے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

داداجی۔۔تو کیا ضروری ہے۔۔میری شادی ہو۔۔کچھ لڑکیوں کی شادی نہیں بھی ہوا کرتی۔۔ندوہ نے روہانسی شکل بنا کر کہا تھا۔۔

وہ داؤد کے ساتھ ان کے پلنگ پر حواس باختہ سی بیٹھی تھی۔۔اس نئی افتاد نے اس کے ہاتھ پاؤں پھلا دیے تھے۔۔۔تارز ہی کیوں۔۔وہ ہی کیوں گھوم پھر کر اس کی زندگی پر مسلط ہو رہا تھا۔۔کتنی حرماں نصیب تھی وہ۔۔۔جس کی ایک دفعہ نسبت ختم ہوئی تھی اور اب شادی۔۔

مجھے تارز سے شادی نہیں کرنی۔۔ندوہ کی گھٹی سی آواز نے کمرے کا سکوت توڑا تھا۔۔

دل عجیب سی گھٹن کا شکار ہو رہا تھا۔۔تارز کے ساتھ اپنا یہ رشتہ دل قبول کرنے کو تیار ہی نہ تھا۔۔اس کا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا تھا۔ تارز کے ساتھ تو کبھی بھول کر بھی اس نے خود کو نہیں سوچا تھا۔۔ سارے خواب چکنا چور ہو رہے تھے۔۔ایک میچور ہزبینڈ۔۔۔۔۔۔جس کے سامنے وہ چھوٹی سی لگے۔۔وہ اس کے لاڈ اٹھائے۔۔اور وہ اس کا احترام کرے لیکن تارز۔۔تارز کے لیے تو دل میں احترام نام کی کوئی چیز ہی نہیں تھی۔۔ہاں الٹا دل میں اس کا معیار بری طرح گر چکا تھا۔۔ ایک لا پرواہ۔۔بدتمیز۔۔شرارتی۔۔ڈھیٹ۔۔فلرٹ۔۔ٹائپ کا امیج دل نے بنا رکھا تھا اس کا۔۔۔اس کو ہمیشہ سے سنجیدہ۔۔کم گو۔۔زمہ دار سے مرد پسند تھے۔۔۔جیسے ہدیل تھا اور جیسے اب حبان کے لیے دل کو رضامند کر چکی تھی وہ۔۔لیکن تارز اس کے اندر ان میں سے تو بھی خاصیت موجود نہ تھی سونے پر سہاگا وہ اس سے چھوٹا تھا جس پر دل اور بد دل

ہو رہا تھا۔۔کرے تو کیا کرے۔۔۔

وہ بری طرح لب کچلتے ہوئے سوچوں میں گم تھی جب نظر داؤد کے بوڑھے جڑے ہاتھوں پر پڑی۔۔۔

دادا جی۔۔ہاتھ کیوں جوڑ رہے ہیں۔۔اس نے گھبرا کر ان کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھ چھوڑے تھے۔۔۔

اب۔۔کہاں سے۔۔رات تک تمھارے لیے نیا رشتہ تلاش کریں۔۔۔داؤد نے روہانسی آواز میں کہا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جن لڑکیوں کی بارات نہیں آتی ان کے پھر رشتے بھی نہیں آتے۔۔۔نہ ان کے نہ ان کی چھوٹی بہنوں کے۔۔داؤدنے آنکھوں سے گرتے آنسو صاف کیے۔۔

اور ندوہ کا چہرہ ہاتھوں سے ٹوٹلتے ہوئے۔۔اپنی ہتھیلوں میں بھرا تھا۔۔۔

حدید کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔ندوہ بھاگ کر ان کے سینے سے لگی تھی اور پھر پھوٹ کر رو دی تھی۔۔

ابا۔۔گھٹی سی آواز حلق میں سے نکلی تھی ندوہ نے بے چارگی سے نظر اٹھا کر حدید کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

رو مت۔۔میری لاج تمھارے ہاتھ میں ہے بس اتنا کہوں گا۔۔۔حدید نے مدھم سے لہجے میں اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔

اور پھر وہ کچھ نہیں بول سکی تھی۔۔بس ان کے سینے سے لگی آنسو بہا رہی تھی اور حدید بار بار شفقت بھرا بوسہ اس کے سر پر دے رہے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com

یہ ٹھیک ہے بس ایسے۔۔۔تارز نے کرتے کے کالر کو درست کیا تھا۔۔

چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔۔آنکھیں محبت کے حصول سے سرشار تھیں باچھیں کھلیں ہوئی تھیں۔۔سفید رنگ کے سادہ سے قمیض شلوار میں وہ لاکھوں دلوں کو دھڑکا دینے کی حد تک خوبرو لگ رہا تھا۔۔۔

اچھے لگ رہے ہو۔۔ھادی نے مسکرا کر دیکھا اور پھر آنکھوں میں حیرانی در آئی تھی۔۔

ہمم۔۔سچ کہو۔۔تارز نے گھوم کر رخ آئینے کی طرف کیا تھا۔۔۔

وہ نکاح کے لیے تیار ہو رہا تھا۔۔دل خوشی سے جھوم اٹھا تھا کہ ندوہ مان گئی تھی۔۔عجیب سی گدگدی تھی جو تن بدن میں سرائیت کر رہی تھی۔۔وہ خوشی سے سرشار تھا۔۔

سچ ہے۔۔خوش ہو۔۔ھادی نے حیران سی شکل بنا کر دیکھا تھا۔۔۔

ھادی ندوہ کے ماموں کا بیٹا تھا۔۔۔

سب لوگوں کو پتہ تھا کہ یہ شادی اچانک ہو رہی ہے جس میں تارز حبان کی جگہ مجبوری میں شادی کر رہا ہے لیکن یہاں تارز کی خوشی دیکھ کر وہ حیران اور پریشان ہو رہا تھا۔۔

ہاں۔۔کیوں۔۔تارز نے مصروف سے انداز میں خود کو جانچتے ہوئے کہا۔

مطلب ایسے اچانک شادی ہو رہی تمھاری بھابھی بننا تھا اس کو۔۔مطلب عجیب سا۔۔ھادی نے بات درمیان میں چھوڑی اور پھر سے اس کے چہرے کو غور سے دیکھا۔۔

سب لوگ اداس تھے۔۔ایک صرف تارز کے چہرے پر سکون تھا۔۔۔

نہ۔۔۔ہاں۔۔ہاں۔۔لگ رہا ہے بہت عجیب سا۔۔پر قسمت میں جو لکھا ہو اسے ہنس کر قبول کرنا چاہیے۔۔تارز ایک دم سے خجل ہوا تھا اور نظریں چراتے ہوئے کان کو کھجایا۔۔۔

بڑے دل والے ہو یار۔۔میں تمھاری جگہ ہوتا تو۔۔۔ھادی نے مسکرا کر دیکھا۔۔۔

ارے۔۔۔ارے۔۔تم کیوں ہوتے میری جگہ۔۔میری جگہ صرف میں ہی۔۔چل اب جلدی سے۔۔تارز تیزی سے کہتا ہوا آگے بڑھا تھا۔۔

ندوہ کیا کر رہی ہو سیدھی چلو نہ۔۔۔حدفہ نے بری طرح گرتی پڑتی بے زار سی شکل بناتی ندوہ کو پکڑا ہوا تھا اور اس کے کان میں سرگوشی کی۔

حدفہ اور مہک ندوہ کو پکڑ کر اسٹیج پر لا رہی تھیں جہاں تارز پہلے سے فتح کا جھنڈا گاڑے اس کے حسن کے سحر میں جکڑا بیٹھا تھا۔۔نکاح ہو چکا تھا۔۔وہ اس کی ہوگئی تھی۔۔۔وہ اپنی کہانی کو اپنی طرف سے مکمل

کر چکا تھا۔۔۔

یہ دن یہ رات یہ لمحے اچھے لگتے ہیں

تمہیں سوچوں تو سارے سلسلے اچھے لگتے ہیں

بہت دور تک چلنا مگر پھر بھی وہیں رہنا

مجھے تم سے تمہی تک دائرے اچھے لگتے ہیں

ندوہ کا گداز ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اس نے نرماہٹ سے اسے اسٹیج پر چڑھایا تھا۔۔سرخ رنگ کے جوڑے میں نظریں گرائے سپاٹ چہرے کے ساتھ اب وہ اس کے پہلو میں بیٹھ چکی تھی۔۔۔

میں اپنی ہی کہانی کا ایسا کردار ہوں۔۔جو دور کھڑی بس تماشہ دیکھ رہی ہے۔۔ندوہ کے دل میں ایک پھانس سی اٹک گئی تھی۔۔۔۔اس کے ساتھ بیٹھا وجود نہ اس کے دل کو منظور تھا اور نہ دماغ قبول کر رہا تھا۔۔۔

اس نے ایسا سر جھکایا تھا اور اب جب رات کو لا کر اوپر تارز کے کمرے میں اسے بیٹھایا گیا تب جا کر وہ ایک دم سے ہوش میں آئی تھی۔۔سب

لوگ کمرے میں موجود تھے۔۔تب ہی نکلے جب وہ کمرے کے دروازے پر اپنے مخصوص انداز میں کھڑا ہوا۔۔۔

سب لوگوں کے کمرے سے جانے کے بعد وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا بیڈ تک آیا تھا جہاں ندوہ بنا گھونگھٹ گرائے سپاٹ چہرہ لیے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

اففف۔۔اب دل جیتنے کا مرحلہ شروع بیٹا۔۔تارز نے دل میں سوچا اس کا سخت چہرہ اس کے اندر ابلنے والے طوفان سے آگاہی دے رہا تھا۔۔تارز اس کے بلکل سامنے بیڈ پر بیٹھا تھا۔۔۔

میں نے مجبوری میں یہ رشتہ قبول کیا ہے۔۔اس سے پہلے کے تارز کوئی بات شروع کرتا وہ دانت پیستے ہوئے گویا ہوئی تھی۔۔۔

مجھے پتہ ہے۔۔تارز نے شرارت سے دیکھتے ہوئے پرسکون لہجے میں کہا۔

نظریں اس کے خوبصورت چہرے کا طواف کررہی تھیں۔ہمیشہ سے سادہ سے حلیے میں رہنے والی ندوہ آج سارے سنگھار سے لیس غضب ڈھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رہی تھی۔۔

تو پھر اب تو ہوگئی شادی۔۔۔۔تارز نے مسکراہٹ دبائی۔۔

تو۔۔تمہیں یہ بتا رہی ہوں دل سے قبول نہیں کیا یہ رشتہ میں نے۔۔

ندوہ نے دانت پیسے۔۔۔۔

تارز نے ڈھیٹ پن سے مسکراتے ہوئے مہندی سے بھرے ہاتھ کو دھیرے سے اپنے ہاتھوں میں لیا تھا۔۔ندوہ نے ایک دم سے چہرہ اوپر اٹھایا تھا اور ہاتھ کو کھینچنا چاہا تھا لیکن تارز اپنی گرفت ہر دفعہ کی طرح مضبوط کر چکا تھا۔۔۔

ہاتھ چھوڑو۔۔۔ناک پھلا کر ناگوار سی شکل بنائی۔۔۔

یہ تو تب نہیں چھوڑتا تھا جب کوئی حق نہیں تھا۔۔اب تو حق رکھتا ہوں۔۔۔۔ڈھیٹ پن سے مسکراتے ہوئے ہاتھ کو سینے سے لگایا۔۔۔

وہ مسلسل ہاتھ چھڑانے کی کوشش میں روہانسی ہوئے چلی جا رہی تھی شکل پر غم اور غصہ ملا جلا تھا۔۔۔

اچھا میری بات سنو۔۔۔اسکے ہاتھ کو اور مضبوطی سے پکڑ کر تارز قریب ہوا تھا۔۔آواز میں بلا کی نرماہٹ تھی۔۔اور اسکی قربت کی خماری تھی۔۔

دیکھو تم نے اپنی نفرت میں ہر طرح کی کوشش کی مجھ سے دور جانے کی اور میں نے اپنی محبت میں ہر طرح کی کوشش کی تمھارے پاس آنے کی۔۔۔اب اس میں میرا کیا قصور بولو۔۔تارز نے دھیرے سے اس کے چہرے کا رخ اپنی طرف کیا جس کو وہ بےدردی سے پھر سے موڑ چکی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میری محبت جیت گئی۔۔تارز نے اس کے دوسرے ہاتھ کو بھی گرفت میں لیا جس سے وہ بار بار اس کے ہاتھ کو جھٹک رہی تھی اب ندوہ کی دونوں کلائیوں کو اپنے ایک ہی ہاتھ کی گرفت میں لیے ہوئے تھا۔۔۔

ندوہ نے غصے سے بھری نظر ڈالی دل لرزنے سا لگا تھا۔۔عجیب طرح کی گھٹن سی تھی اس کے قریب آنے پر۔۔۔اب یہ کیا کرے گا۔۔شرمندگی کا احساس تھا۔۔تارز کی دل کی دھڑکنوں کے بجتے تار سے یکسر بے نیاز وہ بس اب اس سے چھٹکارے کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔

آج تمہیں پایا ہے۔۔کل اس دل میں محبت جگا دوں گا۔۔تارز نے خمار آلودہ سی آواز میں کہا۔آنکھیں اسکی قربت پر ادھ کھلی سی ہوگئی تھیں۔

اس کے لیے تمہیں میرا ساتھ تو دینا ہوگا۔۔تارز نے اس کے ماتھے پر لگی بندیا کو درست کیا تھا۔۔۔

ندوہ نے چونک کر خوف سے بھری نظر ڈالی تھی۔۔

اللہ۔۔کہاں جاؤں۔۔زمین پھٹے اور اس میں سما جاؤں یا آسمان ہی نگل لے آج مجھے بس اس سے بچ جاؤں میں۔۔۔ندوہ نے اپنی کپکپاہٹ پر قابو پایا۔۔۔۔

جاگ ہی نہ جائے محبت کہیں۔۔اس سے پہلے تمھارے سر سے یہ بچپنے کے عشق کا بھوت اتر چکا ہوگا۔۔ندوہ نے اس کی گرفت ڈھیلی محسوس کی تو جھٹکے سے ہاتھ چھڑوایا تھا۔۔۔

کیا مطلب عشق کا بھوت۔۔۔بے پناہ محبت کرتا ہوں تم سے نہ ختم ہونے والی۔۔تارز نے محبت سے سرشار لہجے میں اس کی بات کی نفی کی تھی۔

اچھا۔۔نہ ختم ہونے والی۔۔ہدیل کی دفعہ بھی ہوئی تھی ختم۔۔پھر حبان دفعہ بھی ہوئی تھی ختم۔۔تم نے پاگل سمجھ رکھا مجھے۔۔ندوہ نے کلائی سہلاتے ہوئے دانت پیس کر طنز بھرے لہجے میں کہا۔۔

اچھا تم۔۔۔عجیب ہو۔۔پہلے خود ہی مجھے بھگاتی ہو۔۔اگر میں تمھاری خوشی کی خاطر تمہیں چھوڑ گیا تھا تو اب کہہ رہی تمھاری محبت ختم ہوئی تھی۔

تارز نے نا سمجھی کے انداز میں اسے دیکھا تھا۔۔

کبھی نہیں ہوئی تھی محبت میری ختم۔۔بے چارگی سے ندوہ کی طرف دیکھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تین سال تم اسلام آباد میں رہے۔۔وہاں اور پتا نہیں مجھ جیسی کتنی محبتیں کی ہوں گی تم نے۔۔ندوہ نے بے زاری اور ناگواری چہرے پر سجائی اور کاٹ دار لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔

نہیں۔۔بلکل نہیں۔۔تم پہلی۔۔اور تم ہی آخری۔۔تارز اس کی بات پر مسکرا اٹھا تھا۔۔چلو محترمہ کو نفرت کے ساتھ ساتھ بے اعتباری بھی ہے۔۔تارز کے لب مسکرا دیئے تھے۔۔۔

ندوہ ایک دم سے لہنگا سنبھالتی شکن آلودہ ماتھے کے ساتھ بیڈ سے نیچے اترنے لگی۔۔۔

کیا ہوا اب۔۔تارز نے پریشان سا ہو کر دیکھا۔۔۔

مجھے کپڑے بدلنے ہیں۔۔ندوہ کا لہجہ ناگواری بھرا تھا شکل بے زار تھی۔

کچھ دیر تو رہنے دو نہ۔۔تارز نے چہرے پر معصومیت سجائی۔۔۔

وجہ۔۔ندوہ نے سختی سے کہا وہ نیچے اتر چکی تھی۔۔۔

میں نے تو ابھی جی بھر کے دیکھا بھی نہیں۔۔تارز نے بے چارگی سے مڑتے ہوئے اس کو سنگھار میز کے سامنے کھڑے دیکھا جو اب بے دردی سے چوڑیاں اتار رہی تھی۔۔۔

جب سے کمرے میں آیا ہوں بس لڑے جا رہی ہو۔۔تارز ایک دم سے بیڈ سے اٹھا تھا اب اس کے بلکل پیچھے کھڑا تھا۔۔۔

میں کروں ہیلپ۔۔۔۔کان کھجاتے ہوئے مسکراہٹ دبائی۔۔

وہ بری طرح دوپٹے کو لگائی گئی پنز سے الجھ رہی تھی۔۔۔

نہیں۔۔خبردار جو مجھے ہاتھ بھی لگایا۔۔ندوہ ایک جھٹکے سے مڑی تھی اور کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اس کو۔۔۔

ٹھیک ہے پھر لگی رہو۔۔۔۔۔تارز نے کندھے اچکائے اور واش روم میں گھس گیا۔۔۔

وہ وضو کرکے باہر نکلا اور جائے نماز بچھا کر نوافل ادا کرنے لگا۔۔اس ذات کا شکر بجا لانا زیادہ ضروری تھا جس نے اس کوشش میں اس کا ساتھ دیا اور اس کی محبت کو پانے میں اس کی مدد کی۔۔

ندوہ نے عجیب سی نظروں سے اسے دیکھا تھا جو بڑے پر سکون چہرے کے ساتھ نماز ادا کر رہا تھا۔۔اور ایک وہ تھی جس کے چہرے پر بے زاری۔۔۔ناگواری۔۔۔کوفت۔۔۔۔کے آثار تھے۔۔۔

وہ واش روم سے اسی سادہ سے حلیے میں نمودار ہوئی تھی جس میں وہ ہمیشہ ہوتی تھی۔۔اور پھر اپنے دوپٹے کو اپنے اوپر اوڑھتی ہوئی وہ چھوٹے سے صوفے پر لیٹنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہاں۔۔۔تارز جائے نماز سمیٹ کر اب اس کے سر پر کھڑا تھا۔۔۔

سونے لگی ہوں۔۔دوپٹے کی آؤٹ سے ناگواری بھری آواز ابھری تھی۔

تو یہاں کہاں۔۔تارز نے ایک دم سے اس کے چہرے پر سے دوپٹہ کھینچ کر الجھن بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

یہیں۔۔ندوہ نے دانت پیس کر کہا اور پھر سے دوپٹہ چہرے تک تان لیا۔۔۔

تم اسطرح کروگی تو فاصلے اور بڑھیں گے۔۔تارز نے مسکراہٹ دبائی شرارت کی رگ پھر سے پھڑکنے لگی تھی۔۔۔

میں یہ ہی چاہتی ہوں۔۔ندوہ کی دو ٹوک انداز میں کہا گیا جملہ اس کے لبوں کی مسکراہٹ کو اور بڑھا گیا تھا۔۔۔

لیکن مسئلہ یہ ہے میں یہ نہیں چاہتا۔۔تارز ایک دم سے جھکا تھا اور ایک ہی جست میں اس کے نازک سراپے کو بازوؤں میں اٹھا لیا تھا۔۔۔

تارز۔۔تارز۔۔۔ندوہ کا دل اچھل کر حلق میں آگیا تھا۔۔وہ زور زور سے

ٹانگیں مار رہی تھی۔۔۔

اے۔۔۔یہاں لیٹو۔۔تارز نے بیڈ پر ایک دم سے گرایا تھا اور خود ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا۔۔

میری بات سنو۔۔وہ بھوکی شیرنی کی طرح اٹھی تھی جب اس کے دونوں بازو وہ نیچے لگا چکا تھا۔۔۔اور مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔۔۔

ندوہ بری طرح اپنا آپ چھڑوا رہی تھی۔۔چہرہ غصے سے سرخ ہورہا تھا۔ لب پیوست تھے۔۔۔

مچھلی کی طرح تڑپنا بند کروگی تو بات کروں گا۔۔تارز نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کے بازو تھام رکھے تھے۔۔۔

تو سنو سکون میرے۔۔تارز نے اپنا چہرہ اس کے کان کے قریب کیا تھا۔

محبتوں میں ہوس کے اسیر ہم بھی نہیں

غلط نہ جان کہ اتنے حقیر ہم بھی نہیں

ہمیں بجھا دے ہماری انا کو قتل نہ کر

کے بے ضرر سہی بے ضمیر ہم بھی نہیں

تارز کے لب اس کی کان کی لو کو چھو رہے تھے۔۔ندوہ کی سانس ہی تو اٹک گئی تھی لیکن تارز کے الفاظ تھوڑا حوصلہ دے گئے تھے وہ ایک دم سے سیدھا ہوا تھا اور پھر کھڑا ہوگیا تھا۔۔۔

دماغ اس کی اتنی قربت سے گھنٹی بجانے لگا تھا کہ میں چھٹی پر جارہا ہوں اور دل اچھل کر باہر آنے کو تھا۔۔۔۔

تو آرام سے یہاں سو سکتی ہو تم۔۔تارز نے مدھم سی آواز میں خود کو سنبھالتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ندوہ ایک جھٹکے سے پھر سے اٹھی تھی۔۔۔غصے سے چہرہ لال ہورہا تھا۔

جتنی دفعہ اٹھوگی اتنی دفعہ ویسے ہی بیڈ پر لا کر لیٹاؤں گا۔۔تارز نے ڈانٹنے کے سے انداز میں انگلی کھڑی کرتے ہوئے کہا۔۔

ندوہ نے ایک دم سے سر کو بیڈ پر پٹخا تھا۔۔ضبط سے چہرہ لال تھا۔۔کتنی بے بس تھی وہ اس کے آگے دل تو کر رہا تھا۔۔۔وہ اپنی سوچ پر دانت

پیس کر ہی رہ گئی تھی۔۔۔

گڈ۔۔بہت اچھی بیوی ہو۔۔پر ظالم بھی ہو۔۔تارز نے ہونٹ سکیڑ کر کہا تھا۔۔۔اور پھر قہقہ لگاتا ہوا دوسری طرف لیٹ گیا تھا۔۔۔

اتنے دن جاگنے کے بعد آج ہی تو سونا تھا اسے۔۔۔وہ اسکے پہلو میں آج صرف اس کی ہوکر لیٹی تھی۔۔اس کی دسترس میں تھی اس کی تھی۔۔ تارز نے سکون سے آنکھیں موندیں تھی۔۔۔

کیا سوچا تھا اور کیا ہوگیا ہے یہ۔۔اور اب جس شخص سے جان کی خلاصی چاہتی تھی وہی تمام عمر کے لیے مسلط ہوگیا ہے مجھ پر۔۔۔۔۔نیند تو آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔ندوہ جھنجلا کر اٹھ بیٹھی تھی تارز آرام سے سو رہا تھا۔۔۔

ایک بے زار سی نظر اس نے تارز پر ڈالی تھی۔۔۔

ہیلو۔۔جی بھائی۔۔جی۔۔۔تارز نے فون کان کو لگاتے ساتھ کہا تھا۔۔

حبان کی کال پر اس کی آنکھ کھلی تھی۔۔نظر گھوما کر بیڈ کے اطراف میں دیکھا جہاں رات ندوہ سوئی تھی جگہ خالی تھی ندوہ کمرے میں موجود نہیں تھی۔۔۔آنکھیں ملتا ہوا وہ کہنیوں کے بل تھوڑا سا سیدھا ہوا تھا۔

تارز کہاں ہو کوئی حال احوال نہیں۔۔حبان کی پریشان حال آواز دوسری طرف سے ابھری تھی۔۔۔

بھائی۔۔وہ کل میری شادی تھی ندوہ کے ساتھ۔۔۔۔۔۔تارز نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے لب بھینچ کر کہا۔۔۔

گھڑی پر صبح کے گیارہ بج رہے تھے۔۔۔

اوہ۔۔۔خدایا۔۔۔۔شکر ہے۔۔۔سب مان گئے تھے کیا۔۔۔حبان نے گہری سانس خارج کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

جی۔۔آپ پریشان نہ ہوں شام کو فلائٹ ہے ہم سب کی۔۔تارز نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اچھا۔۔میں ادھر رحیم یار خان ہوں۔۔۔۔عاصم کے گھر۔۔تانیہ چلی گئی

ہے اپنے گھر۔۔۔حبان نے مدھم سی آواز میں کہا۔۔۔

ٹھیک ہے میں آتا ہوں تو آ کر پھر آپ کو بتاتا ہوں۔۔۔تارز نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

ابھی اس کا کام ختم نہیں ہوا تھا ابھی حبان کو دوبارہ گھر لانا تھا۔۔سب کا دل اس کی طرف سے صاف کرنا تھا۔۔تانیہ کی اور اس کی شادی خوش اصلوبی سے کروانی تھی۔۔ابھی بہت کچھ سمیٹنا ہے بیٹا دل میں سوچتے ہوئے وہ ہم کلام تھا۔۔۔

اب کرنا کیا ہے میں بہت پریشان ہوں۔۔حبان کی بے چین سی آواز پر وہ اپنے خیالوں سے باہر آیا تھا۔۔۔

بلکل نہ ہوں سب کو سمجھانا میرا کام ہے۔۔۔تارز نے مسکراتے ہوئے تسلی آمیز آواز میں حبان کی ڈھارس باندھی۔۔۔

دوسری طرف بلکل خاموشی تھی۔۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔حبان کو خاموش دیکھ کر تارز نے ایک دفعہ پھر

اپنے فقرے کو دھرایا تھا۔۔۔

مما بابا کیسے ہیں۔۔حبان کی آواز بہت دور سے آتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

ٹھیک ہیں۔۔اچھا آپ پریشان بلکل نہ ہوں۔۔میں اب بند کرتا ہوں کال۔سامنے سے مہک کو آتا دیکھ کر تارز نے سرگوشی کے سے انداز میں کہا۔۔۔

تارز چلو آ جاؤ اب نیچے۔۔مہک نے کمرے میں داخل ہوتے ہی مسکرا کر کہا۔۔

بس ابھی اٹھا تھا۔تارز نے انگڑائی لیتے ہوئے کہا۔۔۔

ندوہ کب سے بھوکی بیٹھی ہے جلدی آؤ۔۔مہک نے جلدی سے کہا اور عجلت میں پلٹی تھی۔۔۔

رکو۔۔سنو۔۔۔آپی۔۔تارز نے جھجکتے ہوئے مہک کو روکا تھا۔۔

ہاں۔۔وہ مصروف سے انداز میں پلٹی تھی۔۔۔

تھینک یو۔۔میرا ساتھ دینے کے لیے۔۔تارز نے اپنے مخصوص انداز میں کان کھجاتے ہوئے کہا تھا۔۔

خوش رہو۔۔مہک بھرپور انداز میں مسکرائی تھی۔۔۔

ہاں۔۔چلو اب آجاؤ۔۔اس لیے شادی کی کہ بچاری کو بھوکا مارو ویسے بھی صبح سے رو رہی ہے۔۔مہک نے خفگی کے سے انداز میں کہا۔۔۔

ہیں۔۔۔رو رہی۔۔۔وہ کیوں۔۔ظلم خود کیا مجھ پر۔۔اور رو بھی خود ہی رہی۔۔۔تارز نے کندھے اچکاتے ہوئے شرارت سے کہا۔۔

شرم کرو۔۔شرم۔۔۔آ جاؤ۔۔مہک نے ہلکا سا قہقہ لگایا تھا۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا واش روم میں گھس گیا تھا۔۔۔

آؤ آؤ۔۔۔بیٹا۔۔۔تارز کو سامنے سے آتا دیکھ کر خوش دلی سے کہتے ہوئے حدید بھر پور انداز میں مسکراتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔۔

وہ ندوہ کے ساتھ بیٹھے تھے تارز کو آتا دیکھ کر وہ وہاں سے اٹھ گئے

تھے وہ سادہ سے حلیے میں رو رو کر آنکھیں اور ناک سرخ کیے بیٹھی تھی۔۔

واہ صدقے۔۔ساری رات ظلم مجھ پر اب ٹسوے بھی خود ہی بہا رہی میڈم۔۔تارز نے بھر پور انداز میں نظر بھر کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

ادھر بیٹھو۔۔حدید نے ندوہ کے ساتھ صوفے والی جگہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اجازت ہے۔۔۔تارز نے ندوہ کے قریب ہو کر سرگوشی کی تھی۔۔

وہ ویسے ہی ساکت بیٹھی تھی ہاں البتہ تارز کے آنے پر چہرے کی سختی اور بڑھ گئی تھی۔۔۔

تارز نے بھرپور انداز میں ناشتہ کیا تھا جبکہ وہ کھانے کے ساتھ بس کھیلتی ہی رہی۔۔

ایسے کروگی۔۔تو کھانا زبردستی کھلاؤں گا تمہیں۔۔تارز نے سب سے نظر بچا کر ندوہ کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بس ایک کام میں زبردستی کا قائل نہیں ہوں لیکن اس طرح کے سارے معاملات میں ہوں۔۔تارز نے مصنوعی رعب چلایا تھا۔۔

ندوہ نے گھور کر ناک پھلا کر دیکھا تھا۔۔۔

پھر سارا دن وہ اسے نظر نہیں آئی تھی شام کو واپس جانا تھا کیونکہ اگلے دن ولیمے کی تقریب تھی۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

مما یہ کیا بات ہوئی۔۔تارز نے چڑ کر کہا۔۔وہ دونوں ہاتھوں کو کمر پر ٹکائے بے زار سی شکل بنا کر کھڑا تھا۔۔

آج ولیمے کی تقریب کے بعد وہ اپنے کمرے میں آیا تو ندوہ وہاں موجود نہیں تھی۔ابھی وہ اسے تلاش کرنے کو کمرے سے نکل ہی رہا تھا جب سیما مسکراتی ہوئی کمرے میں آئی اور اس کے سر پر ندوہ کا الگ کمرے میں سونے کا مطالبہ بم کی طرح پھوڑا۔۔۔

بات ہے۔۔۔اسے ابھی تھوڑا وقت دو۔۔ تمہیں سمجھ لے۔۔۔جان لے۔۔ سیما نے پیار سے تارز کے کندھے ہر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔

تو مما میں کب اس بات سے انکار کررہا ہوں۔۔لیکن ضروری تو نہیں یہ وقت الگ روم میں ہی ملے۔۔تارز نے خفگی کے سے انداز میں کہا تھا۔۔

بیٹا ابھی وہ کمفرٹیبل نہیں تمہارے ساتھ۔۔سیما نے گال تھپتھپایا تھا۔۔۔

جی۔۔۔تارز نے خاموشی میں ہی عافیت جانی تھی کیونکہ زیادہ اور ریکشن اسکی ندوہ کے لیے چھپی محبت ظاہر کر سکتا تھا۔۔۔

چلو تم سو جاؤ اب اپنے روم میں جا کر۔۔بہت تھک گئی ہوں میں بھی۔ سیما تھکے سے انداز میں کہتی ہوئی وہاں سے نکلی تھیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تارز تیزی سے اسے تلاش کرتا ہوا گیسٹ روم تک آیا تھا۔۔اپنے مخصوص انداز میں بنا دستک دیے وہ اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

ندوہ بڑے آرام سے بیڈ پر دراز تھی۔۔اس کو دیکھ کر ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی تھی اور ماتھے پر بل نمودار ہو چکے تھے۔۔۔

اتنی بے اعتباری۔۔۔تارز نے بھرپور نظر ڈال کر مدھم سے لہجے میں کہا۔۔

وہ ہاتھ سینے ہر باندھے کھڑا تھا۔۔۔

بے اعتباری کی بات نہیں ہے۔۔ندوہ نے دانت پیس کر نظریں چراتے ہوئے کہا۔۔

وہ ولیمے کی تقریب میں ہلکے فیروزی رنگ کے کامدار بڑے سے گھیرے والی مکسی میں اتنی حسین لگ رہی تھی کہ تارز کی بے تاب نظر کی تپش اسے پوری تقریب میں خود پر محسوس ہوتی رہی تھی۔۔۔۔پھر اس کا یوں بے باکی سے سب کے ہوتے ہوئے اسے بار بار تاڑنا۔۔تھوڑے خوف میں مبتلا کر گیا تھا۔۔پھر اسکے کمرے میں موجود چھوٹا سا بیڈ۔۔سیما اس سے کھانے کا پوچھنے آئی تھیں جب اس نے لب کچلتے ہوئے کچھ دن الگ کمرے میں سونے کا مطالبہ کیا۔۔جس کو سیما نے مسکراتے ہوئے جھٹ سے مان لیا تھا۔۔۔

پھر۔۔۔پھر کیا وجہ ہوئی۔۔جو یوں الگ کمرے میں۔۔تارز نے ضبط سے لب بھینچے۔۔

پھر۔۔۔پھر کچھ بھی نہیں۔۔تمہیں بتا تو دیا ہے پھپھو نے۔۔ندوہ نے

چڑ کر کہا۔۔

کیوں آ کر سر پر سوار ہو گیا تھا۔۔جان بچا کر یہاں آئی تھی اور۔۔ندوہ نے چہرے پر سختی سجا کر دیکھا۔۔آج ولیمے والے ہی کوٹ پینٹ میں ملبوس تھا۔۔۔بس ٹائی کی ناٹ اب ڈھیلی ہونے کی وجہ سے ٹائی ایک طرف کو ڈھلکی ہوئی تھی۔۔اس کی بے چینی کو دیکھ کر ندوہ کو اپنا فیصلہ بلکل درست لگ رہا تھا۔۔اس پر حق رکھتا تھا۔۔اس سے محبت کا دعوے دار تھا۔۔کب تک اپنے حق سے دستبردار ہو سکتا تھا۔۔آج تیسری رات تھی شادی کی۔۔اور اس نے خود کو چھونے تک نہیں دیا تھا۔۔

تو کتنے دن اس طرح الگ رہنے کا ارادہ ہے۔۔۔تارز نے آنکھیں سکیڑ کر طنز کے انداز میں پوچھا تھا۔۔

پتہ نہیں ابھی۔۔۔ندوہ نے ہاتھوں کو مسلتے ہوئے نظریں چرا کر کہا تھا۔۔

کیسے دل جیتوں تمھارا۔۔۔۔تارز نے مدھم سی آواز میں اس کی طرف گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔۔

مجھے نہیں معلوم۔۔مجھے سونا ہے۔۔جاؤ۔۔ندوہ نے بے زاری سے کہا۔۔

تارز ایک دم سے لب بھینچتے ہوئے پلٹا تھا لیکن پھر رک کر تیزی سے اس کے پاس آیا تھا۔بازو سے کھینچ کر اسے قریب کیا تھا۔وہ اس اچانک افتاد پر سٹپٹا گئی تھی۔۔۔

سنو۔۔کمرے کا دروازہ اندر سے اچھی طرح لاک کر لینا اگر میں تمہیں اپنے کمرے میں غیر محفوظ کر سکتا ہوں تو اس کمرے میں آنا میرے لیے مشکل نہیں۔۔تارز نے شرارت سے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔اور ایک دم سے مسکراتا ہوا پیچھے ہوا تھا۔۔

ندوہ کا رنگ سرخ ہوگیا تھا۔۔

وہ ڈھیٹ پن سے ایک آنکھ دبا کر مسکراتا ہوا کمرے سے باہر جا چکا تھا۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

بابا پلیز۔۔۔پلیز۔۔۔مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔حبان ابتہاج کے آگے ہاتھ جوڑے کھڑا التجائی انداز میں کہہ رہا تھا۔۔

کس۔۔۔کس۔۔منہ سے مانگ رہے ہو معافی ہمیں زلیل و رسوا کر دیا پورے خاندان میں۔۔ابتہاج نے ناگواری سے حبان کی طرف دیکھا اور دھاڑتے ہوئے کہا۔۔

مما۔۔میں مجبور تھا۔۔حبان ایک دم سیما کی طرف مڑا تھا۔۔

جو بلکل خاموش تھیں۔۔

تمہیں اس لڑکی کی زندگی کی اتنی فکر تھی ہماری فکر نہیں تھی۔۔۔سیما نے خفگی اور غصے کے ملے جلے لہجے میں کہتے ہوئے حبان کے اپنے کندھے پر رکھے ہاتھوں کو جھٹکا تھا۔۔۔

مما ہے فکر کیوں نہیں تھی۔۔حبان نے بے چارگی سے سیما کی طرف دیکھا تھا۔۔

تم یہ بتاؤ تم نے ہمیں پہلے انکار کیوں نہیں کیا۔۔تم بتا سکتے تھے ہمیں اس طرح عین شادی کے دن گھر سے بھاگ جانا۔۔ابتہاج نے دانت پیستے ہوئے حبان کا رخ اپنی طرف موڑا تھا۔۔۔۔

بابا آپ لوگوں نے پوچھا ہی کب صرف بتایا مجھے کہ میری نسبت طے کر رہے آپ لوگ۔۔حبان نے سر جھکا کر مدھم سی آواز میں کہا۔۔۔

ہاں تو تم کہہ سکتے تھے کہ نہیں مت کریں۔۔۔ابتہاج نے غرانے کے انداز میں کہا۔۔۔

آپ لوگ بات کر چکے تھے۔۔کر چکے تھے بات۔۔حبان نے بے زار سا ہو کر التجا کی۔۔۔

بات ختم کرنے کی ذلت اس ذلت سے کم ہوتی سمجھے تم۔۔ابتہاج نے آنکھیں نکال کر حبان سے کہا۔۔۔

سیما اس سے کہو یہاں سے چلا جائے میرے سامنے نہ آئے۔۔ابتہاج نے ناگواری سے کہا اور رخ موڑ کر کھڑے ہوگئے۔۔۔

بابا پلیز۔۔پلیز ایسا مت کریں پوری۔۔حبان نے زبرستی ابتہاج کا رخ موڑتے ہوئے بات شروع کی تھی جب تارز کی آواز نے دخل دیا۔۔

وہ جو بہت دیر سے کھڑا سب تماشہ دیکھ رہا تھا اب رہا نہیں گیا تھا۔۔وہ

چار نفوس کمرے میں موجود تھے۔

مما۔۔بھائی سہی کہہ رہے ہیں۔۔پوری زندگی انھوں نے آپکی جی حضوری کی۔۔جو آپ نے کہا وہ پڑھا جو آپ نے چاہا وہ بنے۔۔کبھی کھانے میں نہیں پہننے میں نہیں۔۔۔ہر کام میں آپ لوگوں کی مرضی۔۔تارز رکے بنا رکے بول رہا تھا۔۔

زندگی میں پہلی دفعہ اگر انھوں نے اپنی خوشی کی خاطر کچھ کر ہی لیا چاہیے غلط طریقے سے ہی آپ لوگوں نے ان کی برسوں کی فرمابرداری کو خاک میں ملا دیا۔۔تارز ماتھے پر بل ڈالے بھرپور انداز میں حبان کا دفاع کر رہا تھا۔۔

مجھے بتائیں یہ کہاں کا انصاف ہے۔۔وہ اپنے مخصوص اندز میں سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔۔۔

اور میں نے ہی فورس کیا تھا انہیں کے نکاح کرلیں اس لڑکی کی حالت اتنی کریٹیکل تھی۔۔تارز نے دوٹوک انداز میں نڈر ہو کر کہا تھا۔۔

یہ تو تب بھی تیار تھے آپ لوگوں کے لیے اپنی زندگی کی ہر خوشی قربان کرنے کو۔۔تارز نے حبان کی طرف اشارہ کیا لہجہ اب مدھم ہو چکا تھا۔۔۔

میرے خیال سے زندگی کا اتنا اہم فیصلہ کسی پر تھوپنا کوئی انصاف نہیں۔۔تارز نے آخری بات کرتے ہوئے گہری سانس خارج کی۔۔

تو یہ پہلے بتا سکتا تھا۔۔اب اس بچی پر بھی تو فیصلہ تھوپا گیا ہے نہ۔۔سیما نے افسردگی سے کہا۔۔۔

میں اسے کسی چیز کی کمی نہیں آنے دوں گا میرا وعدہ ہے آپ اس کی فکر نہ کریں آپ بھائی کو معاف کریں اور ان کی شادی کی تیاری کریں۔ تارز نے دو ٹوک انداز میں ماتھے پر بل ڈال کر کہا۔۔

ابتہاج ایک دم سے لب بھینچتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے تھے پھر سیما دونوں پر ایک ایک نظر ڈال کر ابتہاج کے پیچھے چل دی تھیں۔۔۔

جی آ جائیں۔۔کمرے کے دروازے پر ہلکی سی دستک کی آواز پر ندوہ نے

میگزین سے نظر اٹھا کر مدھر سی آواز میں کہا۔۔۔

دروازہ کھول کر حبان سر جھکائے کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔ندوہ ایک دم سے سیدھی ہوئی تھی۔۔۔

آپ۔۔۔ندوہ نے گھٹی سی آواز میں کہا تھا۔۔۔

ندوہ۔۔میں تم سے۔۔۔معافی مانگنے آیا ہوں۔۔۔حبان نے مدھم سی آواز میں شرمندہ سا لہجہ اپناتے ہوئے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں جانتا ہوں میں نے بہت غلط کیا تمھارے ساتھ۔۔لیکن وہ اس سے بھی غلط ہوتا اگر میں تم سے شادی کرلیتا اور تمہیں محبت نہ دے سکتا۔

بہت دھیما سا لہجہ تھا حبان کا۔۔

وہ بار بار چہرے پر لگے چشمے کو درست کر رہا تھا۔۔۔

لیکن میں نے جو بھی کیا۔۔جن حالات میں کیا۔۔وہ بہت غلط کیا۔۔تم مجھے معاف کردو۔۔حبان نے گہری سانس لی اور پہلی دفع نظر اٹھا کر ندوہ کی طرف دیکھا جو خاموشی سے سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر بلکل خاموشی رہی تھی۔۔اب وہ حبان سے کیا کہے۔۔ جو ہونا تھا جو اس نے اس کے ساتھ کرنا تھا وہ تو وہ کر چکا تھا۔۔اب کیا ہوسکتا تھا۔۔۔

ایسی باتیں مت کریں۔۔میرے دل میں کسی کے لیے کوئی خلش نہیں ہے جو قسمت میں تھا۔۔وہی ہوا۔۔ندوہ نے سنجیدہ سے انداز میں مدھم سے لہجے میں کہا۔۔۔

تارز بہت اچھا ہے۔۔مجھ سے تو بہت اچھا۔۔مجھے یقین ہے وہ تمہیں بہت خوش رکھے گا۔۔حبان نے مسکراتے ہوئے اس کہ طرف دیکھا تھا۔۔۔

جی۔۔۔۔۔ندوہ نے گھٹی سی آواز میں مختصر جواب دیا۔۔۔

شادی مبارک ہو۔۔حبان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

خیر مبارک۔۔۔ندوہ نے پر سوچ انداز میں کہا تھا۔۔

حبان اس کے کمرے سے جا چکا تھا۔۔۔سارا قسمت کا کھیل تھا۔۔سب لوگ اپنی اپنی زندگی میں خوش ہیں۔۔ہدیل اپنی محبت پا کر اور حبان

اپنی۔۔دونوں نے اسے ٹھکرا دیا تھا۔۔۔اور جس نے اسے اپنایا تھا اس کو وہ ٹھکرا رہی تھی۔۔وہ بیڈ پر ڈھنے کے سے انداز میں بیٹھی تھی۔۔۔

ندوہ تیار نہیں ہوئی کیا ابھی۔۔سیما نے مصروف سے انداز میں دوپٹے کو درست کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

امی بس ابھی آ رہی ہے۔۔میں نے میک اپ کردیا ہے اس کا بس آنے والی ہے کپڑے تبدیل کر رہی ہے۔۔

ابتہاج کے بڑے بھائی وہاج نے آج ان کی اپنے گھر شادی کی خوشی میں دعوت کا انعقاد کیا تھا۔۔۔جس پر وہ سب گھر والے مدعو تھے صرف حبان نہیں جا رہا تھا۔۔۔

کاٹے نہیں کٹتے ہیں لمحے انتظار کے

نظریں جما کے بیٹھے ہیں رستے پہ یار کے

تارز نے ندوہ کے کمرے کے بند دروازے کی طرف دیکھا پورا ایک دن

وہ اسکو بلکل نظر نہیں آئی تھی ایک تو حبان کی وجہ سے سب لوگ
چپ چپ تھے پھر وہ بھی سارا دن کمرے سے نہیں نکلی تھی۔۔۔

میرون رنگ کی لمبی سی فراک کو زیب تن کیے بالوں کو کھلا چھوڑے وہ
اس کی پیاسی نظر کو تسکین دیتی ہوئی آ رہی تھی۔۔۔۔

دل نے کہا دیکھے جو جلوے حسن یار کے

لایا ہے کون ان کو فلک سے اتار کے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تارز نے ایک ادا سے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔جب کے آنکھیں ندوہ کے
سراپے کو دل میں اتار رہی تھیں۔۔۔

آپ لوگ چلیں کار پر میں لے کر آتا ہوں ندوہ کو۔۔تارز نے مسکراتے
ہوئے وہاب کو گاڑی کی چابی پکڑائی۔۔۔

وہاب مہک کا شوہر تھا اور پھر ابتہاج،مہک،علیا اور سیما بھی تھے۔۔جن
سب کو دعوت پر جانا تھا۔۔۔

تو بائیک پر لاؤگے۔۔رہنے دو وہ چلی جاتی ہے ہمارے ساتھ۔۔سیما نے

ڈانٹنے کے سے انداز میں تارز سے کہا۔۔۔

مما۔۔۔مجھے محسوس ہورہا ہے۔۔وہ میری کچھ نہیں لگتی۔۔میرا بھی کچھ حق ہے اس پر کہ نہیں۔۔تارز نے بچوں کی طرح بے چارگی سے کہا۔

سب لوگ ایک دم سے اس کے اس انداز پر ہنسے تھے۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا۔۔تاری کے ساتھ ہی آنے دیں۔۔وہاب نے تارز کی طرف دیکھ کر آنکھ دباتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا کوئی مسئلہ تو نہیں۔۔سیما نے ندوہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مسکرا کر کہا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔ندوہ نے مدھم سی آواز میں کہا تھا۔۔۔

وہ رات کو بہت سوچنے کے بعد اپنے دل کے کچھ روشن دان تارز کے لیے کھولنے پر مجبور ہو چکی تھی۔۔

ماشااللہ بہت پیاری میری بچی خوش رہو تم دونوں۔۔سیما نے پیار سے ندوہ کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اچھا پھر ہم نکلتے ہیں۔۔ابتہاج نے تارز کی طرف دیکھا اور سب کو ہاتھ کے اشارے سے گاڑی میں بیٹھنے کا کہا۔۔۔

سب لوگ گاڑی میں بیٹھ چکے تھے۔۔۔

چلیں۔۔۔۔تارز نے ندوہ کے پاس آ کر دھیرے سے کہا تھا۔۔۔

جی چلیں۔۔۔۔سنجیدہ سے لہجے میں پرسوچ انداز میں ندوہ نے کہا۔

وہ خود سے الجھی ہوئی تھی۔۔دماغ چاہ رہا تھا کہ وہ اس رشتے کو قبول کرے لیکن دل تھا کہ ابھی بھی جزبز تھا۔۔۔

یہاں کی سڑکیں بہت خراب ہیں۔۔تارز نے شرارت سے ندوہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جبکہ وہ بائیک کو ہینڈل سے تھامے پورچ سے باہر لا رہا تھا۔۔۔

تو۔۔۔ندوہ نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

تو مطلب۔۔مجھے پکڑ کر بیٹھنا۔۔تارز نے کان کھجاتے ہوئے شرارت سے مسکراہٹ دبائی۔۔۔

مجھے بائیک پر بیٹھنا آتا ہے۔۔۔۔ندوہ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔

واہ۔۔اچھا۔۔مجھے نہیں پتا تھا۔۔لیکن یہ چھوٹا شہر ہے۔۔لاہور جیسی روڈز نہیں۔۔تارز نے بائیک کو کک لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا۔۔ تو پھر میں کار پر ہی چلی جاتی۔۔ندوہ نے ماتھے پر بل ڈال کر دیکھا۔۔۔

میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔تارز نے محبت بھری نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلیں۔۔۔وہ فراک سمیٹ کر بائیک پر بیٹھ چکی تھی۔۔۔

مجھے روبرو تو کر کے دیکھیئے

میں سارے غم سمیٹ لوں

یہ جو روح میں اترتے ہیں

میں وہی مرید خاص ہوں

تارز کے چہرے پر جاندار مسکراہٹ تھی۔۔

ندوہ پریشان حال پیچھے بیٹھی اس کو غور سے دیکھنے میں مصروف تھی۔۔

کب تک اس رشتے سے انکاری رہوں گی میں۔۔ندوہ نے لب کچلتے ہوئے سوچا تھا۔۔۔پر تارز۔۔۔کیا کروں۔۔۔۔

بے زاری سے ارد گرد چلتی ٹریفک کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

یہ۔۔آپ نے جو گفٹس دیے تھے۔۔ان پر میرا کوئی حق نہیں مجھے لگتا ہے یہ تانیہ کے پاس ہونے چاہیے۔۔ندوہ نے ساری چیزیں حبان کے بیڈ پر رکھتے ہوئے مدھم سے لہجے میں کہا۔۔۔

گفٹس۔۔میں نے۔۔نہیں تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی۔۔میں نے کوئی گفٹس نہیں بھیجے تمہیں کبھی بھی۔۔ بان نے حیران سی شکل بنا کر ندوہ کی طرف دیکھا اور پھر نا سمجھی کے انداز میں کہا۔۔۔

وہ لوگ رات کو دیر سے وہاج کے گھر سے لوٹے تھے وہ کمرے میں آئی تو گلے سے نیکلیس اتارتے ہی اسے یاد آیا تھا کہ یہ حبان کے بھیجے گئے پیسوں سے لیا تھا۔۔وہ ساری چیزیں لے کر حبان کے کمرے میں

آئی تھی۔۔۔

آپ نے شادی سے پہلے تارز کو پیسے نہیں دیے تھے کیا کہ مجھے شاپنگ کروا دے۔۔ندوہ نے عجیب سی نظروں سے دیکھتے ہوئے حبان سے کہا تھا۔۔

نہیں۔۔ کبھی نہیں۔۔حبان نے حیران انداز میں گردن کو نفی میں جنبش دی۔۔۔

تو۔۔یہ۔۔پھر۔۔ندوہ نے گفٹس کی طرف دیکھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاید مما نے بھیجے ہوں۔۔حبان نے کندھے اچکائے اور پھر ساری چیزیں اٹھا کر ندوہ کی طرف بڑھا دیں۔۔۔

جی۔۔ندوہ نے کسی سوچ کے زیر اثر ساری چیزوں کو تھاما اور خاموشی سے کمرے سے باہر آئی۔۔۔۔

تنگ تو ساری زندگی کروں گا۔۔۔لیکن کسی اور حوالے سے۔۔۔۔مجھے معاف کر دوگی نا۔۔۔کچھ غلطیاں میں جان بوجھ کر بھی کرتا ہوں۔۔۔۔

تارز کی بہت سی باتیں اس کے ذہن میں گردش کر رہی تھیں اور اس کا ماتھا شکن آلودہ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔

سزا ختم ہوئی کیا میری۔۔تارز نے حیران ہو کر سامنے کھڑی ندوہ کو دیکھا اور معنی خیز انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ندوہ اس کے سوال کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے آگے بڑھی اور ہاتھ میں پکڑی ساری چیزیں بیڈ پر ڈھیر کر دیں۔۔۔

یہ کیا ہے سب۔۔ندوہ نے دانت پیستے ہوئے سوال کیا۔

کیا۔۔۔؟؟؟تارز نے نا سمجھی کے انداز میں دیکھا۔۔۔

یہ سب کس لیے لے کر دیا تھا مجھے۔۔نہ تو حبان نے تمہیں پیسے بھیجے تھے اور نہ ہی یہ پھپھو کی طرف سے تھا سب۔۔ندوہ نے دانت پیس کر کہا وہ ماتھے پر بل ڈالے کھڑے تھی۔۔ناک غصے کی وجہ سے پھولا ہوا تھا اور چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

تارز ایک دم سے گڑبڑا گیا تھا۔۔

ہاں۔۔یہ سب میری طرف سے تھا۔۔کیوں۔۔بڑی مشکل سے خود پر قابو پا کر اس نے خجل ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

تم نے کہا تھا ایک دلہا اپنی دلہن کو شاپنگ کروانا چاہتا۔۔ندوہ نے دانت پیستے ہوئے کہا اور کن اکھیوں سے تارز کے چہرے کا جائزہ لیا۔۔۔

تمہیں پتا تھا ہماری شادی ہوگی۔۔غصے سے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ پوچھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا مطلب تمھارا۔۔؟؟تارز نے خود کو نارمل ظاہر کرتے ہوئے کہا۔۔

چل بیٹا۔۔اب دے صفائیاں۔۔۔تارز نے دل میں سوچا۔۔۔

تم سب سمجھ رہے ہو میں کیا کہنا چاہتی ہوں زیادہ انجان بننے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں۔۔ندوہ نے سر ہلاتے ہوئے لب بھینچے۔۔لہجہ طنز بھرا تھا۔۔۔

مجھے بتاؤ۔۔تمہیں پہلے سے معلوم تھا کہ حبان مجھ سے شادی نہیں کرے

گا عین شادی کے دن مجھے چھوڑ کے جائے گا۔۔ندوہ نے اپنے مخصوص انداز میں انگلی اس کے چہرے کی سیدھ میں کرتے ہوئے کہا۔۔۔

پتا تھا تمہیں۔۔اسی لیے تم اتنے خوش تھے۔۔طنز بھری مسکراہٹ غصے سے لال چہرے پر ابھری۔۔

تم نے سب کو جان بوجھ کر حقیقت سے انجان رکھا تاکہ تم مجھ سے شادی کر سکو۔۔دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

تارز اپنے لبوں پر تین انگلیوں کو رکھے بس اس کو دیکھ رہا تھا۔۔وہ سب ٹھیک کہہ رہی تھی بولنے کو کچھ تھا ہی نہیں۔۔

بولو۔۔ایسا کیا نہ تم نے۔۔کیوں کیا۔۔۔۔تم اچھی طرح جانتے تھے میں تمہیں بلکل پسند نہیں کرتی تم سے کسی صورت شادی کو تیار نہیں ہوں گی۔۔ندوہ اب تھوڑے چیخنے کے انداز میں اس سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں ندوہ۔۔تارز نے لبوں سے انگلیاں ہٹا کر دونوں ہاتھوں کو ٹراؤزر کے جیبوں میں ڈالتے ہوئے مدھم سے لہجے میں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہا۔۔۔

تو تم خودغرض ہوگئے ہاں۔۔محبت ایک طرفہ نہیں ہوتی تارز۔۔ندوہ نے دانت پیس کر ناگواری سے دیکھا۔۔

تم نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی تم نے سب کی نظروں میں دھول جھونکی سچ جانتے ہوئے بھی میرے ماں باپ اور مجھے زلیل و رسوا کیا۔۔ندوہ نے اب روہانسی آواز میں کہا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

ندوہ۔۔غلط۔۔ سمجھ رہی ہو سب۔۔میں ایسا کچھ بھی نہیں چاہتا تھا۔۔تارز نے معصومیت سے محبت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

جسٹ شٹ اپ۔۔تم نے ایسا ہی کیا۔۔میری نظروں میں تو بہت پہلے گر چکے اب تو مجھے افسوس ہورہا کہ میں تمھارے نکاح میں ہوں۔۔ندوہ نے سینے پر ہاتھ باندھ کر ناگواری سے چہرے کا رخ ایک طرف کیا۔۔

تارز کے ماتھے پر ایک دم سے بل نمودار ہوئے تھے۔۔تیزی سے آگے

بڑھ کر ندوہ کو بازو سے کھینچ کر قریب کیا تھا پھر اسے گھوما کر اپنے ساتھ لگا کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ چکا تھا۔۔

بس۔۔۔۔۔۔۔۔اس کے کان میں غصے سے کہا۔۔

ندوہ اس کے پیٹ میں کہنیاں مار رہی تھی۔۔لیکن اپنا وجود ہلانا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

بس بہت بول چکی تم۔۔اب میری سنو۔۔تارز نے اس کے کان میں مدھم سی آواز میں کہا۔۔۔

میں پانچ سال سے بری طرح تمھارے پیچھے خوار ہوا۔۔تمہیں اپنی سچی محبت کا ہر طرح سے یقین دلایا۔۔تم سے محبت کی بھیک تک مانگی۔۔وہ ندوہ کے کان کے اتنے قریب ہوکر بول رہا تھا کہ اسکی آواز کے ساتھ ساتھ اسکی سانسوں کے گرم ہوا بھی اس کی کان کی لو پر پڑ رہی تھی۔۔

تم نے بدلے میں مجھے صرف دھتکارا۔۔۔تارز نے طنز بھری آواز میں کہا۔۔

ندوہ نے خود کو چھڑوانے کی کوشش بند کردی تھی لیکن ماتھے پر ابھی بھی ناگواری کے بل نمودار تھے۔۔بول یا چیخ سکتی نہیں تھی کیونکہ تارز نے مضبوطی سے منہ بند کر رکھا تھا۔۔چارو نا چار اس کی باتیں سننا پڑ رہی تھیں۔۔

اور پھر جب میں نے دیکھا کہ حبان بھی ہدیل کی طرح صرف مجبوری میں تمہیں اپنا رہا ہے۔۔مجھے یہ ہی بہتر لگا کہ میں تم سے شادی کروں۔ تارز نے دھیرے سے ٹھہرے لہجے میں کہا۔۔۔

اب مسئلہ یہ تھا کہ اگر سب کو پہلے سے بتاتا تو نہ تو تم مانتی مجھ سے شادی کروانا اور نا باقی سب گھر والے۔۔تارز نے ہلکا سا قہقہ لگایا تھا۔۔۔

رہی بات تمھاری نفرت کی۔۔تو سکون میرے۔۔محبت کی نہیں جاتی ہو جایا کرتی ہے۔۔محبت سے گال اس کے گال کے ساتھ لگایا تھا۔۔۔

جسٹ۔۔۔۔ویٹ۔۔۔اینڈ واچ۔۔۔مدھم سی سرگوشی کی اور دھیرے سے اپنا ہاتھ اس کے منہ پر سے ہٹا دیا تھا۔۔۔

ندوہ تڑپ کر سیدھی ہوئی تھی۔۔گالوں پر تارز کے ہاتھ سرخی مائل شکل میں چھپ چکے تھے۔۔۔

نہیں ہوگی۔۔۔ندوہ دانت پیس کر خونخوار نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔

محبت میں زبردستی کو سودا نہیں ہوتا۔۔اور تم نے شروعات ہی زبردستی سے کی ہے۔۔کاٹ دار لہجے میں کہا اور ناگواری سے تارز کی طرف دیکھا۔۔۔

چلو پھر دیکھتے ہیں۔۔کون جیتے گا۔۔تم یا میں۔۔میں اپنی ہر کوشش کروں گا کہ تمہیں مجھ سے محبت ہو جائے۔۔اور تم اپنی پوری کوشش کرنا کہ تمہیں مجھ سے محبت نہ ہو۔۔تارز نے مسکراتے ہوئے سینے پر ہاتھ باندھ کر کہا۔۔۔

ندوہ نے آنکھیں سکیڑ کر ناک پھلا کر دیکھا پر سوچ انداز میں دیکھا۔۔۔

منظور۔۔۔سخت لہجے اور سپاٹ چہرے کے ساتھ کہا۔۔

اور اگر تم ہارے تو تم۔۔مجھے چھوڑ دو گے۔۔ندوہ نے دو ٹوک انداز میں

کہا۔۔۔

دل تھا کہ تارز کے لیے ایک پل کو اس رشتے کو قبول کرنے کو تیار نہیں تھا۔۔ایسے وہ کیسے ساری عمر گزار سکتی تھی اس کے ساتھ۔۔۔

یہ نوبت کبھی نہیں آئے گی۔۔۔ساری زندگی کا ساتھ ہے۔۔۔تارز ایک دم سے مسکرایا تھا۔۔

دیکھ لیں گے۔۔ندوہ نے سپاٹ چہرے کے ساتھ کہا۔۔۔

ایک شرط ہے۔۔تمہیں میرے ساتھ اس کمرے میں رہنا ہے۔۔میرے پاس۔۔تارز نے شرارت بھری نظر سے دیکھتے ہوئے مسکراہٹ دبا کر کہا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔۔ندوہ نے فورا سخت لہجے میں کہا۔۔

چہرے پر ابھی بھی ایسے محسوس ہورہا تھا جیسے اس کا ہاتھ۔۔۔۔۔

تو یہ بات تو غلط ہوئی نہ تم الگ رہوگی تو نفرت قائم رہے گی نہ۔۔تارز نے محبت اور شرارت سے کہا۔۔۔

ٹکر ہونی چاہیے۔۔ندوہ تارز۔۔۔یہاں میرے ساتھ۔۔میرے پاس۔۔رہ کر تم اتنی مضبوط رہو تو مانوں تمہیں۔۔تارز نے شوخ سے لہجے میں کہا اور شرارت بھری نظر اس پر ڈالی۔۔

میری بھی ایک شرط ہے۔۔۔ندوہ نے سنجیدہ چہرے سے سخت لہجے میں کہا۔

حکم۔۔سکون میرے۔۔تارز نے محبت سے شوخ انداز میں کہا۔۔۔

تم اپنا حق نہیں جتاؤ گے۔۔۔ندوہ نے نظریں چراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تارز ایک دم سے کچھ بولنے لگا تھا جب ندوہ نے ہاتھ کے اشارے سے رکتے ہوئے کہا۔۔

جب تک۔۔جب تک۔۔بقول تمھارے مجھے تم سے محبت نہیں ہو جاتی جو کہ کبھی نہیں ہوگی۔۔ندوہ نے پر عزم انداز میں فقرہ مکمل کیا تھا۔۔

منظور۔۔لیکن تھوڑی سی ترمیم۔۔۔۔۔تارز کہ شرارتی رگ پھر سے پھڑکنے لگی تھی۔۔۔

پاس آ سکتا ہوں۔۔ہاتھ پکڑ سکتا ہوں۔۔اور۔۔۔۔۔۔۔وہ بڑے انداز میں مسکراہٹ دباتا ہوا بول رہا تھا جب ندوہ نے اس کی بات کو کاٹا۔۔۔

بس۔۔۔۔۔اس کے اگلے اور پر ندوہ نے سختی سے کہا۔۔

یہ زیادتی ہے۔۔۔۔۔۔تارز نے خفا سی شکل بنا کر دیکھا تھا۔۔۔

اور جو رول توڑے گا اسے سزا ملے گی۔۔۔۔ندوہ نے دانت پیستے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اچھا۔۔منظور۔۔۔۔۔۔۔۔۔تارز کے چہرے پر جاندار مسکراہٹ تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلو پھر آؤ۔۔۔تارز نے شریر سے لہجے میں آگے ہو کر ہاتھ پکڑنا چاہا تھا۔۔

کہاں آؤ۔۔کل سے لاہور جانے کے بعد۔۔۔۔ندوہ نے ایک دم سے اسے آگے بڑھتا دیکھ کر کہا تھا۔۔اور پھر تارز کے پھولے چہرے کو یکسر نظر انداز کرتی وہ کمرے سے باہر جا چکی تھی۔۔۔

اگر یہ بدتمیز تنگ کرے کچھ بھی کہے مجھے بتانا۔۔سیما نے ندوہ کو گلے لگا کر کہا۔۔۔

اور اگر یہ مجھے تنگ کرے تو میں کیسے بتاؤں گا۔۔تارز نے مصنوعی خفگی بھرے انداز میں کہا۔۔۔

ہلکے گرے رنگ کی شرٹ میں نکھرا سا چہرہ لیے آنکھوں میں دنیا بھر کی محبت سموئے وہ ندوہ کا دیکھ رہا تھا جو سیما کے گلے لگی ہوئی تھی۔۔

وہ لوگ لاہور کے لیے نکل رہے تھے۔۔تارز کے آفس کی چھٹی ختم ہو چکی تھی اور ندوہ کو بھی پھر سے یونیورسٹی جانا تھا۔۔وہ اپنا ریزائن واپس لینے کی بات کر چکی تھی۔۔۔

یہ بلکل تنگ کرنے والی بچی نہیں ہے۔۔سیما نے تارز کی طرف دیکھ کر کہا اور پھر محبت سے ندوہ کو خود سے الگ کیا۔۔۔

اوہ۔۔آپ کو پتہ نہیں اس کا پھر۔۔تارز نے شرارت سے کہا۔

اچھا بس کر۔۔کبھی تو سنجیدہ ہو جایا کر۔۔۔۔سیما نے مسکراتے ہوئے

چپت لگائی تھی۔۔

یہی تو مسئلہ ہے اسکا کبھی سنجیدہ ہوتا ہی نہیں۔۔۔ندوہ نے چڑ کر سوچا تھا۔۔

حبان بھائی کہاں ہے۔۔تارز نے سیما سے الگ ہو کر پوچھا۔۔۔

اپنے کمرے میں۔۔۔سیما نے سپاٹ چہرے کے ساتھ جواب دیا۔۔۔

مما چلیں بس کریں اب چھوڑ دیں غصہ۔۔بابا کو بھی راضی کریں۔۔تارز نے سیما کو دونوں کندھوں سے تھام کر التجائی انداز میں کہا۔۔۔

سیما نے بس خفگی بھری نظر تارز پر ڈالی تھی۔۔۔

پھپھو۔۔۔حبان کو معاف کر دیں۔۔ندوہ نے مدھم سی آواز میں سر جھکا کر کہا۔۔۔

سیما بس مسکرا دی تھی۔۔

سنو کبھی ساحل کی ریت دیکھی ہے

سمندر کی لہریں جسے چھو کر چھوڑ جاتی ہیں

سنو میں بھی اس ریت جیسا ہوں

تمھارے لمس کا برسوں سے منتظر ہوں میں

اک ایسے طوفاں کی آس میں ہوں بیٹھا

جو تمھارے دل کے سمندر میں

میری محبت جگا دے گا

ندوہ کب سے اس کے کندھے پر سر رکھے بے خبر سو رہی تھی۔۔۔اور وہ بار بار مسکرا کر اس کے چہرے کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

اچانک آنکھ کھلنے پر وہ ایک دم خجل سی ہوئی تھی وہ کتنے مزے سے اس کے کندھے کو تکیہ بنا کر سو رہی تھی۔۔۔وہ دنوں کوچ سے لاہور کے لیے روانہ ہوئے تھے۔۔

پہنچ گئے کیا؟؟ندوہ نے مدھم سی آواز میں اپنی شرمندگی کے زیر اثر کہا تھا۔۔۔

خجل ہوتے ہوئے بالوں کو کانوں کے پیچھے کیا تارز کی شرارت بھری آنکھیں اور لبوں پر سجی معنی خیز مسکراہٹ اسے کوفت زدہ کررہی تھی۔

ہمم بس۔۔پہنچنے والے۔۔تارز نے مسکراہٹ دبا کر محبت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

اچھا۔۔ندوہ کو اس کا مسلسل دیکھنا الجھن کا شکار کر رہا تھا۔۔۔

سوری۔۔ندوہ نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔۔۔

کس بات کے لیے۔۔۔تارز نے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے سفر میں بہت نیند آتی ہے۔۔تو پتہ نہیں چلا۔۔شرمندہ سے لہجے میں کہا۔۔

میرا تو دل چاہ رہا تھا۔۔یہ سفر ختم ہی نہ ہو۔۔۔تارز نے بھیگی سی آواز میں کہا۔

ندوہ کی شرمندگی بھک سے اڑی تھی۔۔۔

ہاؤ۔۔۔چیپ۔۔۔۔۔۔ناک چڑھا کر ناگواری سے کہا۔۔۔

اٹ واز رومینٹک۔۔۔۔تارز نے اسی کے انداز میں ناک چڑھا کر کہا۔۔۔

نو۔۔چیپ۔۔۔۔۔۔ندوہ نے کھڑکی سے باہر دیکھا۔۔۔

سو جاؤ پھر سے ابھی کچھ وقت پڑا ہے۔۔تارز نے کندھا آگے کیا اور مسکراہٹ دبا کر شرارت سے اس کی طرف دیکھا۔۔

ندوہ نے گھور کر دیکھا تھا۔۔۔

جس پر تارز نے ڈھیٹ بن کر قہقہ لگایا تھا۔۔۔

یہ کیوں۔۔چھوڑو ہاتھ میرا۔۔۔ندوہ نے الجھ کر اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی تھی۔۔

وہ صبح سے چلے رات کو لاہور پہنچے تھے اور اب ندوہ شرط کے مطابق اوپر کمرے میں موجود تھی وہ سمٹ کر بیڈ کی ایک طرف لیٹی ہی تھی جب احساس ہوا تارز نے ہاتھ تھاما ہے۔۔بند کی ہوئی پلکیں بجلی کی رفتار سے کھلی تھیں۔۔۔

اسکی پرمیشن دے چکی ہو تم۔۔تارز نے اس کا ہاتھ سینے پر رکھتے ہوئے جزب کے عالم میں کہا۔۔۔

تو۔۔۔کیا اب تم ساری رات ہاتھ پکڑ کر رکھو گے۔۔ندوہ نے دانت پیس کر کہا۔۔۔

اور لب بھینچتے ہوئے ہاتھ کو کھینچنے کی کوشش کی۔۔۔

ہاں۔۔بلکل۔۔۔۔۔۔تارز نے ڈھیٹ انداز میں جواب دیا تھا۔۔۔

نہیں۔۔ندوہ نے ایک جھٹکے سے ہاتھ چھڑوایا تھا۔۔۔۔

یہ غلط بات ہے۔۔تارز ایک دم سے قریب ہوا تھا اور کہنی کے بل تھوڑا سا اوپر اٹھ کر سر ہاتھ پر ٹکایا۔۔۔

کوئی غلط بات نہیں ہے۔۔مجھے ایسے نیند نہیں آئے گی۔۔ندوہ نے تھوڑا سا دور کھسکتے ہوئے ناگواری سے کہا۔۔۔

تو عادت ہو جائے گی نہ۔۔۔۔محبت سے ندوہ پر بھرپور نظر ڈالی۔۔

وہ اتنا قریب تھی دل کی حالت غیر ہورہی تھی۔وہ جانتا تھا وہ کس قدر

کرب سے گزر رہا ہے۔۔وہ جس سے وہ شدید محبت کرتا ہے وہ اس کے قریب اس کی ہو کر موجود ہے لیکن اس سے کوسوں دور ہے۔۔۔

اتنی فضول عادت مجھے نہیں ڈالنی۔۔ندوہ نے غصے سے ناک چڑھایا۔۔۔

فضول۔۔۔ل۔۔۔ل۔۔۔ل۔۔۔تارز نے آنکھیں پھیلا کر دیکھا اور لفظ کو بے یقینی سے لمبا کیا۔۔۔

جی۔۔ہاں۔۔بے ہودہ۔۔۔اور فضول۔۔ندوہ نے لفظوں کو چبا چبا کر ادا کیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنی بیوی کا ہاتھ پکڑنا۔۔یہ بے ہودگی ہے؟تارز نے حیرانگی سے اور خفگی سے کہا۔۔۔

جی بلکل۔۔میری نظر میں۔۔ندوہ نے چہرے کا رخ دوسری طرف کیا۔

چلو پھر بے ہودگی ہی سہی۔۔تارز نے گہری سانس لی اور زبردستی ہاتھ پکڑ کر سینے سے لگایا۔۔۔۔

تارز۔۔۔ندوہ نے بے چین ہو کر ہاتھ کھینچنے کی ناکام کوشش کی پر تارز

اسے بازو میں دے کر سیدھا لیٹا ہوا تھا۔۔

سو جاؤ۔۔صبح آفس جانا مجھے۔۔تمہیں ناشتہ بنانا۔۔تارز نے شرارت سے کہا تھا۔۔

جبکہ لب اسے یوں تنگ کرنے پر مسکرا رہے تھے۔۔۔

افففففف۔۔۔ندوہ نے غصے سے سر تکیے پر پٹخا تھا۔

اور پھر تارز واقعی سوگیا تھا اس کے ہاتھ پر گرفت ڈھیلی ہوئی تو ندوہ نے فورا ہاتھ کھینچا تھا۔۔

ندوہ۔۔۔ندوہ۔۔تارز اونچی اونچی آواز لگاتا ہوا برآمدے میں آیا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔تیار ہو رہی ہے۔۔سلمی کی کچن میں سے آواز آئی تھی۔۔

حدید اور حدفہ بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے اور داؤد اپنی مخصوص کرسی پر براجمان ریڈیو کان کو لگائے بیٹھے تھے۔۔۔

ممانی بٹن ٹوٹ گیا شرٹ کا۔۔۔تارز نے ہاتھ میں پکڑے بٹن کو تھوڑا

آگے کرتے ہوئے مصنوعی معصومیت چہرے پر سجائی۔۔۔

ندوہ کمرے سے آوازیں سن کر کچن کے پاس پہنچی تھی کہ سلمی نے مصروف سے انداز میں پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔

ندوہ تارز کی شرٹ کا بٹن لگا دو۔۔سلمی نے پراٹھا توے پر ڈالتے ہوئے حکم کے انداز میں کہا۔۔۔

کوئی اور شرٹ پہن جاؤ تم۔۔ندوہ نے ناگواری سے کہا۔۔

تارز کے چہرے پر سجی شریر مسکراہٹ اسے سب سمجھا گئی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ندوہ تم نہیں کہتے آپ کہتے ہیں۔۔۔حدید نے ڈانٹنے کے انداز میں کہا۔۔

ندوہ ایک دم سے شرمندہ ہوئی تھی۔۔دانت پیستے ہوئے تارز کی طرف دیکھا جو اب معصوم شکل پر فتح کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔۔سب تارز کے ساتھ تھے وہ جنگ کے میدان میں اکیلی لڑ رہی تھی۔۔۔

نہیں۔۔یہ اس پینٹ کے ساتھ پہن کر جاتا میں۔۔تارز نے بٹن ندوہ کے آگے کرتے ہوئے شریر سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔۔۔

تمہیں کیا مسئلہ ہورہا ہے ٹانک دو بٹن۔۔سلمی نے جھاڑنے کے انداز میں ندوہ سے کہا تھا۔۔۔

جی۔۔۔۔ندوہ تارز کو گھورتے ہوئے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔

شرٹ اتار کر دیں۔۔ندوہ نے ہاتھ آگے کر کے مصنوعی عزت دینے والے لہجے میں کہا تھا۔۔۔۔

ایسے ہی لگا دو۔۔تارز مسکراہٹ دباتا ہوا آگے ہوا تھا۔۔۔۔

ایسے کیسے۔۔۔۔ندوہ نے دانت پیستے ہوئے کہا اور کھا جانے والی نظر تارز پر ڈالی تھی۔۔۔

ایسے پاس آکر۔۔۔۔تارز نے سب کی طرف چور نظروں سے دیکھ کر مدھم سی آواز میں سرگوشی کی۔۔۔

یہ چیپ حرکتیں کرکے تم میرا دل جیتو گے۔۔ندوہ نے دانت پیستے ہوئے سرگوشی کی تھی۔۔۔

چیپ ہے کیا یہ۔۔ندوہ تارز میں تو تمہیں پاس لانے کے سب طریقے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپناؤں گا۔۔تارز نے اس کے کان کے قریب ہو کر سرگوشی کی جبکہ آنکھیں چمک رہی تھیں۔۔۔

ٹی وی سکرین پر نظریں جمائے حدید اور حدفہ مصروف سے انداز میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

اچھا۔۔ندوہ نے مصنوعی پلکیں جھپکائیں اور زور سے تارز کے سینے میں سوئی کو پیوست کیا۔۔۔

اوہ۔۔۔۔۔۔تارز کی ایک دم سے چیخ نکلی تھی۔۔

وہ جو بڑی محبت سے اسے دیکھنے میں مصروف تھا۔۔چہرے پر اس کی قربت کی مسرور سی مسکراہٹ تھی۔۔ایک دم سے کرنٹ کھا کر اچھلا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔چبھی کیا۔۔بولا تھا نہ اتار کر دے دو۔۔مجھے ایسے نہیں لگانا آتا بٹن۔۔۔۔ندوہ نے ابھرتی ہنسی کو دباتے ہوئے مصنوعی مصومیت سے کہا تھا۔

لگ چکا ہے۔۔۔دھاگا قینچی سے کاٹ کر وہ غصے سے مڑی تھی۔۔۔

جبکہ وہ خفگی سے دیکھتا ہوا سینہ سہلا رہا تھا۔۔۔۔

کیوں لینے آئے مجھے۔۔سینے پر ہاتھ باندھ کر ناگواری سے ندوہ نے تارز کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

اب سے میں ہی لینے آیا کروں گا جناب کو۔۔تارز نے گاڑی کا دروازہ کھول کر بڑے انداز میں سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔

وہ یونورسٹی سے آف پر باہر آئی تو تارز گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔۔مخصوص انداز میں چہرے پر مسکراہٹ سجائے آنکھوں میں شرارت بھرے وہ آٹو والے کو جانے کا اشارہ کرتی ہوئی تارز کے پاس آئی تھی۔

نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ندوہ نے سپاٹ چہرے کے ساتھ کہا۔

پھر سیٹ پر بیٹھ کر دروازہ بند کیا۔۔۔

بات ضرورت کی نہیں میرے فرض کی ہے۔۔۔۔میں جیسے بھی وقت

نکالوں۔۔ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے ہوئے مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے کہا۔۔۔

ندوہ نے لاپرواہی سے کھڑکی کے باہر دیکھنا شروع کیا تھا۔۔

تارز ابتہاج۔۔۔۔یہ حرکتیں۔۔مجھے تمھارے قریب نہیں اور دور کر رہی ہیں۔۔تم میں وہ بات ہی نہیں۔۔ نہ سنجیدگی نہ رعب۔۔اور یہ محبت جو تم مجھ پر نچھاور کر رہے ہو یہ مجھے پانے کا نشہ ہے اور کچھ بھی نہیں تم جیسے لاپرواہ لڑکے جتنی شدت سے محبت کرتے ہیں اتنی ہی تیزی سے ان کے دل سے محبت ڈھل بھی جایا کرتی ہے۔۔۔

اچھا ایک منٹ۔۔۔تارز نے ایک دم گاڑی روکتے ہوئے عجلت کے انداز میں کہا۔۔۔

ندوہ اپنی سوچوں سے باہر آئی تھی۔۔تارز گاڑی سے اتر کر ایک پھولوں کی دوکان میں گیا تھا اور جب واپس آیا تو ہاتھ میں ایک خوبصورت سرخ گلاب تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاؤ چیپ۔۔اب یہ سب کروگے تم۔۔۔۔ندوہ نے ناگواری سے کہا تھا

تارز اس کی طرف پھول بڑھا کر مسکرا رہا تھا۔۔۔

ہر وہ کام جس سے تمھارے دل میں میری جگہ بنے۔۔تارز نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

تارز اس سب سے تو بلکل نہیں بنے گی۔۔ندوہ نے پھول پکڑ کر سامنے ڈیش بورڈ پر رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

میرے کام میں دخل اندازی نہیں۔۔تارز نے ہلکا سا قہقہ لگایا تھا۔۔۔

ندوہ نے چڑ کر رخ دوسری طرف کیا تھا۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

کیا شور ہورہا امی۔۔وہ بالوں کا جوڑا بناتی کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔

وہ یونیورسٹی سے آکر سو جاتی تھی پھر شام کو چھے بجے تارز کے آفس آنے پر اٹھتی تھی آج کچن سے شور کی آوازیں سنتی ہوئی وہ برآمدے میں آئی تھی جہاں سلمی بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھیں۔۔۔

تارز ہے کچن میں۔۔ہم سب کے لیے چائے بنا رہا ساتھ حدفہ۔۔سلمی نے محبت سے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔سلمی اور حدید کا اب یہی حال تھا ہر وقت بس تارز تارز۔۔۔۔۔

تارز اور چائے۔۔ندوہ نے حیران سے انداز میں سلمی کو دیکھا اور پھر کچن کی کھڑکی کی طرف دیکھا۔۔۔

وہ اور حدفہ مصروف انداز میں کچن میں کام کر رہے تھے۔۔۔

ہاں۔۔کہہ رہا آج شام کی چائے اس کے ہاتھ کی۔۔سلمی نے ہلکا سا قہقہ لگا کر محبت سے کہا۔۔۔

ندوہ آہستہ سے چلتی ہوئی کچن کے پاس آئی تھی۔۔تارز صبح آفس والی پینٹ شرٹ میں ہی ملبوس تھا ٹائی اتاری ہوئی تھی شرٹ کی ایک سائیڈ پینٹ کے اندر دوسری باہر تھی شرٹ کے بازو فولڈ کیے ہوئے تھے۔۔وہ چائے کو چھینٹنے میں مصروف تھا۔اسکو دیکھ کر ایک دم سے مسکرا کر پلٹا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے۔۔اٹھ گئی محترمہ۔۔حدفہ نے بے زار سی شکل بنا کر کہا۔۔۔

وہ پکوڑے نکال رہی تھی۔۔بہت ساری پلیٹیں مختلف لوازمات سے سجی ہوئی شلف پر پڑی تھیں۔ایک میں کیک تھا۔۔کوکیز۔۔ڈرائی فروٹس۔۔اور ایک میں حدفہ پکوڑے فرائی کرنے کے بعد رکھ رہی تھی۔۔۔

دیکھیں ذرا۔۔اپنے شوہر کو۔۔اور لگیں ان کے ساتھ۔۔حدفہ نے جلدی سے ہونٹ نکالتے ہوئے چیچ ندوہ کی طرف بڑھایا۔۔

کیا ہوا۔۔اے۔۔خبردار جو میری بیوی سے کام کروایا تو۔۔آج سے شام کی چائے میرے ہاتھ سے۔۔تارز نے حدفہ کو آنکھیں نکالی تھیں۔۔پھر محبت سے ندوہ کی طرف دیکھا جو سینے پر ہاتھ باندھے ایسے چہرے کے ساتھ کھڑی تھی جیسے کہہ رہی ہو یہ کیسا ڈرامہ ہو بھئی اب بھلا۔۔۔

اور تم کام کیا کروگی میرے ساتھ موٹی ہوتی جارہی ہو۔۔تارز نے قہقہ لگایا اور پکوڑا اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا جس پر حدفہ نے زور سے چپت لگائی تھی۔۔۔

آپی چیک کریں ذرا انھیں۔۔یہ کیا بات ہوئی۔۔حدفہ نے بے چارگی سے ندوہ کی طرف دیکھا۔۔۔

تارز آپ نکلیں۔۔میں لے کر آتی۔۔۔۔ندوہ نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔

نہیں بلکل نہیں۔۔بس ابھی لے کر آ رہا۔۔اتنا بھی بے کار مت سمجھو دو سال اکیلے رہا ہوں اسلام آباد۔۔۔تارز نے کالر کھڑے کرتے ہوئے کہا۔۔

حدفہ نے زبان نکال کر منہ چڑھایا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بڑے۔۔سارا کام میں نے کیا ہے۔۔حدفہ نے روہانسی شکل بنا کر کہا۔۔۔

چل جھوٹی۔۔۔تارز نے لب دانتوں میں دبا کر آنکھیں نکالی تھیں۔۔۔

چلو۔۔چلو جاکر بیٹھو۔۔۔تارز نے ندوہ کو باہر جا کر بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔

اور تم کہاں جا رہی پکوڑے ڈالو پلیٹ میں۔۔حدفہ جو جان بچہ کر کھسک رہی تھی تارز نے جھٹکے سے بازو اپنی طرف کیا تھا۔۔۔

تارز بھائی۔۔۔۔۔۔حدفہ نے منہ بنا کر پیر پٹخا تھا۔۔۔

ندوہ حدفہ کی حالت پر مسکراتی ہوئی باہر آئی تھی۔۔

ندوہ۔۔۔۔سلمی نے محبت پاش نظروں سے دیکھتے ہوئے ندوہ کو اپنے پاس بلایا تھا۔۔

جی۔۔۔۔ندوہ مسکراتی ہوئی ان کے پاس بیٹھی تھی۔۔۔۔

بہت اچھا ہے تارز۔۔۔سلمی نے محبت سے ندوہ کا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔

جی۔۔۔۔۔۔۔ندوہ نے پر سوچ انداز میں کہا تھا۔۔

ان کو لاہور آئے ہوئے دو ہفتے ہونے کو تھا۔تارز ہر گھڑی ہر لمحہ اس پر محبت لٹا رہا تھا۔۔رات کو اس کے ہاتھ کو سینے سے لگا کر سونا۔اسے خود یونیورسٹی چھوڑ کر آنا آفس سے وقت نکال کر اسے گھر چھوڑنے آنا راستے سے ایک گلاب لے کر دینا۔اور شام کی چائے وہ بناتی تھی جب وہ آفس سے آتا تھا لیکن آج چائے بھی وہ بنا رہا تھا۔۔۔اب تارز اور حدفہ مل کر کھانے کے میز کو سجا رہے تھے۔۔۔۔

ندوہ نے چائے کے کپ کو منہ لگا کر ایک گھونٹ لیا تھا اور حیران ہو

کر تارز کی طرف دیکھا تھا۔۔جو پہلے سے اسے محبت پاش نظروں سے دیکھنے میں مصروف تھا چائے بہت مزے کی تھی۔۔وہ حیران ہوئی تھی۔۔

سلمی اور دہوئد بھی چائے کی تعریف کررہے تھے۔۔اور وہ اپنی تعریف پر قہقے لگاتا بس اس کی طرف دیکھ رہا تھا جس نے ایک لفظ بھی منہ سے تعریف کا نہیں نکالا تھا۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

پاگل لڑکی۔۔۔کتنی خوش قسمت ہو تم۔۔۔۔۔عروہ نے آنکھیں سکیڑ کر ایک نظر سامنے لاونج میں بیٹھے تارز کو دیکھا اور پھر ندوہ کی طرف۔۔

عروہ نے ستائشی نظر پھر سے تارز پر ڈالی تھی۔جو ھادی کے ساتھ باتوں میں مگن تھا۔وہ دونوں کچن میں کھڑی تھیں اور کھڑکی سے سامنے لاونج کا منظر واضح نظر آ رہا تھا۔۔۔

ندوہ اور تارز۔۔ندوہ کے ماموں کی طرف ڈنر پر آئے تھے۔۔ھادی کی بڑی بہن عروہ سے ندوہ کی بچپن سے دوستی تھی۔۔ندوہ نے اسے اپنی ہر الجھن بتا دی تھی۔

تم یہ کیوں نہیں سوچتی کہ وہ کتنی محبت کرتا تم سے۔۔۔اس نے جو بھی کیا۔۔۔جنگ اور محبت میں سب جائز ہے۔۔عروہ اسے ڈانٹنے کے انداز میں سمجھا رہی تھی۔

لیکن میں تو نہیں کرتی نہ اس سے محبت۔۔ندوہ نے بے زار سی شکل بنا کر کہا تھا۔

تم بیوقوف جو ٹھہری۔دیکھو تو اس کی طرف۔۔کیا بندہ ہے پاگل لڑکی۔۔عروہ نے تارز کی طرف اس کی توجہ دلآئی تھی۔

ندوہ نے مڑ کر پہلی دفعہ تارز کو اس نظر سے دیکھا تھا۔۔وہ ھادی کے ساتھ بات کرتے ہوئے بار بار قہقہ لگا رہا تھا۔۔۔سفید رنگ کی شرٹ زیب تن کئے وہ غضب کا لگ رہا تھا۔۔وہ بہت خوبرو تھا۔۔۔عروہ بلکل ٹھیک کہہ رہی تھی۔۔لیکن دل اس کے لیے کچھ بھی محسوس ہونے کی حامی نہیں بھرتا تھا۔۔۔

بس کردو۔۔ندوہ نے گھٹی سی آواز میں عروہ کی بات کی نفی کی تھی۔۔

بس تو تم کردو۔۔۔جو کچھ تم نے بتایا ہے کون کرتا ہے آجکل اپنی بیوی کے ساتھ۔۔عروہ کے ماتھے پر اب بل پڑ گئے تھے۔۔خفگی سے اسے لتاڑا۔

جب وہ میرے پاس آتا ہے۔۔مجھ سے کوئی بھی بات کرتا ہے۔۔یا مجھے ساتھ لگاتا ہے۔۔مجھے عجیب سا احساس ہوتا ہے جیسے کہ شرمندگی سی کہ میں بڑی ہوں اس سے۔۔ندوہ نے لب کچلتے ہوئے اپنے تارز کے لیے احساسات کو بیان کیا تھا۔۔۔

تمھارا تو دماغ خراب ہے۔۔۔کہاں سے لگتی ہو تم اس سے بڑی ہاں۔۔ اس کو دیکھو تو۔۔۔عروہ نے جھاڑنے کے سے انداز میں کہا تھا۔۔۔

دیکھا ہے دن رات اسی کو دیکھتی ہوں آجکل۔۔۔ندوہ نے ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے کہا۔۔۔

میں تمھاری جگہ ہوتی تو رشک کرتی اپنی قسمت پر۔۔عروہ نے چائے کے کپ ٹرے میں سجاتے ہوئے کہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ لوگ کھانا کھا چکے تھے اب بس چائے پینے کے بعد انھیں واپسی کے لیے نکلنا تھا۔۔

عروہ چائے لے کر کچن سے باہر نکلی تھی اور وہ بھی اس کے پیچھے مریل قدم اٹھاتی باہر آگئی تھی۔۔۔

کیا کروں۔۔عروہ نے جو کہا اور جو میرا دل کہتا ہے۔۔کیا میں واقعی میں بیوقوف ہوں۔۔لیکن میں اس رشتے میں صرف کمپرومائز کی قائل نہیں ہوں۔۔تارز بائیک چلا رہا تھا اور وہ اس کے پیچھے اپنے آپ سے الجھ رہی تھی۔۔۔

آئسکریم کھاؤگی۔۔۔۔تارز نے ہلکی سی گردن موڑ کر آواز کو تھوڑا اونچا کرتے ہوئے کہا تھا۔۔

کھلا دو۔۔۔ندوہ نے سوچوں میں گم سی آواز میں حامی بھر لی تھی۔۔۔

رکو ذرا میں ابھی لے کر آتا ہوں۔۔۔بائیک کو ایک طرف لگاتا ہوا وہ آئسکریم لینے کے لیے بڑھا تھا جبکہ ندوہ خیالوں سے الجھی وہیں کھڑی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھی۔۔

ہائے۔۔۔اکیلی کیوں کھڑی ہو؟؟بائیک پر موجود دو لڑکوں میں سے ایک لڑکے کی آواز پر ندوہ نے چونک کر دیکھا تھا۔۔

دو لڑکے بائیک پر سوار اس کے قریب آگئے تھے۔۔۔اور اب ان میں سے ایک غلاضت بھری آنکھوں کے ساتھ دیکھتا ہوا اس پر معنی خیز گھٹیا جملے اچھالا رہا تھا۔۔

ندوہ نے پریشان ہوکر آئسکریم پارلر کی طرف دیکھا تھا جہاں تارز نہیں دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لڑکے اس کے خوف کو دیکھتے ہوئے اور شیر ہوگئے تھے۔۔۔اب سامنے والا لڑکا بائیک کو فرنٹ سے اس طرح اوپر اچھال رہا تھا جیسے ندوہ پر چڑھا دے گا۔۔

ندوہ نے گھٹی سی چیخ نکالی تھی۔۔۔اور اسی کی ساتھ لڑکوں کا فلک شگاف قہقہ ابھرا تھا۔۔پھر وہ بائیک تھوڑا آگے لے گئے تھے لیکن ایک دم سے

سامنے والا لڑکا اچھل کر بائیک سے نیچے گرا تھا جس کا گریبان تارز کے ہاتھ میں تھا۔۔

گرنے والا لڑکا ہی کیونکہ بائیک چلا رہا تھا اس لیے دوسرا لڑکا جو پیچھے بیٹھا تھا لڑھکتا ہوا بائیک کے ساتھ کتنی دور تک گھستا چلا گیا تھا۔۔

جبکہ تارز اب پہلے لڑکے کے جبڑوں پر لگاتار مکوں کے وار کررہا تھا۔لڑکا ادھ موا سا ہوگیا تھا۔۔لوگوں کی بھیڑ اکھٹی ہوگئی تھی ان میں سے کچھ لوگوں نے تارز کو زبردستی پیچھے کیا تھا۔۔۔

ندوہ کا گلا خشک ہوگیا تھا سانس خوف سے اٹک کر رہ گئی تھی تارز کا یہ روپ وہ پہلی دفعہ دیکھ رہی تھی۔۔تارز کا چہرہ غصے سے سرخ ہورہا تھا۔ اب وہ چلتا ہوا ندوہ کے پاس آرہا تھا آئسکریم کے کپ لڑکے کو مارنے کے چکر میں زمین بوس ہو چکے تھے۔۔۔

تارز پاگل ہوگئے تھے کیا۔۔۔کیا ضرورت تھی یہ سب کرنے کی۔۔۔ندوہ نے اس کے آتے ہی چیخنے کے انداز میں کہا تھا۔۔۔۔

ابھی تو اور پٹتے۔۔۔اگر لوگ نہ آتے بیچ میں۔۔۔تارز نے دانت پیستے ہوئے کہا تھا۔۔۔

پاگل مت بنو۔۔ندوہ نے خوف اور خفگی کے زیر اثر تارز کو جھاڑا تھا۔۔۔

تمھارے ساتھ بدتمیزی کی تھی انھوں نے۔۔تارز نے ہاتھ کا اشارہ بھیڑ کی طرف کرتے ہوئے غصے سے بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

تو۔۔۔۔۔ندوہ نے چیخ کر کہا۔۔۔۔

تو جان سے مار دیتا میں ان کو۔۔۔تارز بھی اسی انداز میں غرایا تھا۔

اگر یہ سب تماشہ مجھے امپریس کرنے کے لیے تھا۔۔۔ندوہ نے ناک پھلا کر کہا۔۔

اوہ۔۔جسٹ شٹ اپ۔۔تمھاری حفاظت فرض ہے میرا۔۔بھاڑ میں جائے تمہیں امپرس کرنا۔۔تارز کو اس کی بات پر تپ چڑھی تھی۔۔

ندوہ ایک دم سے اس کے ایسے دھاڑنے پر سٹپٹائی تھی۔

بیٹھو پیچھے۔۔۔بائیک کو سٹارٹ کرتے ہوئے رعب دار آواز میں کہا۔۔

گھر پہنچ کر دونوں کے درمیان بلکل خاموشی تھی تارز نے خفا سی صورت بنا رکھی تھی۔۔ندوہ نے لاپرواہی سے سر جھٹکا اور چادر تان کر لیٹ گئی تھی۔۔

بار بار آنکھوں کے سامنے وہی منظر آ رہا تھا۔۔۔

تارز کے ہاتھ کی گرفت کو اپنے ہاتھ پر محسوس کر کے وہ ایک دم چونکی تھی۔۔وہ اس کے ہاتھ کو مخصوص انداز میں سینے پر رکھ چکا تھا۔۔۔

خفا بھی ہے لیکن یہ نہیں بھولا۔۔ندوہ نے دانت پیستے ہوئے سوچا تھا۔

اچانک اپنی ہتھیلی پر تارز کے لبوں کی جنبش کو محسوس کر کے وہ ساکن سی ہوئی تھی آج پہلے دن اس نے یہ جسارت کی تھی ندوہ نے ایک دم سے ہاتھ کھینچ لیا تھا۔۔

دوبارہ تارز نے ہاتھ نہیں پکڑا تھا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

اچھا۔۔تو میں اور ندوہ چھٹی اپلائی کرتے ہیں پھر۔۔تارز نے فون کان کو

لگا کر سامنے سے آتی ندوہ کو دیکھا تھا۔۔اور پھر گھڑی کی طرف وہ آج بھی بارہ بجے کے قریب اوپر آئی تھی۔۔۔

ہاں۔۔ندوہ کو ذرا جلدی آنا ہوگا۔۔بہت کام ہوگا شادی کا بیٹا مہک کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی علیا بہت تنگ کرتا ویسے بھی۔۔۔سیما نے پریشان سی آواز میں کہا۔۔۔

مما اپنی لاڈلی بہو سے آپ خود بات کرنا۔۔میری طرف سے پوری اجازت ہے۔۔۔تارز نے واشروم میں گھستی ندوہ کی طرف دیکھ کر کہا تھا۔

ندوہ تو بہت اچھی ہے۔۔اب تانیہ پتا نہیں کیسی ہوگی۔۔بس عجیب سا خوف ہے اس کو لے کر میرے دل میں۔۔سیما نے اپنی پریشانی ظاہر کی تھی۔۔۔

مما۔۔چھوڑ دیں نہ۔۔بہت اچھی لڑکی تانیہ میں مل چکا ہوں اس سے۔۔

تارز نے کمر کے نیچے تکیہ لگا کر بیڈ پر ٹانگیں پساری تھیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا اللہ کرے۔۔۔مدھم سی آواز میں سیما نے کہا تھا۔۔

بابا کا موڈ کچھ بہتر ہوا بھائی کے ساتھ؟؟تارز نے تجسس بھری آواز میں پوچھا تھا۔۔

بس چپ چپ سے ہیں زیادہ بات نہیں کرتے حبان کے ساتھ۔۔سیما نے دکھی سی آواز میں کہا تھا۔۔

اچھا چلیں۔۔آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائیں گے بھائی کے ساتھ۔۔تارز نے ان کی پریشانی کم کرنے کے لیے محبت سے کہا تھا۔۔

ہاں امید تو بہت ہے۔۔سیما نے ٹھنڈی سانس خارج کرتے ہوئے کہا تھا۔

ندوہ واشروم سے باہر نکل کر اب اپنی طرف کے تکیے درست کررہی تھی۔۔چہرہ ویسے ہی بارہ بجا رہا تھا جیسے روز بجاتا تھا اس وقت۔۔۔

ندوہ پاس ہے تو بات کروا دو۔۔سیما نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

آپ اس کے نمبر پر کال کرلیں نہ۔۔تارز نے کن اکھیوں سے ندوہ کی

طرف دیکھا جو اب روز کی طرح سیدھے لیٹ کر چادر سینے تک تان کر ایک بازو منہ پر رکھ چکی تھی۔۔۔۔

کیوں تمہیں کیا تکلیف ہے بات کرواتے ہوئے۔۔۔سیما نے مصنوعی خفگی کا اظہار کیا تھا۔۔۔

شک بہت کرتی مجھ پر پھر میرا فون چیک کرنے لگے گی۔۔تارز نے کان کھجاتے ہوئے قہقہ لگایا تھا۔۔۔

ندوہ نے ایک دم سے آنکھوں پر سے بازو ہٹا کر گھور کر دیکھا تھا۔۔۔

کوئی حال نہیں تمھارا اچھا ابا کو اور سب کو سلام دینا میرا۔۔۔سیما نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

جی جی کیوں نہیں۔۔۔تارز نے معدب انداز میں کہا اور پھر فون بند کرتے ہی ندوہ کی طرف دیکھا جو پہلے سے اسے گھور رہی تھی۔۔

بات کیوں نہیں کروائی میری پھپھو سے۔۔۔ندوہ نے رعب سے کہا تھا۔

یہ میرا ٹائم ہے۔۔بہت مشکل سے رات بارہ بجے تو تم کمرے میں آتی

ہو۔۔۔تارز نے محبت سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

اور دس منٹ واشروم میں گھسی رہتی ہو۔۔تھوڑا سا آگے ہوکر کہنی کے بل سر کو ہاتھ پر ٹکایا۔۔۔چہرے پر بچوں کی طرح خفگی سجائی۔

نیند آنے سے پہلے تک کا یہ تھوڑا سا تو وقت ہوتا ہے جب میں تمھارا ہاتھ اپنے سینے سے لگاتا ہوں۔۔تارز نے اس کے ہاتھ کو تھام کر اس کے اور اپنے درمیان حائل تکیے کو اٹھا کر اپنے پیچھے کیا۔۔

ندوہ نے ایک دم سے آنکھیں سکیڑ کر اس کی خمار آلودہ ادھ کھلی آنکھوں اور معنی خیز انداز میں مسکراتے لبوں کی طرف دیکھا۔۔۔۔

میں نے کل بھی کہا تھا اس تکیے سے آگے نہیں آسکتے تم۔۔ندوہ نے تھوک نگل کر سخت لہجے میں کہا۔۔۔۔

تکیے کی ایسی تیسی۔۔تارز نے شرارت سے کہا اور قہقہ لگایا تھا اسے ندوہ کے چہرے پر معصوم سا خوف اچھا لگ رہا تھا۔۔

کیا کہوں اس بیوقوف بیوی کو کہ مجھے اس کی نفرت سے بھی پیار ہے۔۔

آرام سے۔۔۔ندوہ ایک دم بیڈ سے اتر کر نیچے کھڑی ہو چکی تھی۔۔

کب ختم ہوگی یہ سزا۔۔۔تارز نے اپنے بال ہاتھوں میں جکڑ کر مصنوعی بے چینی دکھا کر ندوہ کو اور حراساں کیا تھا۔۔

یہ سزا نہیں تمہاری ہار ہے تارز۔۔ندوہ نے دانت پیستے ہوئے کہا تھا۔

ابھی تو ایک ماہ ہوا ہے۔۔تم نے ہار مان لی۔۔ایک سال کا وقت کہا تھا تم نے۔۔۔۔ندوہ نے ناگواری ظاہر کرتے ہوئے کہا۔۔

میرے دل میں تو کیا محبت جگاؤ گے۔۔تمہارے اپنے دل سے محبت نکل جائے گی۔۔ندوہ نے ناک چڑھا کر کہا تھا۔۔۔

اچھا۔۔۔بہت جانتی ہو تم تو مجھے واہ واہ۔۔۔تارز ایک دم سے اٹھ کر بیٹھا تھا۔۔اور ہونٹ باہر نکال کر مصنوعی داد دیتے ہوئے کہا۔۔۔

اتنا تو میں خود کو نہیں جانتا ہوں۔۔۔۔معصوم سی شکل بنا کر کہا۔۔

مجھے سونا ہے۔۔۔ندوہ نے ناک پھلا کر بے زار سی شکل بنائی تھی۔۔

تو کس نے روکا۔۔تارز نے کندھے اچکا کر شرارت سے دیکھا۔۔۔

اپنی جگہ پر چلو۔۔ندوہ نے گھور کر خبردار کرنے والے انداز میں کہا۔۔

تارز منہ بناتا ہوا رول ہو کر اپنی جگہ پر گیا تھا۔۔۔

بدتمیز۔۔۔ندوہ منہ میں بڑبڑاتی ہوئی چادر درست کر رہی تھی۔۔۔

اور تارز مسکراہٹ دباتا ہوا اس کے لیٹنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ کی انگلیوں میں جکڑ کر سینے پر رکھتے ہی جو سکون اس کی روح میں سرائیت کرتا تھا۔وہ اس کے لیے انمول تھی۔۔

اسی لیے تو وہ ندوہ کو۔۔۔۔سکون میرے۔۔۔کہتا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چھپکلی۔۔۔ندوہ کی زوردار آواز کے ساتھ بھیانک چیخ بھی نمودار ہوئی تھی۔۔۔

تارز جو بیڈ پر لیٹا موبائل پر انگلیاں چلا رہا تھا ایک دم سے چونک گیا تھا۔۔تیزی سے سلیپرز کو پاؤں میں پھساتا وہ واش روم کی طرف بھاگا تھا۔۔۔

ندوہ آج بھی روز کی طرح بارہ بجے کمرے میں آئی تھی۔۔وہ جان بوجھ کر کسی لیکچر کی تیاری کو جواز بنا کر رات گئے تک نیچے لاونج میں بیٹھی رہتی تھی۔۔اب بھی وہ کمرے میں آکر واشروم میں گئی تھی جہاں ایک چھپکلی کو دیکھ کر اس کی روح فنا ہوئی تھی۔۔۔

تارز دروازے کے پاس پہنچا تو وہ۔۔چھپکلی کے ڈر سے واش روم کے اندر کھڑی تھی کیونکہ چھپکلی داخلی دروازے کے بلکل اوپر تھی۔۔۔

تو اس میں اتنا ڈرنے والی کیا بات ہے۔۔تارز نے شرارت سے دیکھ کر کہا اسے ہنسی آ رہی تھی۔۔وہ بچوں کی طرح ڈر رہی تھی۔۔۔

اور دانت پیس پیس کر ہاتھ کے اشارے سے تارز کو چھپکلی بھگانے کو کہہ رہی تھی۔

نکالو اسے باہر۔۔۔۔تارز کو مسلسل دانت نکالتا دیکھ کر ندوہ نے روہانسی شکل بنا کر کہا۔

ہٹو۔۔یہ وائیپر دو۔۔تارز نے اس کی طرف آکر وائپنگ اسٹک کو اٹھایا تھا

وہ چھپکلی کو باہر کی طرف نکال رہا تھا اسٹک کو دیوار پر مار کر جبکہ وہ اندر کی طرف کا رخ کرتی جا رہی تھی۔۔ندوہ چیخ مار کر تارز کے ساتھ چپکی تھی۔۔۔

اتنی سی بات تھی۔۔۔تارز نے مدھم سی سرگوشی کی تھی ندوہ کے کان میں جو آنکھیں زور سے بند کئے کھڑی تھی۔۔۔

ندوہ نے فورا آنکھیں کھول کر ارد گرد کا جائزہ لیا تھا اور سکون کا سانس لیا تھا۔۔پھر احساس ہوا کہ وہ تارز کی کمر کے گرد بازو حائل کیے ہوئے ہے۔۔ایک دم سے وہ سیدھی ہوئی تھی۔۔

ندوہ نے پیچھے ہوکر تارز کے چہرے کی طرف دیکھا تھا جو معنی خیز انداز میں مسکراہٹ دبا رہا تھا۔۔۔

تارز کی شرارت کی رگ پھڑکتے ہی اس کا ہاتھ شاور پر گیا تھا اور ایک دم سے دونوں پر شاور کا پانی تیزی سے گرنے لگا تھا۔۔۔

تارز کا جاندار قہقہ پورے واشروم میں گونجا تھا وہ ندوہ کے بازو کو

گرفت میں لے چکا تھا۔۔۔تاکہ وہ بھاگے نہ۔۔تارز کی اس اچانک حرکت پر وہ بوکھلا گئی تھی لمحہ بھر میں ہی دونوں پوری طرح بھیگ چکے تھے۔۔۔

تارز۔۔۔دماغ خراب ہے کیا۔۔ندوہ نے دانت پیستے ہوئے غصے سے تارز کی طرف دیکھا۔۔۔

جو بھرپور طریقے سے مسکراتا ہوا اس کی حالت سے محظوظ ہورہا تھا۔۔۔

ہاتھ چھوڑو۔۔۔۔۔ندوہ نے چیخنے کے انداز میں کہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ندوہ کے بال بھیگ کر اس کی چمکتی گردن پر چپک گئے تھے۔۔منہ پر شاور کا پانی تیزی سے گر رہا تھا جس سے وہ بمشکل آنکھیں کھول پا رہی تھی۔۔ایک دم سے تارز کے دل کی دھڑکن بے ترتیب سی ہونے لگی تھی اور دماغ مفلوج ہو کر دل کو سارے اختیارات سونپ گیا تھا۔۔۔

ندوہ کے لاشعور نے جیسے خطرے کی گھنٹی بجائی تھی چونک کر چہرہ اوپر اٹھا کر تارز کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

وہ مسکرا رہا تھا۔۔لیکن اب آنکھوں سے خماری سی جھلکنے لگی تھی۔۔لبوں کی شریر مسکراہٹ بھی غائب تھی۔۔

ایک دم سے ندوہ کو اپنی کمر پر گرفت محسوس ہوئی تھی اور پھر سانس بند ہونے کا احساس۔۔آنکھیں پوری طرح کھل گئی تھیں اور آواز بند تھی۔۔تارز کے سینے پر پڑنے والے مکے اس پر کوئی اثر نہیں کر رہے تھے۔۔اور وہ تو جیسے حواسوں میں نہیں تھا۔۔ناک سے لمبے لمبے سانس لیتی ہوئی وہ مسلسل اسے پیچھے کرنے کی ناکام کوشش میں روہانسی ہوگئی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ندوہ نے اپنی پوری قوت سے اسے پیچھے دھکا دیا تھا۔۔اور لپک کر سامنے پڑے فٹ فائلر کو اٹھا کر تارز کے ماتھے پر دے مارا۔۔۔

ایک دم سے خون ابھر تھا۔۔وہ اپنا سانس بحال کرتی لبوں کو ہاتھ کی پشت سے بے دردی سے رگڑتے ہوئے تیزی سے واشروم سے باہر نکلی تھی۔اور وہ خون آلودہ ماتھا لیے چلتے شاور کے نیچے ہی کھڑا تھا۔۔۔

ندوہ الماری سے کپڑے نکال کر بڑے بڑے ڈگ بھرتی نیچے کی طرف چلی گئی تھی۔۔ماتھا شکن آلودہ تھا اور چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔

ایک دم سے تارز کی بے باک جسارت نے ہاتھ پاؤں پھلا دیے تھے۔ ابھی بھی عجیب سا احساس تھا جو جکڑے ہوئے تھا۔۔حدفہ بے خبر سو رہی تھی وہ تیزی سے اس کے پاس سے گزرتی ہوئی واش روم میں گھسی تھی۔۔کپڑے بدن سے گیلے ہو کر چپکے پڑے تھے جو مزید الجھن کا شکار کر رہے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کپڑے تبدیل کرنے کے بعد وہ بے ارادہ بار بار کلی کر رہی تھی۔۔لبوں پہ ہاتھ رکھے سامنے آئینے میں اپنے چہرے کو دیکھا تھا۔۔

افففف۔۔دل کیا اسے گریبان سے پکڑ کر جھنجوڑ ہی ڈالے۔۔تڑپ کر اپنے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ دیکھا تھا۔۔۔

باہر نکل کر ندوہ نے ٹاول سے بال خشک کرتے ہوئے گھڑی پر نظر پڑی تو ایک بجا رہی تھی۔۔۔

اسی طرح شاور کے نیچے ساکت کھڑے رہنے کے کچھ دیر بعد ماتھے پر جلن کے احساس سے تارز ھوش میں آیا تھا۔۔شاور کو بند کرتا ہوا وہ باہر آیا تھا۔۔ٹشو باکس سے اکھٹے تین ٹشو نکال کر ماتھے پر رکھے اور ویسے ہی گیلے کپڑوں اور گیلے دل کو لے کر وہ صوفے پر بیٹھتا چلا گیا تھا۔۔

ایک کمزور سا لمحہ بھکنے پر مجبور سا کر گیا تھا اور پھر وہ ایسی حالت میں سامنے کھڑی تھی کہ دل کا بے ایمان ہو جانا بنتا تھا۔۔

لیکن ندوہ کے دل کا میل شاور کا تیز پانی اور اس کی سچی جسارت بھی نہ دھو سکی۔۔۔

شاید وہ ٹھیک کہتی ہے اس کے دل میں میری محبت کبھی نہیں جاگ سکتی۔۔کپڑوں سے پانی نچڑ کر فرش گیلا کر رہا تھا اور سردی سے دانت بجنے لگے تھے۔۔لیکن وہ سر جھکائے ایک ہاتھ سے ماتھے کے بہتے خون کو روکے بیٹھا تھا۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

تم نیچے کیا کر رہی ہو۔۔۔سلمی نے قمیض کے بازو نیچے کرتے ہوئے

حیران ہو کر پوچھا۔۔۔

وہ تہجد کے لیے وضو کرنے کے بعد حدفہ کو نماز کے لیے اٹھانے آئی تھیں جب ندوہ کو دیکھ کر حیران سی ہوئیں۔۔

وہ میں۔۔۔ندوہ ایک دم سے اٹھ بیٹھی تھی اور سلمی کے ماتھے کے بل دیکھ کر گڑبڑا گئی تھی۔۔۔

تارز سے لڑائی ہوئی ہے کوئی۔۔۔۔سلمی نے تجسس سے پوچھا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ندوہ نے گھٹی سی آواز میں کہا تھا۔۔۔

تو پھر اوپر جاؤ۔۔مجھے یہ سب پسند نہیں اتنا اچھا شوہر دیا ہے اللہ نے تم یوں ناراض ہو ہو کر نیچے آؤگی تو اسکے دل سے اتر جاؤ گی جلدی۔۔۔۔ سلمی نے غصے سے کہتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

وہ امی اس کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ندوہ نے خجل ہو کر جھوٹ بولا اوپر جانے کو تو بلکل دل نہیں تھا۔۔۔۔

تو پھر تو تمھیں اوپر ہی ہونا چاہیے۔۔چلو جاؤ اوپر اسی وقت نہیں تو مجھ

سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔ سلمی نے پریشان ہو کر ڈانٹنے کے انداز میں کہا تھا۔۔۔۔

امی۔۔۔۔۔۔۔۔ندوہ نے بے چارگی سے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

اوپر جاؤ اپنے کمرے میں ویسے بھی میں بہت عرصے سے نوٹ کر رہی ہوں رویہ تمھارا۔۔۔ صبح تمھارا دماغ درست کرتی فلحال جاؤ اوپر۔۔۔۔۔ سلمی نے دانت پیستے ہوئے اس کی بے چارگی کو نظر انداز کیا تھا۔۔۔لہجہ اب بھی جھاڑنے والا ہی تھی۔۔۔

ندوہ چارو نہ چار اوپر آئی تھی۔۔۔کمرے کے دروازے میں ایک دم رکی تھی۔۔تارز ویسے ہی گیلے کپڑوں میں بیٹھا ہوا تھا۔۔کمرے کا دروازہ کھلا تھا جس کی وجہ سے کمرہ مزید ٹھنڈا ہو رہا تھا۔۔۔

ویسے ہی کیوں بیٹھا ہوا ہے اب۔ابھی تک کپڑے بھی نہیں بدلے۔۔ندوہ نے چور سی نظر تارز پر ڈالی تھی۔۔وہ ساکت لب بھینچے بیٹھا تھا جسم سردی کی وجہ سے مسلسل کانپ رہا تھا۔۔ماتھے پر اب خون رک چکا تھا لیکن وہاں سے ماتھا سوج کر اوپر کو ابھرا ہوا تھا۔۔بال گیلے ہوکر بکھرے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور بے ترتیب سے تھے۔۔

ندوہ نے جلدی سے کمرے کا دروازہ بند کیا اور ہیٹر آن کیا تھا۔۔وہ بار بار تارز کی طرف دیکھ رہی تھی جو ابھی تک اسی پوزیشن میں بیٹھا ہوا تھا۔۔

بدتمیز۔۔ڈھیٹ۔۔اور اب کس بات کا نخرہ دکھا رہا مجھے یوں گیلا بیٹھ کر۔۔غلطی بھی خود کرتا ہے اور پھر۔۔ندوہ منہ میں بڑبڑاتے ہوئے اس کے کپڑے نکال رہی تھی۔۔اس کے کپڑے اور ٹاول ہاتھ میں پکڑے وہ تارز کے پاس آئی تھی۔۔۔۔

رول توڑا تھا سزا تو ملنی تھی۔۔ندوہ نے کپڑے اس کی طرف بڑھاتے ہوئے مدھم سی آواز میں کہا تھا۔

تارز نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔

تارز کپڑے بدل لو۔۔اس نے کپڑے تارز کے ساتھ صوفے پر رکھے تھے۔۔۔

تارز کے ہونٹ نیلے ہو رہے تھے۔۔۔پھر ایک جھٹکے سے وہ اٹھا تھا اور خود الماری سے ایک ٹراؤزر اور ٹی شرٹ نکال کر وہ سپاٹ چہرہ لیے واش روم میں گھس گیا تھا۔۔

ندوہ نے دھیرے سے صوفے پر پڑے کپڑے اٹھا کر پھر سے الماری میں لٹکا دیئے تھے۔۔۔۔

مجھے کس بات کے نخرے دکھا رہا ہے۔۔ندوہ نے لب کچلتے ہوئے سوچا پھر سر جھٹک کر لاپرواہی سے اپنی جگہ پر اپنے مخصوص انداز میں لیٹ چکی تھی۔۔۔تارز سپاٹ چہرہ اور سوجا ہوا ماتھا لے کر کمرے سے نکلا تھا اور خاموشی سے لیٹ گیا تھا۔۔۔ایک ماہ اور دس دن میں آج پہلا دن تھا جب تارز نے اس کا ہاتھ اپنے سینے سے نہیں لگایا تھا۔۔۔۔

ندوہ نے سکھ کا سانس لیا اور آنکھیں موندی تھی۔۔

لیکن کتنی عجیب بات تھی آج نیند نہیں آ رہی تھی۔۔ندوہ نے زبردستی آنکھوں کو زور سے بھینچا تھا۔۔۔

تارز۔۔ماتھے پر کیا ہوا ہے۔۔۔حدید نے نظر پڑتے ہی پریشان لہجے میں پوچھا تھا۔۔

وہ ناشتے کے لیے تیار ہوکر نیچے آیا ہی تھا جب حدید کی نظر اس کے ماتھے کے زخم پر پڑی تھی۔۔۔وہ ایک دم سے پریشانی سے کرسی پر سے اٹھے تھے سلمی اور حدفہ بھی پریشان شکل بنا کر دیکھنے لگیں تھی داؤد کے بھی کان کھڑے ہوگئے تھے۔۔بس ایک ندوہ تھی جو نظریں چرا کر اردگرد دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

ماموں رات غلطی سے اندھیرے کی وجہ سے میٹ میں پاؤں پھنسنے سے گر گیا تھا تو ڈریسنگ کا کونا لگا۔۔۔تارز نے مصنوعی مسکراہٹ چہرے پرسجا کر جھوٹ بولا تھا۔ندوہ کی طرف ایک نظر بھی نہیں ڈالی تھی۔۔۔

اوہ۔۔۔۔۔کافی گہرہ زخم ہے پایوڈین دو سلمی۔۔۔حدید نے پاس آ کر تارز کے ماتھے کو دیکھتے ہوئے کہا تھا اور اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا تو چونک کر تارز کی طرف دیکھا پھر جلدی سے اس کا بازو تھاما تھا۔۔وہ بری طرح بخار میں تپ رہا تھا۔۔۔

اففف۔۔تارز اتنا تیز بخار ہے تمہیں۔۔۔ندوہ بخار ہے تارز کو اتنا تیز۔۔

حدید اچھنبے سے فورا ندوہ کی طرف رخ کر کے گویا ہوئے۔۔

ندوہ ایک دم سے سٹپٹا گئی تھی۔۔۔۔

جی۔۔جی۔۔ابا۔۔وہ سردی لگ گئی ہے۔۔شاید ان کو۔۔ندوہ نے بے چینی سے لب کچلا تھا۔۔۔

تو بتایا کیوں نہیں۔۔۔حدید نے غصے سے جھاڑنے کے انداز میں کہا اور سلمی سے پایوڈین پکڑ کر روئی کی مدد سے تارز کے زخم پر لگائی تھی۔۔

ماموں ٹھیک ہو جاؤں گا۔۔۔پریشان نہ ہوں آپ۔۔تارز نے لب بھینچتے ہوئے مسکرا کر کہا تھا۔۔

کیا مطلب ہو جاؤں گا۔۔ندوہ اٹھو جا کر میڈیسن باکس لاؤ میرا۔۔حدید نے ہونق بنی بیٹھی ندوہ سے کہا تھا جو ایک دم سے حدید کے غصے کو دیکھتے ہوئے اٹھی تھی۔۔

حدید اور سلمی پہلے بھی تارز سے پیار کرتے تھے لیکن اب تو کچھ زیادہ

ہی خیال اور عزت کرنے لگے تھے۔۔جب سے تارز سے اس کی شادی ہوئی اس کی اپنی تو کوئی اہمیت ہی نہیں رہی تھی ہر کوئی بس تارز تارز ہی کرتا رہتا تھا۔۔۔

جی ابا۔۔۔ندوہ جلدی سے کرسی پیچھے کھسکاتے ہوئے اٹھی تھی۔۔

اتنی دیر ضد میں گیلے کپڑوں میں بیٹھے گا تو یہی حال ہوگا۔۔۔ندوہ نے دانت پیس کر سوچا اور غصے سے تارز کی طرف دیکھا تھا جو سب میں سپاٹ چہرہ لیے بیٹھا تھا۔۔۔

ندوہ نے میڈیسن باکس لاکر حدید کے پاس میز پر رکھا تھا۔۔حدید نے اچٹتی سی نظر ندوہ پر ڈالی تھی۔۔۔جو یونیورسٹی کے لیے تیار تھی۔۔۔

اور تم کہاں۔۔جا رہی۔۔چھٹی کرو۔۔حدید نے ماتھے ہر بل ڈال کر حکم دینے کے انداز میں ندوہ کو کہا تھا۔۔۔

نہیں ماموں جانے دیں اسے۔۔۔۔تارز نے فورا بخار سے بھاری ہوتی آواز میں سپاٹ چہرے کے ساتھ کہا تھا۔۔

کیوں۔۔کوئی ضرورت نہیں آج جانے کی گھر رہے تمھارے پاس۔۔۔۔

حدید نے سختی سے تارز کی بات کی تردید کرتے ہوئے کہا۔۔اور گھور کر ندوہ کی طرف دیکھا۔۔۔

آرام کرو اوپر جا کر۔۔۔حدید نے میڈیسن کھلانے کے بعد تارز کو محبت سے کہا جبکہ ہاتھ اس کی پشت کو تھپتھپا رہے تھے۔۔۔

جی ماموں۔۔۔۔تارز دھیرے سے مسکرایا تھا۔۔۔

اور کرسی پیچھے کرتا ہوا وہ اوپر کی طرف چل دیا تھا۔ایک ہاتھ ٹائی کی ناٹ کو ڈھیلا کرتا ہوا وہ دوسرے ہاتھ سے فون سے نمبر ملا رہا تھا۔۔ طبیعت کی ناسازی اسے آج نہ جانے پر مجبور کر چکی تھی۔۔

ندوہ چائے میں جوشاندہ ڈال کر دو اسے۔۔حدید نے ندوہ کو اگلا حکم صادر کیا تھا۔۔۔۔

وہ تیزی سے کچن کی طرف چل پڑی تھی۔۔

چلیں جی اب الٹا میں نواب کی خدمتیں کروں۔۔ندوہ دانت پیستے ہوئے

چائے بنا رہی تھی۔۔۔

تارز کو چائے دے کر میرے پاس آؤ۔۔عقب سے سلمی کی سخت آواز پر وہ چونک کر مڑی تھی۔۔پھر اثبات میں سر ہلایا۔۔اور چائے کپ میں انڈیلی۔۔

تارز چائے۔۔دھیرے سے اسے آواز دی تھی لیکن وہ تو شاید غنودگی میں تھا۔۔آنکھوں پر بازو رکھے لیٹا ہوا تھا ندوہ چائے سائیڈ ٹیبل پر رکھی اور پھر نیچے آ گئی۔۔۔

ﷺﷺﷺﷺﷺﷺﷺﷺﷺﷺﷺﷺﷺﷺﷺﷺ

جی امی۔۔آپ نے بلایا تھا۔۔۔ندوہ نے دروازے کے پاس کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔

سلمی نے کپڑے الماری میں رکھتے ہوئے گردن موڑ کر دیکھا تھا۔۔۔

آؤ۔۔۔الماری کا دروازہ بند کرتے ہوئے وہ بیڈ پر بیٹھی تھیں۔

چائے دے آئی۔۔۔؟ندوہ کے پاس بیٹھتے ہی سلمی نے فکر مندی سے

ہو چکا تھا۔۔

جی سورہا ہے۔۔۔ندوہ نے بالوں کی لٹ کو کانوں کے پیچھے اڑستے ہوئے پر تجسس انداز میں سلمی کی طرف دیکھا تھا۔۔

سو رہا ہے۔۔نہیں۔۔سو رہے ہیں۔۔۔سلمی نے اپنے آخری فقرے پر زور دیتے ہوئے کہا تھا۔

امی بچپن سے اسے عزت نہیں دی اب۔۔۔ندوہ نے بے زاری سے کہا تھا۔

بچپن سے اور رشتہ تھا۔۔اب اور رشتہ ہے۔۔۔سلمی نے جھاڑنے کے سے انداز میں کہا تھا۔۔۔

تمھاری خالہ راحت کا فون آیا تھا کل رات۔۔۔مدھم سے لہجے میں کہا۔

تو۔۔۔۔۔۔ندوہ ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے کہا۔۔

کہہ رہی تھی ہدیل کی بیوی گھر چھوڑ کر چلی گئی ہے۔۔سلمی نے بھی ٹھہرے سے لہجے میں کہا۔۔۔

کیوں۔۔۔ندوہ نے حیران ہو کر تجسس بھرے لہجے میں کہا۔۔

ابھی سال بھر ہی تو ہوا تھا ہدیل کی شادی کو۔۔۔اور اس کی بیوی گھر چھوڑ کر چلی گئی اور اگر راحت خالہ نے یہ بات امی تک پہنچائی ہے تو یقیناََ کوئی بڑی بات ہوگی۔۔ندوہ نے پر سوچ انداز میں سلمی کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

راحت کہہ رہی تھی کہ ہدیل کی ہی زیادہ قصور ہے۔۔اسے ہر بات پر ٹوکنا ڈانٹنا۔۔غصہ کرنا۔۔باہر کی لڑکیاں کہاں اتنا کچھ سہتی ہیں۔۔سلمی نے تائیدی نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

چاہیے محبت کی ہی کیوں نہ ہو شادی۔۔۔اپنی آخری بات پر سلمی نے ٹھہر کر زور دیا تھا۔۔۔

تو آپ یہ سب مجھے کیوں بتا رہی ہیں۔۔۔سپاٹ لہجے میں ندوہ نے سلمی کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

تمہیں اس لیے بتا رہی ہوں کہ میں رات سے شکر ادا کر رہی ہوں اللہ

کا کہ خدا نے تمہیں ہدیل جیسے لڑکے سے محفوظ رکھا۔۔سلمی نے ندوہ کے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں بھرا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم بھی خدا کا شکر ادا کیا کرو تارز کی قدر کیا کرو۔۔اس سے یوں کھینچی کھینچی مت رہا کرو۔۔وہ محبت بھرے لہجے میں آہستہ آہستہ اسے سمجھا رہی تھیں۔۔

امی۔۔۔۔ندوہ نے روہانسی سی صورت بنا کر سلمی کی طرف دیکھا تھا جو سلمی کی طرف یوں دیکھ رہی تھی جیسے کہہ رہی ہو یہ بہت مشکل کام ہے امی۔۔۔۔

محبت شوہر سے ہو جایا کرتی ہے لیکن اس کے لیے پہلے کچھ قدم آگے بڑھنا پڑتا ہے چاہے اس میں من راضی ہو یا نہیں ہو۔۔۔۔۔۔سلمی نے اب اسے گلے سے لگا لیا تھا۔۔۔

وہ ماں تھی۔۔ندوہ کا تارز کے ساتھ رویہ ویسے تو کسی سے ڈھکا چھپا نہیں تھا لیکن تارز کی اتنی محبت پر بھی اس کا روکھا سا رویہ سلمی کو عجیب لگتا تھا۔۔۔

تارز جیسا نہ تو ہدیل تھا نہ حبان۔۔تم خوش قسمت تھی اس لیے خدا نے دونوں سے بچایا۔۔سلمی نے خود سے الگ کر کے ندوہ کو دونوں کندھوں سے تھام کر کہا۔۔۔

تارز سے محبت کرو اس کی قدر کرو جس طرح وہ تمھیں پھول کی طرح دل میں سجائے تمھارے گرد منڈلاتا پھرتا ہے اس کی محبت سے بڑھ کر اسے محبت دو۔۔۔سلمی نے ٹھہرے سے لہجے میں اسے سمجھایا تھا۔۔۔

سب سے بڑی بات وہ ہمارا سہارا ہے۔۔اس نے ہمیں ماں باپ سمجھا۔۔
سلمی نے نظریں جھکا کر کہا۔۔۔

ہم سے کتنی محبت کرتا ہے اگر اس کی جگہ حبان یا ہدیل ہوتے کیا تب تم ہمارے پاس ہوتی۔۔۔اور کیا وہ بیٹے کی طرح ہمارے گھر رہ کر ہماری زمہ داریوں کو بانٹتے۔۔سلمی ابھی بھی نظریں جھکائے ہوئی تھیں۔۔

تمھارے بابا کی جاب ختم ہو چکی ہے۔۔سلمی نے روہانسی آواز میں کہا۔۔

ندوہ نے چونک کر دیکھا اسے نہیں پتہ تھا اس بات کا۔۔۔

ابھی وہ روز بس دوکان پر بیٹھنے جاتے ہیں۔۔

کب سے۔۔ندوہ نے حیران ہو کر سوال کیا تھا۔۔۔۔

تین ماہ سے۔۔۔۔اور تین ماہ سے گھر کا سارا خرچا تارز نے ہی اٹھایا ہوا ہے۔۔تمہاری شادی پر بھی اسی نے اپنی کمپنی سے لون اپرو کروا کر تمھارے بابا کو پیسے دیے تھے۔۔۔سلمی کی آنکھوں میں پانی تھا۔۔ تارز کے لیے بے پناہ محبت تھی۔۔

ندوہ کی آنکھیں پھیلتی جا رہی تھیں۔۔۔

مما بابا مجھ سے پیسے کیوں نہیں لیتے تھے مجھے تو بتاتے آپ لوگ۔۔ندوہ نے روہانسی آواز میں کہا تھا۔۔

تارز نے منع کیا تھا۔۔سلمی نے محبت سے اسے دیکھا۔۔

ندوہ بلکل ساکن سی ہوئی تھی۔۔

تو تارز ابتہاج اور کتنے پرت ہیں تمھارے جو آہستہ آہستہ مجھ پر کھلیں گے۔۔

سوچو۔۔اپنے دل کے بند دروازے کھولو۔۔اس کی محبت کی پھوار کو دل تک آنے دو۔۔۔۔سلمی کی آواز اس کے کانوں میں پڑی تھی۔۔۔

اور وہ پر سوچ انداز میں وہیں کافی دیر خاموشی سے بیٹھی ہی رہ گئی تھی۔

سوپ لائی ہوں۔۔ندوہ نے مدھم سی آواز میں کہتے ہوئے سوپ کا باول بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر رکھا تھا۔۔۔

تارز کو وہ کتنی بار دیکھنے آئی تھی پر وہ بے سدھ سو رہا تھا چائے کا کپ بھی ویسے ہی پڑا پڑا کالا ہو چکا تھا۔۔اب شام کے چار بجے وہ سوپ بنا کر لائی تھی اور جیسے ہی کمرے کی لائٹ جلائی تو تارز نے بے زار سی شکل بنا کر دیکھا تھا۔۔بخار نے اسے نڈھال کر رکھا تھا آنکھیں بھی سرخ ہو رہی تھیں اور ماتھے پر ابھی بھی نشان سرخ تھا۔۔سوپ کا باول رکھتے ہوئے اچانک نظر پاس پڑے کوڑے دان پر پڑی تھی جس میں کل رات کے کتنے ٹشو خون میں لت پت پڑے تھے۔۔۔رات اس کے سر سے کافی دیر تک خون بہتا رہا تھا ندوہ کا دل اچانک ڈوبا تھا۔۔اس خیال

سے۔۔۔

ابھی کچھ نہیں چاہیے۔۔لائٹ آف کردو بس۔۔۔۔۔تارز نے بھاری آواز میں سپاٹ بے تاثر چہرے کے ساتھ کہا تھا۔۔

بال بکھرے تھے آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں جس سے پتا چل رہا تھا کہ بخار ابھی بھی تیز ہے۔۔ندوہ نے اس کے چہرے کو غور سے دیکھا تھا۔

صبح سے کچھ بھی نہیں کھایا ہے۔۔۔شرمندہ سی آواز میں دھیرے سے کہا جبکہ دانت بری طرح لب کچل رہے تھے۔۔سلمی نے جو انکشاف تارز کے بارے میں کیے تھے ان کے بعد تارز کی عزت اس کے دل میں نا چاہتے ہوئے بھی گھر کر چکی تھی۔۔

کوئی بات نہیں۔۔کچھ نہیں ہوگا مجھے کچھ دیر ریسٹ کروں گا خود ہی ٹھیک ہو جاؤں گا۔۔۔۔تارز نے سپاٹ لہجے سے کہا۔۔۔

بچوں جیسی ضد ہوئی یہ تو۔۔ندوہ نے خفگی بھری آواز میں کہا۔۔۔

میں۔۔بچہ نہیں ہوں۔۔تمہیں کہا تو ہے ابھی دل نہیں چاہ رہا لے جاؤ۔

تارز کو بچہ کہنے پر پھر سے تپ چڑھی تھی۔۔دانت پیستے ہوئے تھوڑی اونچی آواز میں کہا۔۔۔

ندوہ ایک دم سے سٹپٹائی تھی۔۔۔تارز نے پہلی دفعہ اس کے ساتھ اتنا سخت رویہ اپنایا تھا۔۔۔۔وہ حیران سی باؤل اٹھا کر باہر نکل گئی تھی۔

مجبوری میں خدمتیں کرنے آگئی ہے۔۔مجھے اب تمھاری مجبوری نہیں چاہیے۔تارز نے دانت پیستے ہوئے کہا اور زور سے تکیے پر سر مارا۔۔ماتھے کی تکلیف سے زیادہ تزلیل کا احساس تھا۔۔ایسے لگ رہا تھا جیسے اس نے اپنی بیوی کے ساتھ نہیں کسی غیر محرم کے ساتھ وہ جسارت کی ہو۔۔ تارز نے آنکھیں موندیں تھیں جلن کا احساس تھا سر بھاری ہو رہا تھا چھینکیں مسلسل آ رہی تھیں۔۔

سوپ کو لا کر کچن میں رکھ کر شلف سے ٹیک لگائے وہ کتنی دیر ہی کھڑی رہی تھی۔۔بار بار تارز کی بے رخی کا دل میں خیال آ رہا تھا۔۔

کیا مسئلہ ہے مجھے یہی تو میں چاہتی تھی وہ مجھ سے بے زار ہو جائے۔۔ اب جب ایسا موقع آ گیا ہے تو دل کیوں بے چین ہو رہا ہے۔۔

بے وجہ ٹی وی چینل بدل بدل کر بے زار ہوگئی تھی۔۔داؤد کے کمرے میں گئی تو وہ بھی تارز کے لیے ہی فکرمند ہورہے تھے اسے تارز کا خیال رکھنے کی نصیحتیں شروع کردیں۔۔۔مغرب کے بعد وہ پھر سے اوپر آئی تھی۔۔وہ بےسدھ سو رہا تھا لیکن اب کی بار ہلکی ہلکی کراہانے کی آوازیں آ رہی تھیں لائٹ جلا کر ندوہ آگے ہوئی تھی۔۔

تارز۔۔تارز کیا ہوا۔۔۔فکرمندی سے ندوہ نے اس پر جھکتے ہوئے کہا تھا اور پھر اس کے گال پر ہاتھ رکھتے ہی جیسے اس کی آنکھیں ایک دم سے پوری کھلی تھیں۔۔۔

اوہ گاڈ اتنا تیز بخار ہے۔۔۔ندوہ نے ایک دم سے پریشان ہو کر دیکھا۔

حدید بھی رات دس بجے تک گھر آتے تھے۔۔ندوہ نے پریشانی سے سر پر ہاتھ رکھا اور ایک نظر تارز پر ڈالی جس کی اب آنکھیں بھی نہیں کھل رہی تھیں۔۔

کچھ خیال آتے ہی بھاگتی ہوئی نیچے گئی اور ٹھنڈا پانی اور پٹی لے آئی تھی۔۔وہ اتنی بوکھلائی ہوئی تھی کہ سلمی بھی پریشان ہوکر اس کے ساتھ

اوپر آگئی تھیں۔۔

ندوہ اسے تو بہت بخار ہے۔۔۔سلمی نے تارز کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر پریشان سی آواز میں کہا۔

پہلے شرٹ اتارو اس کی۔۔۔سلمی نے مصروف سے انداز میں کہا۔ندوہ جو پٹی کو ٹھنڈے پانی میں بھگو رہی تھی۔۔چونک کر سلمی کی طرف دیکھا جو اب بیڈ پر سے اٹھ گئی تھیں۔۔۔

میں۔۔۔۔ندوہ نے پریشان سا ہو کر سلمی کی طرف بے یقینی سے دیکھا تھا۔۔۔

ہاں اتارو جلدی اور جرابیں اتارو۔۔میں تمھارے بابا کو کال کرتی ہوں جلدی آئیں۔۔۔۔سلمی ندوہ کو ہدایت دیتی نیچے جا چکی تھیں۔۔

اور وہ لب کچلتے پریشان حال سی کھڑی تھی۔۔۔تارز کو دیکھا جھک کر وہ بے سدھ تھا۔۔تھا۔بخار نے نڈھال کر رکھ تھا۔۔۔

ندوہ نے جھجکتے ہوئے کمبل اس پر سے اتارا تھا۔۔

اسکے پاس بیڈ پر بیٹھ کر اس کی شرٹ کے بٹن کھولے اس کے جسم کی گرماہٹ اسے اپنے ہاتھوں پر محسوس ہو رہی تھی۔۔شرٹ کے سارے بٹن کھولے اب وہ یہ سوچ رہی تھی اس کے بازو سے کیسے شرٹ کو اتارے۔۔۔

تھوڑا سا جھک کر اسے اوپر اٹھانے کی کوشش کی۔۔

اففف۔۔کتنا وزنی ہے۔۔مجھ سے ہوگیا کیا یہ بھلا۔۔بڑی مشکل سے اس کے ساتھ گھلتی ہوئی وہ اس کی شرٹ اتارنے میں کامیاب ہو ہی گئی تھی۔۔سانس چڑھ گیا تھا۔۔

پاؤں سے جرابیں اتاری اور پھر اس کے ماتھے پر گیلی پٹیاں رکھیں۔

ہر ایک گیلی پٹی جو وہ اس کے ماتھے پر رکھ رہی تھی وہ اس کے پتھر دل میں سوراخ کا سبب بن رہی تھی۔۔۔

تارز کے اتنا قریب خود اپنی مرضی سے آج وہ پہلی دفعہ بیٹھی تھی۔۔

اب کے مجھ کو دیکھ کے وہ دیکھتا رہ جائے گا

اس قدر بدلیں گے ہم وہ سوچتا رہ جائے گا

میرے چہرے پر بھی ہوں گے بے رخی کے زاویے

ایسا ہے کہ مجھ میں مجھ کو وہ ڈھونڈتا رہ جائے گا

تارز نے دھیرے سے رخ موڑ کر بے سدھ سوئی ندوہ کی طرف دیکھا تھا۔۔بخار بہت حد تک کم ہو چکا تھا۔۔حدید رات کو اپنے ساتھ ڈاکٹر کو لے آئے تھے۔۔اور پھر ندوہ کی بہت دیر تک پٹیاں کرنے کی وجہ سے اب وہ خود کو کافی بہتر محسوس کر رہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج اتوار کا دن ہونے کی وجہ سے آفس کی بھی کوئی پریشانی نہیں تھی اچانک انہی سوچوں میں گم نظر اپنے آپ پر گئی تھی اس کی شرٹ اتری ہوئی تھی اور اب بخار کم ہونے کی وجہ سے سردی لگ رہی تھی۔۔

شرٹ کا ایک حصہ ندوہ کے کندھے کے نیچے تھا۔۔جیسے ہی تارز نے شرٹ کو کھینچا تھا۔۔ ندوہ کے کندھے کو جھٹکا لگا تھا۔۔

وہ تیر کی سی تیزی سے اٹھ کر بیٹھی تھی۔۔

اٹھ گئے طبیعت کیسی ہے؟؟تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد ندوہ نے مدھم سی آواز میں کہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔بے رخی سے مختصر سا جواب دے کر وہ پھر سے کمبل لے چکا تھا۔

ناشتہ کیا کروگے۔۔؟؟ندوہ نے پھر سے مدھم سی آواز میں کہا تھا۔۔

تارز اس کی طرف پیٹھ کیے ہوئے تھا۔۔۔

کچھ بھی نہیں۔۔سپاٹ لہجے میں جواب ملا تھا۔

پوچھ ایسے رہی جیسے بہت فکر ہو میری۔۔تارز نے بے دلی سے سوچا تھا۔

ایسے بھوکے پیٹ میڈیسن تھوڑی لی جائے گی۔۔ندوہ نے لب کچلتے ہوئے کہا تھا۔۔

رات سے دل تارز کی پریشانی میں گھلنے سا لگا تھا۔۔۔

سر کھانا بند کروگی۔۔سر میں درد ہے میرے۔۔۔۔تارز نے بے رخی سے

کہا تھا۔۔

ٹھیک ہے اپنی مرضی سے کچھ بنا دیتی ہوں اور امی کے ہاتھ اوپر بھیج دیتی ہوں۔۔۔ندوہ نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے مصروف سے انداز میں کہا تھا۔۔

کیا پتا بخار ہے اس لیے اس طرح بے زاری دکھا رہا مجھ سے۔۔ندوہ اس کے پیروں کے پاس کھڑی سوچ رہی تھی۔۔۔

کچھ چاہیے تو بتا دو۔۔نیچے جا رہی ہوں۔۔۔ایک بار پھر سے ہمت کر کے ندوہ نے دھیرے سے کہا تھا۔۔۔

ہاں۔۔۔چاہیے۔۔۔خاموشی۔۔مل سکتی ہے کیا۔۔۔؟تارز نے ایک دم سے کمبل سے باہر سر نکالا تھا اور تھوڑا غصے میں کہا۔۔

ندوہ نے حیران سے انداز میں اسے دیکھا تھا اور پھر الجھی سی وہ نیچے جا چکی تھی۔۔۔

چائے۔۔۔ندوہ نے بیڈ کی سائیڈ میز پر چائے کا کپ رکھتے ہوئے مدھم سی آواز میں کہا تھا اور کن اکھیوں سے تارز کے چہرے کا جائزہ لیا وہ بے تاثر چہرے کے ساتھ فون کی اسکرین پر کچھ دیکھنے میں مصروف تھا۔

وہ آج دس بجے ہی کمرے میں موجود تھی۔۔نیچے دل ہی نہیں لگ رہا تھا بار بار دل اوپر جانے کو ہمک رہا تھا۔۔زبردستی تارز کی نیند پوری ہونے کا انتظار کرتی رہی۔۔۔پھر چائے بنائی اور اوپر آ گئی۔۔

ممانی نیچے سے زبردستی بھیجتی ہیں تو محترمہ دل پر پتھر رکھ کر آ جاتی ہیں۔۔۔تارز نے سپاٹ چہرے کے ساتھ سوچا تھا۔۔

میڈیسن لی۔۔۔ندوہ نے پھر سے دھیرے سے پوچھا اور ماتھے کی طرف دیکھا سوجن کافی حد تک کم تھی البتہ چوٹ کا نشان ابھی بھی سرخ تھا۔

پتہ نہیں کیوں ایک دم سے اپنی اس حرکت پر افسوس سا ہونے لگا تھا اور اس کی لمبی مڑی ہوئی پلکوں سے تھوڑا سا اوپر گہرے زخم کا نشان اس کے دل کو گھٹن کا شکار کر رہا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لے لی۔۔۔تارز نے مختصر جواب دیا تھا۔۔نظر اٹھا کر دیکھنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔۔۔

کیا ہے دل کو۔۔۔یہی سب تو میں چاہتی تھی کہ وہ کم بولے مجھے تنگ نہ کرے بار بار محبت نہ جتائے اب کیوں دل کو بے چینی ہے۔۔

اپنی طرف کا بستر درست کرتی وہ چور نظر سے تارز کا جائزہ لے رہی تھی۔۔۔صبح سے شاید بستر سے بھی نہیں نکلا تھا بال بکھرے سے تھے اور چہرے پر ایسی سنجیدگی آج سے پہلے ندوہ نے کبھی نہیں دیکھی تھی۔

تارز شاید سارا دن سویا تھا اس وجہ سے اب اسے نیند نہیں آ رہی تھی وہ موبائل پر سپاٹ چہرے کے ساتھ کچھ کرنے میں مصروف تھا۔۔۔۔

اور اسے۔۔۔اسے کیوں نیند نہیں آرہی تھی۔۔بار بار تکیے پر سر درست کر رہی تھی۔۔تارز نے ہاتھ ہی نہیں پکڑا۔۔لب کچلتے دل میں عجیب سا خیال ابھرا۔۔۔

اففف کیا سوچ جا رہی ہوں میں۔۔آنکھیں زور سے بند کی۔۔۔تارز کے

زخم کا نشان سامنے تھا۔۔فورا آنکھیں پھر سے کھول دیں۔۔۔

لائٹ بند ہوئی تھی۔۔۔مطلب وہ بھی سونے کے لیے لیٹ رہا تھا۔۔۔

ندوہ نے ہاتھ کو ایک طرف کھول کر رکھا۔۔وہ لاشعوری طور پر ایسا کر رہی تھی۔۔۔ابھی تارز ہاتھ تھامنے والا ہے۔۔نا جانے کیوں ایک عجیب سا انتظار۔۔ابھی اسکا مضبوط ہاتھ اس کی گرفت میں ہوگا اور پھر آنکھیں خود بخود بند ہونے لگیں گی۔۔۔ایک دوسرے میں پیوست دونوں لب دھیرے سے مسکراہٹ میں بدلے تھے۔۔۔

تارز نے ہاتھ تھاما ہی نہیں ہاتھ تو جوں کا توں ویسے ہی بیڈ پر دھرا تھا۔۔۔

افف کیا مصیبت ہے۔۔مجھے کیا ہورہا ہے۔۔الجھن بڑھتی جا رہی تھی اور ذہن تھا کہ کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھا۔۔

میں ہار گیا تم بلکل ٹھیک کہتی تھی ندوہ کہ میں ہار جاؤں گا اور میں ہار گیا۔۔سب کچھ پانے کے بعد بھی تمہیں نہیں پا سکا۔۔تھوڑا سا بھی پیار

تمھارے دل میں نہیں جگا سکا۔۔تم ویسی ہی ہو۔۔سخت دل۔۔شاید تم ہدیل سے بہت محبت کرتی تھی۔۔۔اوہ۔۔دونوں ہاتھوں سے تارز نے سر کو جکڑا تھا۔۔

یہ تو کبھی میں نے سوچا ہی نہیں۔۔تم ہدیل سے محبت کرتی تھی۔۔تو میں یہ کیا کر بیٹھا ہوں۔۔تم اپنے دل کے دروازے اس کے بعد بند کر چکی ہو۔۔۔جن پر میری بے پناہ محبت کی دستک کوئی اثر نہیں کرتی ہے۔۔

عجیب سی گھٹن کا شکار ہورہا تھا دل۔۔ایک دم سے گرمی لگنے لگی تھی کمبل کو زور سے ایک طرف کیا تھا۔۔

اسی طرح نفس کی جنگ لڑتے لڑتے دونوں نفوس کب نیند کی وادیوں میں گئے دونوں کو خبر نہیں تھی۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

یہ کیا۔۔ندوہ نے تارز کے بڑھے ہوئے ہاتھ میں کارڈ دیکھتے ہوئے کہا تھا آنکھوں میں سوالیہ نشان تھا۔۔

کریڈیٹ کارڈ۔۔حبان بھائی کی شادی کی شاپنگ کرلینا۔۔۔دھیرے سے سنجیدہ انداز میں کہا۔۔۔

وہ ندوہ کی یونیورسٹی کے گیٹ کے سامنے گاڑی میں بیٹھے تھے۔۔۔

تو اپنے پاس رکھیں۔۔آپ کے ساتھ ہی جاؤں گی۔۔۔ندوہ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔۔

تارز کی بے رخی دل کو کھلنے لگی تھی پر دماغ اور دل سرد جنگ میں مصروف تھے۔۔

میں کیا کروں گا ساتھ جاکر ممانی کے ساتھ چلے جانا۔۔تارز نے بے زاری سے کہا۔۔اور ایک نظر اس پر ڈالی تھی۔

روز کے معمول سے تھوڑا ہٹ کر لگ رہی تھی۔۔اور آپ کہہ رہی تھی۔۔

یہ اب کیا نیا چکر ہے۔۔تارز نے سنجیدگی سے سوچا لیکن پھر سے رات والی بات ذہن میں آتے ہی چہرہ سنجیدہ ہو گیا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں۔۔آٹو میں دھکے کھائیں ہم۔۔آپ جلدی آجائیں آج آفس سے۔۔ ندوہ نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

کیوں دل بار بار یہ خواہش کر رہا تھا کہ تارز پھر سے ویسا ہی ہو جائے ہر وقت چہرے پر مسکراہٹ سجائے رکھنے والا۔۔

ہاں یہی تو وہ کام ہیں جن میں صرف میری ضرورت ہے تمہیں۔۔۔تارز نے دانت پیستے ہوئے سوچا تھا۔جبڑے ایک دوسرے میں پیوست ہوگئے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹھیک ہے میں آ جاتا ہوں آج جلدی۔۔۔۔سنجیدہ سے انداز میں کہا تھا۔

تم تیار رہنا میں نکلنے سے پہلے کال کروں گا آفس سے۔۔تارز نے نظریں سامنے مرکوز کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔دروازہ کھولتے ہوئے ایک آخری نظر تارز پر ڈالی تھی۔۔

وہ سامنے نظریں گاڑے سنجیدہ سا لب بھینچے بیٹھا تھا۔۔نہیں تو اس وقت اس کی آنکھیں اسے گاڑی کی سیٹ سے لے کر یونیورسٹی کے گیٹ تک

چھوڑ کر آتی تھیں۔۔

مایوس سا چہرہ اور الجھا سا دل لے کر وہ کار سے اتری تھی ابھی کار سے دوسرا پاؤں نکال کر اس نے دروازہ بند ہی کیا تھا جب گاڑی ایک زن کی آواز میں پاس سے گزر گئی تھی۔۔

تو آج اس کی آنکھوں نے اسے یونیورسٹی کے گیٹ تک نہیں چھوڑا تھا پر کیوں۔۔گھٹن زدہ دل کے ساتھ وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی گیٹ تک جا رہی تھی۔۔

نگاہوں کے تصادم سے عجیب تکرار کرتا ہے

یقیں کامل نہیں لیکن گماں ہے پیار کرتا ہے

لرز جاتی ہوں میں یہ سوچ کر کہیں کافر نہ ہو جاؤں

دل اس کی پوجا پر بڑا اسرار کرتا ہے

اسے معلوم ہے شاید میرا دل ہے نشانے پر

لبوں سے کچھ نہیں کہتا نظر سے وار کرتا ہے

میں اس سے پوچھتی ہوں خواب میں مجھ سے محبت ہے؟

پھر آنکھیں کھول دیتی ہوں وہ جب اظہار کرتا ہے

پوری شاپنگ کے دوران ندوہ تارز کے ہر ہر انداز کو دل میں اتار رہی تھی۔۔لیکن وہ تھا کہ بس ہوں ہاں سے کام لے رہا تھا۔۔تین دن ہونے کو آئے تھے لیکن ندوہ نے ایک دفعہ بھی اس کے چہرے پر مسکراہٹ نہیں دیکھی تھی۔۔

اسے تارز کی یہ سنجیدگی بری طرح بے چین کر رہی تھی۔۔دل عجیب سی خواہشات کرنے لگا تھا جس سے وہ خود پریشان سی ہو جاتی تھی۔۔۔یہ سب کیا تھا۔۔کیوں تھا۔۔لیکن جو بھی تھا دل میں گھٹن کی جگہ اب ایک گدگدی سی لینے لگی تھی۔۔

تارز پاس بیٹھتا تو اس کے جسم سے اس کے کپڑوں سے اٹھنے والی خوشبو اب دل کو بھلی لگنے لگی تھی۔۔

اس کا ہر انداز۔۔اس کا اٹھنا بیٹھنا۔۔۔چلنا۔۔۔۔بولنا۔۔۔کھانا۔۔۔سب ہی تو وہ نوٹ کرنے لگی تھی۔۔۔۔کمرے میں جلدی جانے کو دل کرتا۔۔اس کے ساتھ لیٹ کر اس کے ہاتھ پکڑنے کے انتظار کرنا۔۔کیا تھا یہ سب کیوں ہو رہا تھا۔۔۔؟؟؟؟؟

جھٹلانا۔۔سر جھٹک دینا۔۔خود کو سرزنش کرنا۔۔یہی سب کام تھے اب اس کے۔۔۔۔۔۔

حبان کی شادی کے دن قریب آگئے تھے سیما نے اسے جلدی خان پور بلایا تھا۔۔تارز نے ہفتہ رک کر آنا تھا۔۔

وہ بے دلی سے پیکنگ کرنے میں مصروف تھی جبکہ تارز ہنوز سپاٹ چہرہ لیے لیپ ٹاپ پر کچھ ٹائپ کررہا تھا۔۔ندوہ بار بار اسے دیکھ رہی تھی۔

اسے کوئی اداسی نہیں میں جا رہی ہوں صبح۔۔ہونٹ بچوں کی طرح باہر نکالتے ہوئے سوچا۔۔دل کر رہا تھا اٹھا کر کچھ دے مارے۔۔

مجھے دیکھتا کیوں نہیں اب۔۔۔۔

خوش ہوں گی میڈیم۔۔اب بہت سے دن میرے ساتھ ایک کمرے میں گھٹن نہیں ہوگی ان کو۔۔۔تارز نے خود پر قابو پا کر سوچا کیونکہ دل بار بار اس کو دیکھنے کو چاہ رہا تھا۔۔

عجیب سی اداسی ہورہی تھی اب اتنے دن کے لیے وہ اس سے دور جا رہی تھی۔۔اس کا سکون نہیں ہوگا پورے ایک ہفتے کے لیے کمرے میں۔۔۔شرٹ کے بٹن کو کھولا۔۔گھبراہٹ پھر بھی ہورہی تھی۔۔جلدی سے اٹھ کر ہیٹر کو بند کیا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ندوہ پیکنگ کرنے کے بعد اب بستر پر لیٹ چکی تھی۔۔۔

نیند بھی نہیں آ رہی تھی کروٹ بار بار بدل کر تھک چکی تھی۔۔اوپر سے تارز پتا نہیں آج پوری زندگی کا کوئی کام کرنے بیٹھا تھا۔۔گھور کر دیکھا۔۔۔۔

اور پھر کتنے ہی لمحے بس اسے دیکھتی ہی رہ گئ تھی۔۔وہ بہت دل موہ لینے والا حسن رکھتا تھا۔دل عجیب ہی طرز میں دھڑکا تھا۔۔۔

وہ گڑبڑا گئی تھی اپنی حالت پر فورا گھبرا کر ارد گرد دیکھا۔۔۔

تارز کے فون کی بیل نے کمرے کی خاموشی میں خلل پیدا کیا تھا۔۔۔

جی مما۔۔۔فون اٹھا کر سلام کے بعد تارز نے صوفے کی پشت سے سر ٹکا کر کہا تھا۔۔۔

ندوہ کی تیاری مکمل ہے نہ۔۔۔میری بات کروا دو اس سے۔۔سیما نے محبت بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

جی۔۔۔۔سنجیدہ سی معدب آواز میں کہتا ہوا وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔

ندوہ۔۔۔مما ہیں۔۔۔سپاٹ چہرے کے ساتھ مدھم سی آواز میں کہتے ہوئے ندوہ کی طرف فون کو بڑھایا تھا۔۔۔

جی پھپھو۔۔۔سیدھے ہو کر بیڈ سے ٹیک لگاتے ہوئے میٹھی سی آواز میں ندوہ نے کہا تھا۔

بیٹا ہریشانی تو نہیں کوئی اکیلے آنے میں۔۔۔سیما نے محبت بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

نہیں پھپھو آپ فکر نہ کریں۔۔۔مسکرا کر کمبل پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔میں تمہیں فون کرتی رہوں گی۔۔حبان یا تمھارے انکل آ جائیں گے وقت پر۔۔۔۔۔سیما نے سمجھانے کے انداز میں کہا تھا۔۔

ٹھیک ہے پھپھو۔۔۔۔۔۔ندوہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا اپنا بہت سا خیال رکھنا اور اس بدتمیز کا بھی۔۔۔سیما نے ہلکا سا قہقہ لگایا تھا۔۔۔

جی رکھتی ہوں۔۔۔ندوہ کے لب مسکرا دیئے تھے۔۔

یہ مسکراہٹ زبردستی کی نہیں تھی۔۔۔یہ لا شعوری طور پر ہونٹوں پر در آئی تھی۔۔۔

ہنہ۔۔رکھتی ہے۔۔کبھی سر پھوڑ کر تو کبھی دل توڑ کر۔۔۔تارز نے دانت پیستے ہوئے سوچا تھا۔۔۔

فون بند کر کے ابھی وہ رکھنے کو تھی جب فون کی اسکرین پر آئے میسج

پر لکھے نام کو دیکھ کر وہ رک گئی تھی۔۔۔

بھابھی۔۔۔

مسیج پر لکھا نام دیکھ کر نا چاہتے ہوئے بھی وہ میسج کو کھول چکی تھی۔۔۔

تارز۔۔۔تھینک یو سو مچ فار ایوری تھنگ۔۔۔تم اگر اس دن مجھے نہ ملتے تو شاید آج میں اور حبان ایک نہ ہوتے۔۔۔تم نے میری اور حبان کی محبت کے لیے اتنا کچھ کیا۔۔مجھے حوصلہ دیا ساری پلیننگ کی۔۔ہمارا ناٹک بھی اسی لیے کامیاب ہوا کہ ہمارا مقصد نیک تھا۔۔۔میں ساری زندگی تمھاری مشکور رہوں گی۔۔اور اللہ سے دعا ہے جلد از جلد ندوہ کے دل میں خدا تمھارے لیے بے پناہ محبت ڈال دے۔۔اسے احساس ہو جائے کہ تم کتنے بہترین انسان ہو اور وہ کتنی خوش قسمت لڑکی ہے۔۔۔

اب وہ پچھلی چیٹ پڑھ رہی تھی۔۔جس میں تارز نے تانیہ کو ندوہ سے محبت کی ساری داستان بتائی ہوئی تھی۔۔وہ روز بس ندوہ کو ڈسکس کرتے تھے۔۔تارز کے ہر میسج میں بس ایک ہی بات تھی۔۔

بھابھی دعا کیا کریں نہ میرے لیے بھی۔۔میرے سکون۔۔کو بھی احساس ہو جائے میری بے پناہ محبت کا۔۔۔

ندوہ کا دل دھیرے سے ایک عجیب سی دھن میں رقص کرنے لگا تھا سب کچھ جان کر آج غصہ کیوں نہیں آیا تھا۔۔

مسکراتے ہوئے اس نے فون بند کرکے ایک طرف رکھا اور لیٹ کر آنکھیں موند لیں جبکہ لب بے ساختہ مسکرا رہے تھے۔۔۔

میری جب شادی ہوئی تھی تو سولہ سال کی تھی۔۔۔۔سیما نے مسکرا کر کہا اور چاول بھگونے کے لیے سینک میں ٹیپ چلایا۔۔۔

اتنی چھوٹی پھپھو۔۔۔۔۔ندوہ نے حیرت سے منہ کھولتے ہوئے کہا۔۔وہ سلاد کاٹنے میں مصروف تھی۔۔۔

اسے خان پور آئے آج چوتھا دن تھا۔۔سارا دن وہ اور سیما شاپنگ میں مصروف رہتی تھیں۔۔خان پور کیونکہ چھوٹا شہر تھا تو خریداری کے لیے پاس کے بڑے شہر جانا پڑتا تھا جہاں سے پھر وہ شام گئے لوٹتی تھیں۔

آج دونوں نے بازار جانے کا پروگرام کینسل کیا اور ابتہاج کی بریانی کی فرمائش آگئی تھی۔۔

تو اور کیا بہت چھوٹی تھی اور ابتہاج بائیس سال کے تھے۔۔۔سیما نے مسکراتے ہوئے کہا اور بریانی کے بھنتے ہوئے مسالے میں چمچ چلایا۔

ہاؤ کیوٹ پھپھو۔۔۔۔۔۔۔ندوہ نے چمکتی آنکھوں کے ساتھ مسکرا کر سیما کی طرف دیکھا تھا۔۔

خاک کیوٹ۔۔اتنے سخت مزاج اصولوں کے پابند تھے۔۔۔سیما نے برا سا منہ بنایا۔۔ان کی ساری پچھلی زندگی ان کے ذہن میں گھوم گئی تھی۔

میں چھوٹی سی تھی ناول پڑھ پڑھ کر ایک اور ہی دنیا میں رہنے والی۔۔۔ سیما نے پر سوچ انداز میں کہا۔۔ان کے لب مسکرا دیے تھے۔۔۔

دل کرتا تھا۔۔ابتہاج ہنسے بولیں میرے ساتھ مزاق کریں میری شرارتوں میں ساتھ دیا کریں۔۔۔بڑی طنز بھری مسکراہٹ چہرے پر سجا کر سیما نے کہا۔۔

ندوہ کے چہرے پر سے ہنسی غائب ہوئی تھی۔۔

میں بہت شرارتی تھی بچپن سے ہی تھی۔۔تارز بلکل مجھ پر گیا ہے۔۔۔ بتاتے بتاتے سیما ایک دم سے کھلکھلا کر ہنسی تھیں۔۔

تارز کا نام سنتے ہی ہر دفعہ کی طرح دل اندر کو ڈوبا تھا۔۔جب سے یہاں آئی تھی یہ ہی حالت ہو رہی تھی کوئی بھی تارز کا نام لیتا تھا تو دل ڈوب سا جاتا تھا۔۔رات گئے تک وہ یاد آتا تھا۔۔

تو کیا انکل آپ سے محبت نہیں کرتے تھے۔۔ندوہ کو اپنی آواز دور سے آتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

کرتے تھے بہت کرتے بھی ہیں لیکن ظاہر نہیں کرتے تھے۔۔۔بس ترس ترس کے گزر ہی گئی۔۔۔سیما گھٹی سی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر بولیں تھیں۔۔۔

مجھے تو اچھا لگتا ہے شوہر دوست جیسا ہو۔۔ہر بات سمجھنے والا ساتھ دینا والا ایسا نہ ہو کہ بس اپنا ہی حکم چلائے آپکے احساسات کا کوئی خیال نہ

ہو۔۔۔۔۔۔۔سیما نے کھوئی کھوئی سی آواز میں کہا تھا۔۔۔

جیسے میرا تارز۔۔۔سیما نے آگے بڑھ کر ندوہ کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں بھرا تھا۔

ندوہ ایک دم سے شرما گئی تھی۔۔کب اس کے اندر کی شرمندگی شرمانے میں تبدیل ہوئی اسے خبر تک نہیں ہوئی تھی۔۔۔

دیکھو اچانک شادی ہوئی تم سے لیکن پھر بھی کتنی محبت کرتا ہے۔۔۔سیما نے چمکتی آنکھوں کے ساتھ کہا اور دھیرے سے اس کی چہرے کو ہاتھوں کی گرفت سے آزاد کیا تھا۔۔۔

ابھی کل بات ہوئی تو بدتمیز پتا ہے کیا کہتا مجھے۔۔۔سیما نے ہلکا سا قہقہ لگایا اور چاول کو چمچ سے نکال کر ہاتھ میں مسلتے ہوئے جانچا۔۔۔

کہتا مما میری بیوی کو کوئی تکلیف نہ ہو گھر میں۔۔۔سیما بھرپور مسکراہٹ اور چمکتی آنکھوں کے ساتھ ندوہ کو بتا رہی تھیں۔۔

ایک دم سے دل پر جیسے گدگدی سی ہونے لگی تھی۔۔۔۔

تو محترم کو اگر میری اتنی فکر ہے تو چار دن سے مجھے تو ایک میسج تک نہیں کیا۔۔دل نے بچوں کی طرح اداس ہو کر سوچا تھا۔۔۔

میں نے کہا بدتمیز یہ اسکا بھی گھر ہے۔۔۔سیما قہقہ لگاتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔۔

کہتا میں آؤں تو وہ مجھے کوئی شکایت نہ کرے۔۔۔۔سیما نے مسکرا کر ندوہ کی طرف دیکھا۔۔

ندوہ کے چہرے پر بھی دلکش مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔دل دھیرے دھیرے مدھر سی پریم بانسری پر رقص کنعاں تھا۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

اب پتا چلا میرا پیارا سا دیور۔۔اتنا دیوانہ کیوں ہیں۔۔تانیہ نے شرارت سے ایک آنکھ دباتے ہوئے کہا اور محبت سے سرشار نظر سامنے بیٹھی ندوہ پر ڈالی۔۔

ندوہ ایک دم سے جھینپ گئی تھی۔۔

کیسے۔۔۔؟مسکراہٹ کو دباتے ہوئے پوچھا تھا۔۔

وہ آج تانیہ سے ملنے اور مہندی کا جوڑے دینے آئی تھی۔خان پور آئے اسے چھ دن ہوگئے تھے۔۔جیسے جیسے تارز کے آنے کے دن قریب آرہے تھے ویسے ویسے دل اس کی محبت میں بھیگتا جا رہا تھا۔۔۔

اتنی پیاری ہو آپ ماشاللہ۔۔۔تانیہ نے ستائشی نظر ندوہ پر ڈالتے ہوئے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔

آپ سے تو کم ہوں۔۔۔ندوہ نے بھی دلکش مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اچھا کیسا ہے وہ میرا ماسٹر مائنڈ ہیرو۔۔۔تانیہ نے ہلکا سا قہقہ لگا کر پوچھا تھا۔۔

ٹھیک ہیں۔۔۔ندوہ نے دل کی بے تابی پر قابو پا کر کہا تھا۔۔

کیونکہ خود اسے کال کرنے کی ہمت ہوتی نہیں تھی اور وہ تھا کہ کال کرتا نہیں تھا۔۔

تانیہ اسے اپنے اور حبان کے قصے سنا رہی تھی اور اسے ہر بات پر بس تارز کی یاد ستا رہی تھی۔۔۔۔

کیا۔۔یہ کب ہوا امی۔۔؟ندوہ نے حیرانگی سے آنکھیں پھیلا کر کہا تھا۔۔

کل آیا تھا راحت کا فون مجھے بہت رو رہی تھی۔۔۔سلمی نے پریشان سی آواز میں کہا۔۔

ندوہ کا ہاتھ ابھی بھی منہ پر ہی تھا۔۔ہدیل نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی۔۔۔

افسوس ہوا مجھے۔۔۔۔ندوہ نے مدھم سی آواز میں کہا۔۔۔

کہہ رہی تھی کہ ہدیل نے بھی خود کو کمرے میں بند کر رکھا ہے اس دن سے۔۔۔۔۔سلمی نے ٹھہرے سے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

امی آپ خالہ کو حوصلہ دیں۔۔اب کوئی کیا کر سکتا ہے جب وہ دونوں ہی ایک دوسرے کے ساتھ نہیں رہنا چاہتے تو۔۔۔ندوہ نے پر سوچ

انداز میں کہا تھا۔۔۔

ہاں کہہ تو سہی رہی ہو تم۔۔۔ سلمی نے ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اچھا چھوڑیں تارز کا کیا حال ہے۔۔۔دھڑکتے دل اور لبوں پر محبت بھری مسکراہٹ سجا کر کہا۔۔۔

وہ ٹھیک ہے۔۔۔ سلمی نے بھی مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

تم سناؤ کیسے ہیں سب۔۔۔۔سلمی اب اس سے سب کا حال پوچھ رہی تھیں۔۔

اور وہ تھی کہ کسی اور ہی سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔

تو ندوہ بی بی تم بدنصیب نہیں تھی اور تارز سے شادی ہوجانا تمھاری خوش نصیبی تھی بد نصیبی نہیں۔۔دل زور زور سے دھڑک رہا تھا اور تارز کے لیے شدید محبت کی گواہی دے رہا تھا۔۔۔دھڑکتے دل سے وہ پرسوچ انداز میں اٹھی تھی۔۔چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی واش روم میں

آئی تھی اور پھر شاور کے پانی کے نیچے وہ سن کھڑی تھی۔۔ساکت۔۔

جس کا وجود۔۔۔روح۔۔۔دل۔۔دماغ۔۔۔سب کچھ تارز کی محبت میں سرشار تھا۔۔

وہی لمحہ جو اسے گھن زدہ لگا تھا آج اسی لمحے کی یاد لبوں پر مسکراہٹ کا سبب بن رہی تھی۔۔

ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ کا سبب بن رہی تھی۔۔۔

دل کی دھڑکنوں کی بے ترتیبی کا سبب بن رہی تھی۔۔

شاور کا گرتا پانی اور اس لمحے کے لمس کی یاد دل کے سارے میل کو دھو رہی تھی۔۔۔

وہ دھیرے سے۔۔۔۔۔اس کی ہو رہی تھی۔۔

وہ تارز کی ہو رہی تھی۔۔

وہ اس کی ہو چکی تھی۔۔شاور بند کر کے وہ کانپتی ہوئی باہر آئی تھی۔۔

ہر چیز پیاری لگ رہی تھی اس کی سامنے لگی ہوئی تصویر اس میں اس کی

جان لیوا مسکراہٹ۔۔اس کے بازو۔۔اس کی آنکھیں۔۔اس کے لب۔۔۔
اس کا چوڑا سینہ۔۔جس پر سر رکھنے کو دل مچلنے لگا تھا۔۔اس کے بازو جن کو وجود اپنی آغوش بنانے کے لیے ہمکنے لگا تھا۔۔۔

وہ مسکرا رہی تھی۔۔شرما رہی تھی۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

مما آپکے سامنے کر رہی یہ سب۔۔اتنی اچھی بلکل نہیں ہے۔۔۔تارز نے سیما کی گردن کے گرد بازو حائل کیے اور مدھم سی آواز میں کان میں سرگوشی کی آواز میں شرارت گھلی تھی۔

جبکہ نظریں سامنے اوپن کچن میں اس کے لیے مصروف انداز میں کھانا تیار کرتی ندوہ پر ٹکی تھیں۔۔۔۔

چل ہٹ۔۔بدتمیز۔۔اتنی پیاری ہے تجھ سے تو لاکھ درجے بہتر ہے۔۔
سیما نے قہقہ لگا کر تارز کو چپت لگائی تھی۔۔۔۔

وہ مہندی کی رات سے ایک دن پہلے رات کو دس بجے پہنچا تھا۔۔آتے ہی سیما کو بھوک بھوک کا راگ آلاپنے لگا تھا۔۔ندوہ جلدی سے چہرے

پر لرزتی پلکوں کو لے کر اٹھی تھی اور اس کے لیے کھانا گرم کرنے لگی۔۔۔

اچھا آپ پوری کی پوری ہوگئی اس کی۔۔تارز نے بھنویں اچکا کر مصنوعی کمینگی دکھانے کے انداز سے کہا۔۔۔

ہاں ہوگئی۔۔تم تو آج آئے ہو پتہ بھی ہے بڑے بھائی کی شادی ہے اس نے سارا کام سنبھالا میرے ساتھ۔۔۔سیما نے بھی بھرپور خفگی دکھا کر کہا۔۔

زیادہ کام تو نہیں کروایا نہ اس سے۔۔۔تارز نے سیما کے کان کے قریب ہو کر تنگ کرنے کے لیے لاڈ سے کہا۔۔۔

اور پھر ان کے گھور کر دیکھنے پر قہقہ لگایا تھا۔۔۔۔

اچھا بڑی فکر ہے۔۔۔ماں کی بھی کیا کر کبھی اتنی فکر۔۔۔۔۔۔سیما نے مصنوعی خفگی دکھا کر مسکراتے ہوئے تارز کا کان پکڑ کر کہا۔۔۔

وہ کچن سے کافی فاصلے پر بیٹھے تھے جس کی وجہ سے کچن میں مصروف

ندوہ ان کی گفتگو سن بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

ندوہ بار بار چور نظر سے بھاری ہوتی ہوئی پلکوں کو اٹھا کر تارز کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔اس کا سیما کے ساتھ شریر سا انداز اسے اندر سے سرشار کر گیا تھا۔۔اس دن کے بعد آج وہ اس کے چہرے پر ایسے قہقے دیکھ رہی تھی۔۔۔سیما نے اسے یہ بتا کر پہلے اداس کردیا تھا کہ تارز صبح آئے گا مہندی کے دن اس کی سیٹ نہیں ہوئی۔۔وہ بے دلی سے کمرے میں لیٹی تھی جب باہر سے اس کے قہقوں کی آواز سن کر وہ دھڑکتے دل کے ساتھ بھاگی باہر آئی تھی۔۔وہ سیما کے گلے لگا ہوا تھا اور سیما اس سے شکوے کر رہی تھی۔۔اس کو ایک نظر دیکھ کر وہ ایک لمحے کے لیے ساکن سا ہوا تھا۔۔ندوہ ایک نظر ڈال کر پھر نظر نہیں اٹھا سکی تھی۔۔دھیرے سے سلام ہی کیا تھا۔۔جس کا بے نیازی سے تارز نے جواب دیا تھا۔۔۔

وہ پھر بچوں کی طرح لاڈ کرتا ہوا سیما کو بھوک کا بتانے لگا اس کو پاس کھڑے ایسی بے نیازی دکھائی جیسے وہ یہاں موجود ہی نہ ہو۔۔ایک لمحے

کے لیے تو ندوہ کے دل میں ٹیس سی اٹھی تھی۔۔پھر وہ سیما کو کندھے سے پکڑ کر روکتی ہوئی کچن میں گھس گئی تھی۔۔۔

آپ تو جان ہیں میری۔۔۔سیما کے خفگی بھرے چہرے کو اپنے ہاتھ سے اپنی طرف موڑتے ہوئے تارز نے کہا تھا۔۔۔۔

ہاں یہ ہی الفاظ اسے کہتا ہوگا مجھے تو مسکے لگاتا بس۔۔۔۔سیما نے مصنوعی غصہ دکھایا تھا۔۔۔

اسے کبھی یہ نہیں کہا یہ صرف آپکو۔۔۔اسے کچھ اور کہتا ہوں۔۔تارز نے شرارت سے ایک آنکھ دبا کر سیما کو کہا۔۔۔

اور پھر ایک جاندار قہقہ لگایا تھا جس پر سیما بھی ہنس پڑی تھیں۔

اچھا میں اب سونے جا رہی ہوں۔۔۔سیما نے مصروف سے انداز میں کہا اور اپنی گود سے تارز کے سر کو اوپر اٹھایا جو اس نے ہنستے ہنستے ابھی لاڈ سے رکھا تھا۔۔۔۔

اچھا سنیں بابا سے بھی میں صبح مل لوں گا۔۔۔تارز نے خجل ہوتے ہوئے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کان کھجا کر کہا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔سیما نے آنکھیں نکال کر خفگی سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

کھانے کی ٹرے لاکر تارز کے سامنے رکھتے ہوئے دل ہولے سے لرز رہا تھا۔۔سیما کے جاتے ہی تارز کا چہرہ پھر سے سپاٹ ہوگیا تھا۔بے تاثر۔۔وہ ندوہ کی طرف دیکھ بھی نہیں رہا تھا۔۔۔۔

ایسی بھی کیا بے نیازی۔۔۔۔ندوہ نے روہانسی شکل بنا کر تارز کی طرف دیکھا تھا ماتھے پر بس اب نشان تھا سفید سا۔۔

اُفف دل ڈوب گیا تھا۔۔۔۔اور وہ اپنی لمبی آنکھوں پر مڑی ہوئی پلکوں کی جھالر گرائے سنجیدہ چہرے کے ساتھ کھانا کھانے میں مصروف تھا وہ اس کے بلکل پاس کھڑی تھی اور تارز ایسے بے نیاز تھا جیسے وہ یہاں موجود ہی نہ ہو۔۔۔

ندوہ کا دل کٹ کر رہ گیا تھا۔۔۔

اس کو اب کیا مسئلہ ہے میرے سر پر کیوں کھڑی ہے۔۔ایک ہفتے میں

وہ اتنا یاد آئی تھی کہ آج وہ جہاز پر آنے پر مجبور ہوگیا تھا۔۔جیسے ہی گھر میں سیما نے دروازہ کھولا تو سوچا اب اسے دیکھنے کے لیے کمرے تک جانے تک کے وقت کا انتظار کرنا پڑے گا لیکن ابھی انہی سوچوں میں گم تھا جب وہ گلابی گالوں اور لمبی پلکوں کو معمول سے بلکل برعکس چہرے پر گرائے سامنے آئی تھی۔۔

اور دل ایک لمحے کے لیے ساکن سا ہوا تھا لیکن پھر اگلے ہی پل ہدیل کی طلاق والی بات ذہن میں آتے ہی حلق تک کڑوا ہوگیا تھا۔۔پہلے تو وہ بنا مقصد ہی اس سے علیحدگی کی طلبگار تھی لیکن اب تو اس کے پاس وجہ بھی تھی ہدیل اب اس کو با آسانی اپنا سکتا تھا۔۔۔

ندوہ تارز کے ساتھ والی کرسی کو کھینچتے ہوئے اس پر بیٹھی تھی۔۔تارز کی آنکھیں ہنوز ویسے ہی نیچے تھیں اور چہرے پر وہی کاٹ دار سنجیدگی۔۔ ندوہ کو وہ یوں خفا سا بھی دل میں اترتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ندوہ کے لبوں پر شریر سی شرمائی سی مسکراہٹ در آئی تھی۔۔۔۔

کیسا گزرا سفر۔۔۔۔۔مدھر سی آواز نے لاونج کی خاموشی کو توڑا تھا۔۔

تارز کا ہاتھ لمحہ بھر کے لیے رکا تھا لیکن نظر اٹھا کر پھر بھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔

اچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔گھٹی سی آواز میں کہا۔۔۔

تو ندوہ اب میں انتظار کروں گا کہ کب تم مجھ سے علیحدگی کا مطالبہ کرو گی تمہیں خود تو میں بھی نہیں چھوڑوں گا۔۔تارز نے نوالہ دھیرے سے چباتے ہوئے سوچا تھا۔۔۔

کیسے مناؤں۔۔اور کیسے بتاؤں۔۔ندوہ نے بری طرح لب کچلا تھا۔۔۔

کیسے کہوں کہ تارز تمھاری ندوہ ہار گئی ہے۔۔اب وہ ہی نہیں تم بھی اس کا سکون بن چکے ہو۔۔ایسا سکون جو روح میں اترتا ہے اور دل کی دھڑکنوں کی رفتار کو بڑھا دیتا ہے۔۔ایسا سکون۔۔۔جس کے وجود سے اٹھنے والی خوشبو سانسوں کو بھلی لگنے لگتی ہے۔۔ایسا سکون جس کے چہرے کا ہر نقش خدا کا شہکار لگنے لگتا ہے۔۔ایسا سکون جس کے لیے ساری دنیا تیاگ دینے کو من کرتا ہے۔۔ایسا سکون جو دماغ کی کھڑکیوں کو بند کر کے دل کی سارے دروازے کھول دیتا ہے۔۔۔ایسا سکون جس

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کی ایک جسارت پر تن من وارنے کو جی کرتا ہے۔۔۔وہ پاگلوں کی طرح تارز کو دیکھ رہی تھی۔۔وہ ان چند دونوں میں اس کے لیے کیا سے کیا ہو گیا تھا۔۔

تارز کھانا کھا کر اب نیپکن سے ہاتھ پونچھ رہا تھا۔۔اور پھر کرسی کو پیچھے دھکیلتا ہوا وہ خاموشی سے اٹھ کر کمرے کی طرف چل دیا تھا۔۔۔

ندوہ مسکراتی ہوئی برتن سمیٹ کر جب کمرے میں آئی تو وہ آنکھوں پر بازو رکھے چت لیٹا ہوا تھا۔۔

افف کیا کروں کہاں سے لاؤں وہ ہمت۔۔۔ندوہ بچوں کی طرح روہانسی شکل بنائے اسے دیکھتی ہوئی اپنی جگہ پر لیٹ چکی تھی۔۔وہ تو سفر کی تھکان کی وجہ سے سوگیا تھا لیکن ندوہ کی آنکھوں میں نیند کہاں تھی وہ تو اس انوکھی سی کشش کی نئی شکار تھی۔۔سچی پاک محبت کی دنیا میں پہلا قدم تھا۔۔

تارز کی طرف رخ موڑے اسے دیکھتے دیکھتے آنکھ لگی تھی۔۔۔

کیا تلاش کررہے آپ۔۔۔ندوہ نے کمر پر ہاتھ رکھ کر حیرانی سے پوچھا تھا۔

لیکن جناب نے کوئی جواب دینا مناسب نہیں سمجھا تھا ہنوز سپاٹ چہرہ لیے بس الماری کے کپڑوں میں سر دیے کھڑا تھا۔۔

آج شام کو مہندی تھی قریبی بہت سے رشتہ دار گھر آ چکے تھے۔۔وہ سیما کے ساتھ سب کو ناشتہ کروا کر اندر آئی تو تارز اٹھ چکا تھا۔۔اور بہت ہی مصروف انداز میں کچھ تلاش کررہا تھا۔۔کچھ دیر تو ندوہ دیکھتی رہی لیکن اس کے مسلسل تلاش کرنے پر پریشان سی ہوتی پاس آئی تھی۔

میرا خیال ہے جواب دے سکتے ہیں۔۔۔ندوہ نے خفگی کے سے انداز میں لاڈ سے کہا تھا۔۔

دل جانتا تھا وہ اس سے کتنی محبت کرتا ہے۔۔بس ناراض ہے اس دن والی بات پر۔۔۔

تارز کے بال اور چہرے پر موجود پانی کی ننھی بوندیں اس بات کی گواہ تھی کہ وہ ابھی منہ ہاتھ دھو کر باہر آیا ہے۔۔۔

کیا فائدہ۔۔۔تارز نے مصروف سے انداز میں بے رخی سے کہا تھا۔۔

مطلب۔۔۔۔۔۔۔ندوہ نے ابرو چڑھا کر پوچھا تھا۔۔

تم کیوں پوچھ رہی ہو۔۔تارز ایک دم سے سیدھا ہوا تھا اور سینے پر ہاتھ باندھ اور بڑے پرسکون انداز میں طنز بھرا لہجہ اپناتے ہوئے کہا۔۔

ویسے ہی تجسس ہو رہا۔۔۔۔ندوہ نے جزبز سا ہوتے ہوئے کہا تھا۔

صرف تمھارے تجسس کے لیے میں تمہیں بتانے میں وقت برباد کرنے کے بجائے وہ چیز نہ تلاش کر لوں۔۔تارز اب پھر مصروف ہو چکا تھا۔

وہ اپنا پسندیدہ کرتا تلاش کرنے میں مصروف تھا نیا لے نہیں سکا تھا مصروفیت کے باعث اور اب جو وہ تھا وہ ملنے کو نہیں دے رہا تھا۔۔وہ پہلے سے ہی کوفت زدہ کھڑا تھا اوپر سے ندوہ آ گئی تھی۔۔۔

ایسی بھی کیا بے رخی۔۔ندوہ روہانسی ہوئی تھی۔۔دل کیا کندھا زور سے

کھینچ کر تارز کا رخ اپنی طرف کرے اور اس کے سینے سے لگ جائے لیکن یہ سوچنا بہت آسان تھا۔۔پر کرنا۔۔

وہ نادم سی صورت بنائے لب کچلتی ہوئی باہر چلی گئی تھی۔۔۔

آپکے ہاتھ کتنے پیارے ہیں۔۔۔فروا نے ندوہ کے ہاتھ پر مہندی لگاتے ہوئے چمکتی آنکھوں کے ساتھ ستائشی نظر ڈالتے ہوئے کہا۔۔

تارز بھائی اپکی وائف کے ہاتھ کتنے پیارے ہیں۔۔۔فروا نے مسکراتے ہوئے تارز کی طرف رخ موڑا جو مزے سے ساری مہمان رشتہ داروں کے درمیان صوفے پر ٹانگیں پسارے لیٹا تھا۔۔۔

فروا تارز کی چچا زاد تھی اور اسی کے بہت اسرار پر ندوہ اس سے مہندی لگوانے کے لیے بیٹھی تھی۔۔۔سارے گھر میں گہما گہمی تھی ابھی دوپہر کا وقت تھا کچھ لوگ کپڑے پریس کرتے پھر رہے تھے اور لڑکیاں مہندی لگوا رہی تھیں۔۔۔

اچھا۔۔۔دیکھوں تو۔۔تارز ایک دم شرارتی انداز میں اٹھ کر پاس آیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نرماہٹ سے ندوہ کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا۔۔

تارز کے ایک دم سے یوں پاس آکر بیٹھنے اور ہاتھ پکڑنے پر ندوہ جھینپ گئی تھی۔۔پلکیں گالوں پر لرزنے لگی تھیں۔۔۔۔

یہ کیسی فضول سی مہندی لگا رہی ہو میری بیوی کے ہاتھ پر۔۔۔۔۔۔تارز نے مصنوعی رعب چلاتے ہوئے فروا کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔

ہا۔۔۔تارز بھائی۔۔سب سے پیارا اور نیو ڈیزائن لگا رہی ہوں۔۔۔فروا نے کمر پر ہاتھ رکھ کر ناک پھلا کر کہا۔۔۔

نہیں مجھے پسند نہیں آیا۔۔رکو کاپی دکھاؤ۔۔میں بتاتا ہوں کونسا لگانا ہے۔۔

تارز نے مصنوعی رعب دار آواز میں کہا اور پاس پڑی مہندی کے ڈیزائن والی کاپی اٹھائی۔۔

ساری ارد گرد بیٹھی لڑکیاں کھی کھی کرتی ہوئی منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسنے لگی تھیں۔۔

تارز کا مسخرا پن اور شرارتیں کسی کے لیے نئی نہیں تھی وہ ہر شادی بیاہ

اور کسی بھی تقریب میں ایسے ہی مزاق اور شرارتیں کرتا تھا۔۔۔

اللہ اللہ دیکھو تو چچی کیسے ہیں تارز بھائی۔۔۔فروا نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کچھ دور بیٹھی سیما کو کہا۔۔۔

اس بدتمیز سے کوئی بعید نہیں۔۔خود نہ لگانے لگ جائے مہندی ندوہ کے۔۔۔سیما نے بھی ساتھ بیٹھی کشور کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

سب لوگوں کے قہقے فضا میں گونجے تھے۔۔۔

ندوہ حیران ہوتے ہوئے تارز کی طرف دیکھ رہی تھی ابھی تھوڑی دیر پہلے کمرے میں تو اسے اتنے روکھے سے انداز میں جواب دے رہے تھے اور اب سب کے سامنے ایسے پیار نچھاور کر رہے تھے جیسے کوئی خفگی ہی نہ ہو۔۔۔

ہائے اتنا پیار تارز بھائی۔۔۔زارا نے مصنوعی آنکھ دباتے ہوئے شرارت سے کہا۔۔۔

ہاں تو۔۔۔اکلوتی تو ہے۔۔۔تارز نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا اور پیار

سے ندوہ کی طرف دیکھا۔۔

جو بلش ہوگئی تھی۔۔نظریں اٹھانا مشکل ہو رہا تھا تارز کی ساری رشتہ دار عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔۔۔

توبہ۔۔بے شرم کہیں کا۔۔۔کشور نے منہ پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔

سب لوگ تارز کی باتوں سے اس کے انداز سے خوب انجوائے کر رہے تھے۔۔۔

آئےہائے۔۔۔پھپھو۔۔۔کیا انکل نے کبھی نہیں کیا اتنا پیار وہ تو آج بھی آگے پیچھے پھرتے آپکے۔۔۔تارز نے کشور کی طرف شرارت سے دیکھتے ہوئے کہا اور آنکھ دبائی۔۔

اور پھر پاس آ کر ان کے چہرے کو اپنی طرف گھومایا۔۔۔آنکھیں شرارت سے چمک رہی تھیں۔۔۔

چل ہٹ پراں۔۔سیما یہ نا سدھرا شادی کے بعد بھی۔۔ویسا ہی ہے مسخرا پورا۔۔۔۔۔کشور نے تارز کو قہقہ لگاتے ہوئے ایک طرف کیا تھا۔

تارز بھائی ویسے گزارا کیسے ہوتا ندوہ بھابھی اتنی ڈیسنٹ کم گو اور آپ۔۔

فروا نے ندوہ کے ہاتھ پر مہندی لگاتے لگاتے چہرہ اوپر اٹھا کر شرارت سے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔۔۔

ایسا ویسا گزارا۔۔اور یہ کوئی کم گو نہیں ہیں۔بہت حکم چلاتی مجھ پر۔۔

کیوں بیگم۔۔۔۔تارز پھر سے واپس آکر ندوہ کے پاس بیٹھا اور اپنا کندھا ندوہ کے کندھے پر مارتے ہوئے شرارت سے کہا۔۔

ہائے۔۔فرمابرداری چیک کریں ذرا جناب کی۔۔۔۔فروا نے منہ پر ہاتھ رکھ کر قہقہ لگایا تھا۔۔

ندوہ شرم سے گلابی ہوگئی تھی۔۔تارز بھی سب کے ساتھ ڈھیٹ بنا قہقے لگا رہا تھا۔۔اس کے کسی انداز سے کوئی یہ گمان بھی نہیں کر سکتا تھا کہ وہ ندوہ کے ساتھ اتنا ناراض ہے۔۔ندوہ خود حیران ہو رہی تھی۔۔۔

ندوہ بار بار سر جھٹک کر منہ پر آئی بالوں کی آوارہ لٹ کو پیچھے کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی کیونکہ ایک ہاتھ پر مہندی لگ چکی تھی اور دوسرے پر فروا لگا رہی تھی۔۔۔

تارز نے مسکراہٹ دباتے ہوئے پیار سے اس کے چہرے پر آئی لٹ کو اس کے کان کے پیچھے کیا تھا۔۔

اففف۔۔۔تارز بھائی جلائیں تو نہ ہم سب کو۔۔۔شازیہ نے بھی زارا کی طرف دیکھتے ہوئے قہقہ لگا کر کہا۔۔۔

سب لوگ اس کے ندوہ کے ساتھ لاڈ انجوائے کر رہے تھے۔۔ویسے بھی ان کی شادی کو ابھی دو ماہ سے بھی کم عرصہ ہوا تھا تو سب کی نگاہوں اور شرارتوں کا مرکز تھے وہ۔۔تارز ذرا مختلف تھا اس سے پہلے کہ سب مل کر اس کی کٹ لگاتے اور چھیڑتے وہ اپنی ایسی حرکتیں کر کر کے سب کو ہنسا رہا تھا۔۔۔

یہی تو چاہتا ہوں۔۔جل جل کر مرو تم سب کی سب۔۔۔۔تارز نے مسکراہٹ دبا کر مصنوعی ناک چڑھا کر کہا۔۔

سب لوگ اس کے انداز پر کھلکھلا کر ہنسے تھے۔۔۔۔

تارز بس کر اب۔۔ماموں بلا رہے۔چھوڑ دے بھابھی کا گھٹنا .بیغیرت۔۔۔

شہنام نے باہر سے آ کر ہنستے ہوئے اسے لتاڑا تھا۔۔۔

وہ واقعی میں ندوہ کے بلکل ساتھ لگا بیٹھا تھا۔۔

چلو جی ایک اور جلنے والے کا اضافہ ہوگیا۔۔تارز نے ہاتھ کا اشارہ شہنام کی طرف کرتے ہوئے مصنوعی خفگی سے کہا۔۔۔

سب لوگوں کا قہقہ پھر سے گونجنے لگا تھا۔۔۔

اچھا بیگم پریشان نہیں ہونا۔۔ہاں۔۔تارز نے بچوں کی طرح لاڈ کے انداز میں ندوہ کو دیکھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں ابھی ہٹلر کی بات سن کر آتا ہوں۔۔۔ندوہ کو پیار سے دیکھتا ہوا شرارت سے اٹھا تھا۔۔ساری کزنز اس کے انداز پر قہقے لگا رہی تھیں۔۔

ندوہ بھی مسکراہٹ روک روک کر تھک گئی تھی۔۔۔

چل آ جا اب۔۔۔شہنام نے زبردستی تارز کا ہاتھ پکڑ کر ندوہ کے پاس سے اٹھایا۔۔۔

تارز تو چلا گیا پر باقی سب کتنی دیر ندوہ کو سرگوشیاں کر کے چھیڑتی

رہیں۔۔۔

ﷺ ﷺ ﷺ

ہلکے سے ٹی پنک کلر کے فراک کے ساتھ سوفٹ سا میک اپ کیے وہ خوبصورتی کی انتہا کو چھو رہی تھی۔۔وہ سنگھار میز کے سامنے کھڑی کانوں میں جھمکے پہن رہی تھی۔۔جب آئینے کے عکس میں تارز کا سراپا نظر آیا تھا۔۔

وہ مصروف سے انداز میں ٹاول کے ساتھ بال خشک کررہا تھا۔۔چہرہ پھر سے سنجیدہ اور سپاٹ تھا۔۔تھوڑی دیر پہلے باہر والے تارز سے یکسر مختلف تھا وہ اس وقت۔۔

وہ جو بڑے انداز میں مسکرا کر پلٹی تھی۔۔اس کے چہرے کی سختی دیکھ کر روہانسی سی ہوگئی تھی۔۔تھوڑی دیر پہلے باہر تارز کی محبت دیکھ کر وہ خوش ہوگئی تھی کہ شاید تارز کی ناراضگی ختم ہوگئی ہے پر کمرے میں آنے کے بعد وہ پھر سے خفا سے تارز میں تبدیل ہوگیا تھا۔۔۔

ندوہ کے سنگھار کو دیکھ کر ایک لمحے کے لیے تو تارز کا دل مچل گیا تھا

پر دوسرے ہی لمحے ہدیل کے خیال نے چہرہ سخت کر دیا تھا۔۔

گہرے جامن رنگ کے کرتے میں تارز غضب ڈھا رہا تھا۔۔۔غصے سے لب بھینچے اب وہ ڈرائر کو چلائے اپنے بال سیٹ کرنے میں مصروف تھا۔

اتنی ناراضگی ایک نظر بھی نہ ڈالی اتنی محبت سے وہ آج صرف تارز کے لیے تیار ہوئی تھی لیکن وہ تو ایسے بے نیاز تھا جیسے کہ وہ کمرے میں موجود ہی نہ ہو۔۔۔

تارز نے سینٹ کا چھڑکاؤ کرتے ہوئے ایک چور سی نظر پھر سے ندوہ پر ڈالی تھی جو پریشان سی کھڑی لب کچل رہی تھی۔۔۔جبکہ ایک ہاتھ بھی دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کو بے چینی سے چٹخ رہا تھا۔۔۔

اب مجھ سے علیحدگی کی بات کرنے کا سوچ رہی ہوگی۔۔تارز کے چہرے پر ناگوار سی مسکراہٹ ابھری تھی۔۔

اُفف کیسے کروں محبت کا اظہار اب ان سے۔۔۔خود ہی کیوں نہیں سمجھ

جاتے تارز۔۔۔روہانسی سی شکل بنا کر سوچا۔۔

کوئی جب اتنا پیار کرے تو اس کی تھوڑی سی بھی بے رخی بہت بری طرح کھلتی ہی۔۔ندوہ کا بھی یہی حال تھا۔۔تارز کے بے پناہ محبت کے بعد اس کی اتنی بے زاری اور بے رخی اسے ایک پل کو بھی چین نہیں لینے دے رہی تھی۔۔

تارز ایک نظر خود پر ڈالتا ہوا بڑے آرام سے اسے وہیں پر سوچ انداز میں کھڑا چھوڑ کر باہر نکل گیا تھا۔۔۔

اور وہ نادم سی سر جھکائے پریشان حال کھڑی تھی۔۔۔۔

پل بھر ٹھہر جاؤ دل یہ سنبھل جائے

کیسے تمہیں روکا کروں

میری طرف آتا ہر غم پھسل جائے

آنکھوں میں تم کو بھروں

بن بولے باتیں تم سے کروں

اگر تم ساتھ ہو

سب لوگ دھیرے دھیرے سے ہل رہے تھے تارز کی خوبصورت آواز

مہندی حال میں گونج رہی تھی۔۔۔

تیری نظروں میں ہیں تیرے سپنے

تیرے سپنوں میں ہیں راضی

مجھے لگتا ہے باتیں دل کی ہوتی

لفظوں کی دھوکے بازی

تم ساتھ ہو یا نہ ہو کیا فرق ہے

بے درد تھی زندگی بے درد ہے

اگر تم ساتھ ہو

اگر تم ساتھ ہو

تارز کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی آگئی تھی۔۔۔مڑی ہوئی پلکوں کی جھالر اٹھا کر ندوہ کی طرف دیکھا تھا جبکہ انگلیاں دھیرے دھیرے گٹار پر رقص کر رہی تھیں۔

اگر تم ساتھ ہو

آواز میں عجیب سا درد تھا۔۔سب لوگ اس کی خوبصورت آواز کے سحر سے محظوظ ہو رہے تھے۔۔

غیر سا ہوا خود سے بھی نہ کوئی میرا

درد سے کر لے چل یاری دل یہ کہہ رہا

کھولوں جو بانہیں بس غم یہ سمٹ رہے ہیں

تارز کی آنکھوں میں بار بار اس سے ہاتھ چھڑا کر بھاگتی ہوئی ندوہ آ رہی تھی جو دور کھڑے بانہیں پھلائے ہدیل کی طرف جا رہی تھی۔۔گانے کے بول کے ساتھ دل کی گھٹن بھی بڑھ رہی تھی۔۔

آنکھوں کے آگے لمحے یہ کیوں گھٹ رہے ہیں

جانے کیسے کوئی سہتا جدائیاں

تارز نے ایک دم خاموش ہو کر آنکھیں بند کی تھیں۔۔پھر سے آنکھیں کھولیں اور گٹار پر پھر سے انگلیاں زور سے ماری تھیں۔۔

تینو اتنا میں پیار کراں

اک پل وچ سو بار کراں

تارز نے گہری آنکھوں سے ندوہ کی طرف دیکھتے ہوئے گانا تبدیل کیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب کزنز چیخنے کے انداز میں پر جوش ہوئے تھے۔۔۔تارز اب دھیرے سے چلتا ہوا ندوہ کے قریب آ گیا تھا۔۔۔

ندوہ جھینپ سی گئی تھی سب لوگ اب ان دونوں کی طرف دیکھ رہے تھے۔۔

تو جاوے جے مینو چھڈ کے

موت دا انتظار کراں

تارز ایک گھٹنا نیچے لگا کر ندوہ کے پیروں میں بیٹھ گیا تھا۔۔

سب لوگوں کا شور بڑھ گیا تھا۔۔۔

کہ تیرے لیے دنیا چھوڑ دی ہے

تجھ پہ ہی سانس آ کے رکے

میں تجھ کو اتنا چاہتا ہوں

یہ تو کبھی سوچ نہ سکے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تارز نے سر نیچے جھکا لیا تھا۔۔آنکھوں کی نمی بڑھنے لگی تھی۔۔۔سب لوگ تالیاں پیٹ رہے تھے۔۔

ندوہ ساکت کھڑی تھی۔۔تارز ایک دم سے خود پر قابو پا کر اٹھا تھا۔۔۔

وہ اب ندوہ کے بلکل سامنے کھڑا تھا لمحہ بھر کے لیے ندوہ کی آنکھیں اس کی گہری بولتی آنکھوں سے ٹکرا گئی تھیں۔۔۔

اُفف۔۔دل کی دھڑکنوں کی رفتار کے شور نے سب آوازوں کو دبا دیا تھا۔۔

سب لوگ سٹیاں اور تالیوں سے ھال کو بے ہنگم کیے ہوئے تھے۔۔

تارز کی آنکھوں کی نمی باقی سب سے تو چھپ گئی تھی لیکن جیسے ہی وہ اس کے اتنا قریب کھڑا ہوا تھا تو ندوہ اس کی آنکھوں میں تیرتی نمی کو باخوبی دیکھ سکتی تھی۔۔۔

ایسے لگا جیسے کسی نہ دل کو مٹھی میں لیا ہو۔۔سب لوگ شور کر رہے تھے وہ گانا ختم کر چکا تھا۔۔۔پھر دھیرے سے ندوہ کے پاس سے گزرتا ہوا وہ دوسری طرف جا چکا تھا۔۔

ندوہ یہ میری آخری کوشش تھی۔۔لیکن میں یہ جانتا ہوں تمھارے دل کی دیواروں سے یہ کوشش بھی ٹکرا کر زمین بوس ہو جائے گی۔۔

بظاہر وہ سب کے ساتھ قہقے لگا رہا تھا لیکن دل میں درد تھا۔۔اور وہ ظالم حسینہ ابھی بھی جوں کی توں وہیں کھڑی تھی۔۔۔

تارز کی آنکھوں کی نمی سے دل کی بستی میں طوفان اٹھ آیا تھا۔۔وہ ساکت کھڑی تھی۔۔

کیا میں اس قابل ہوں کہ وہ مجھ سے اتنی محبت کرے۔۔ایسی محبت جس کا گماں بھی نہ کیا کبھی میں نے۔۔دل کی گھٹن بڑھنے لگی تھی اس سے پہلے کہ وہ بری طرح سب کے سامنے رو دیتی وہ بھاگتی ہوئی ھال سے باہر نکلی تھی۔۔اور سامنے بڑے سے لان کے ایک گوشے میں لگے بنچ پر جا کر تیز تیز سانس لیتے ہوئے اس کے گال آنسوؤں سے بھیگ گئے تھے۔۔

کیا کیا نہیں کیا تھا اس نے تارز کے ساتھ۔۔کہاں کہاں اس کی محبت کو نہیں دھتکارا تھا۔۔کتنی پاگل تھی میں۔۔سچی محبت کی پہچان نہیں تھی مجھے۔۔

تارز نے سگریٹ کو منہ میں رکھ کر لائٹر سے جلایا تھا پھر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا وہ ھال کے لان میں آ گیا تھا۔۔

رشک سے سارا جہاں میری طرف دیکھتا ہے

تو مگر اب بھی کہاں میری طرف دیکھتا ہے

ہجر میں جان بلب ہوں،میرا قاتل بے سود

ہاتھ میں تھامے کماں میری طرف دیکھتا ہے

راکھ سے عشق تھا میری سو جدا ہوتے ہوئے

کتنی حسرت سے دھواں میری طرف دیکھتا ہے

تارز نے چند قدم اور آگے بڑھائے تھے لیکن ندوہ کی آواز پر قدم جامد ہوئے تھے۔۔فورا اس نے ہاتھ میں پکڑا سگریٹ زمین پر پھینک کر اوپر پاؤں رکھا تھا پھر پریشان سا ہو کر آہستہ سے دبے قدموں درخت کی اوٹ میں ہوگیا تھا۔۔وہ فون کان سے لگائے بیٹھی رو رہی تھی۔۔ کہیں وہ ہدیل سے۔۔

اوہ دل میں آنے والے خیال نے دل کی رفتار کو کم کیا تھا۔۔۔وہ اور قریب ہوا تھا۔۔اب ندوہ کی باتیں وہ آسانی سے سن سکتا تھا۔

کیسی ہو۔۔۔۔۔ندوہ نے آنسوؤں میں ڈوبی آواز میں کہا تھا۔۔۔

ٹھیک ہوں کیا ہوا۔۔اتنی پریشان کیوں لگ رہی ہو۔۔۔عروہ نے تجسس

اور پریشانی کے ملے جلے تاثر میں کہا۔۔۔

عروہ مجھے تارز سے محبت ہوگئی ہے۔۔آنسو سے آواز بھاری ہو رہی تھی۔

کیا۔۔۔؟؟؟تارز کو اپنے کانوں پر یقین نہیں رہا تھا۔۔فورا کان کو ہاتھ سے تھپتھپایا تھا۔۔۔

تو پاگل لڑکی پھر رو کیوں رہی ہو۔۔۔عروہ نے ہلکا سا قہقہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

میں کیسے بتاؤں انہیں کہ مجھے محبت ہوگئی ہے ان سے۔۔۔بچوں کی طرح روتے ہوئے ندوہ نے ہونٹ باہر نکال کر کہا تھا۔۔۔

تارز کے لبوں پر جاندار مسکراہٹ تھی۔۔۔

اچھا۔۔کیسے کی بچی۔۔جیسے نفرت کا علان کرتی رہتی تھی محاز کھولے رکھتی تھی ویسے ہی بتاؤ اسے۔۔۔عروہ نے ڈانٹنے کے انداز میں کہا تھا۔۔

بہت مشکل ہے۔۔نفرت کرتی تھی تو ایسا کچھ نہیں ہوتا تھا۔۔پر اب تو عجیب ہی فیلنگز ہوتی ہیں۔۔جب بھی وہ پاس آتے ہیں دل اتنی زور زور

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سے دھڑکنے لگتا ہے ہاتھوں کو پسینہ آجاتا ہے۔۔آنکھیں اوپر اٹھائے نہیں اٹھتی۔۔

تارز نے بمشکل اپنی ہنسی کو روکا تھا اور سر خوشی سے درخت سے ٹکا لیا تھا۔۔نچلے لب کو دانتوں میں دبائے۔۔آسمان کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

پاگل لڑکی۔۔۔انتہائی کوئی عجیب مخلوق ہو تم سچی۔۔شوہر ہے تمھارا۔۔۔ عروہ نے چیخنے کے سے انداز میں کہا۔۔۔

ہاں پتا ہے۔۔شوہر ہے پر یہ کہاں کی لوجک ہوئی شوہر ہے تو آرام سے محبت کا اظہار کر سکتے ہیں۔۔۔ندوہ نے خفا سی آواز میں عروہ سے کہا۔

مجھے بتاؤ کیسے بتاؤں تارز کو کوئی طریقہ مجھ سے اب ان کی ناراضگی اور برداشت نہیں ہوتی۔۔۔ندوہ نے بے چینی سے لبوں کو کچلا تھا۔

تم میسج کرو پاگل اس کو۔۔۔۔۔عروہ نے ایک دم جوش سے کہا تھا۔۔۔

سب لکھ کر بتا دو اسے۔۔۔۔۔عروہ کی چہکتی آواز لان کی خاموشی میں فون سے باہر بھی سنائی دی تھی۔۔

ہاں یہ ٹھیک ہے میں میسج کرتی ہوں۔۔۔ندوہ نے گالوں پر آئے آنسو ہتھیلی کی پشت سے رگڑے تھے۔۔۔

آج رات کو ہی کرتی ہوں۔۔۔۔پر سوچ انداز میں ندوہ نے کہا تھا۔۔

اچھا اب میں جاتی ہوں مجھے تلاش کر رہے ہوں گے سب۔۔۔۔۔ندوہ نے خدا حافظ کہتے ہوئے فون بند کیا تھا۔۔

پھر کھڑے ہو کر آنسو اچھی طرح صاف کیے تھے۔۔اس کے قدم ھال کی طرف بڑھ رہے تھے۔۔۔۔۔

اور وہ لبوں پر فتح کی خوبصورت مسکراہٹ سجائے کھڑا تھا۔۔

اظہار تو منہ سے ہی کرنا پڑے گا۔۔۔۔میرے سکون۔۔۔۔۔

تارز کی آنکھیں شرارت سے چمک رہی تھیں۔۔۔

وہ دور اندھیرے سے نکل کر روشنیوں میں گم ہوتے ندوہ کے سراپے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہنام۔۔اپنا فون دے ذرا میرا فون گرا ہے شاید ادھر ھال میں مل نہیں رہا۔۔میں کال کروں ذرا۔۔تارز نے پریشانی سے پیشانی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔

مہندی کی تقریب ختم ہو چکی تھی۔۔کچھ لوگ گھر کے لیے نکل چکے تھے کچھ ابھی ھال میں ہی موجود تھے۔۔ندوہ تارز کے کزنز کے ساتھ کھڑی تھی۔۔جب تارز نے آ کر اپنے فون کے غائب ہونے کی اطلاع دی۔۔

اوہ۔۔لے میرے نمبر سے بیل کر ذرا۔۔۔شہنام نے جلدی سے اپنا فون آگے بڑھایا تھا۔۔

تارز نے پریشان شکل بنا کر فون پکڑا پھر اپنا نمبر ملا کر بے چینی سے لب کچلتے ہوئے ارد گرد دیکھا۔۔۔

یار بند جا رہا ہے۔۔۔تارز نے پریشان سی صورت بنا کر شہنام کی طرف دیکھا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لو جی عجیب انسان ہے تو۔۔رک ذرا سب سے کہتے ہیں تلاش کریں سب۔۔۔۔۔شہنام نے اپنا فون پکڑ کر کہا۔۔

پھر جتنے بھی گھر کے افراد وہاں موجود تھے وہ تارز کا فون تلاش کر رہے تھے اور وہ فون کو جیب میں ڈالے پریشان حال کھڑا تھا۔۔۔

جیسے تم تلاش کر رہی ہو ایسے تو مل ہی جائے گا۔۔تارز نے ندوہ کے قریب ہو کر کہا۔۔

وہ جو مختلف کرسیوں کو پیچھے کرتی کھوئی کھوئی سی فون تلاش کر رہی تھی ایک دم چونک کر پلٹی تھی۔۔تارز بلکل پیچھے کھڑا تھا۔۔۔

ڈھنگ سے دیکھو گی تو ہی ملے گا۔۔۔تارز نے اس کے چہرے پر نظریں گاڑے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔۔

وہ تو پلکیں چہرے پر لرزاتی ہوئی اتنی قربت کے زیر اثر بےحال سی کھڑی تھی۔۔۔

خیر تم نے پہلے کبھی میرا کوئی کام بھی دل سے نہیں کیا تو اس کے لیے

بھی میں شکوہ کیوں کرو۔۔تم رہنے ہی دو۔۔تارز نے جان بوجھ کر طنز بھرے لہجے کو اپناتے ہوئے کہا۔۔

جبکہ دل اسکی اس طرح کی حالت پر الٹی سیدھی قلا بازی کھا رہا تھا۔۔۔

ندوہ کی صورت ایک دم سے روہانسی ہوئی تھی۔۔وہ تو سب سے زیادہ چاہتی تھی تارز کا فون مل جائے۔۔آج ہی تو سوچا تھا کہ اس سے میسج میں محبت کا اظہار کردے گی اور آج ہی فون چوری ہوگیا تھا۔۔

فون ہوتا تو ملتا سب لوگ تلاش کرتے کرتے بحال ہوگئے تھے اور وہ دکھی آتما بنا کمر پر ہاتھ دھرے سب پاگلوں کو دیکھ رہا تھا۔۔سب کزنز کی اچھی پھرکی گھمانے کے بعد اس نے پریشان سی صورت میں اپنے موبائل پر اِنااللہ واِناالیہ راجعون پڑھا اور سب کو جانے کا کہا۔۔۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

اچھا اب پریشان نہ ہو۔۔اور آ جائے گا فون ہی تو تھا۔۔ابتہاج نے ڈانٹنے کے انداز میں کہا۔۔

وہ جو سب میں گھرا ہونٹ باہر نکالے پوری طرح اداکاری کے جوہر دکھا

رہا تھا بار بار چور نظر سے سب کو ٹرے میں سجائے چائے پیش کرتی ندوہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

بابا۔۔کب پریشان ہوں۔۔بس کوئی ضروری کال کوئی بہت اہم میسج بھی آنا ہوتا کبھی۔۔تارز نے میسج پر زور دیتے ہوئے گہری نظر پاس آتی ہوئی ندوہ پر ڈالی تھی۔۔۔

اب وہ چائے کا کپ پکڑ کر تارز کے پاس جھکی تھی۔۔۔۔

سنو۔۔مجھے تمھارے ہاتھ کی چائے نہیں پینی لے جاؤ۔۔تارز نے مصنوعی خفگی بھرے انداز میں ندوہ کے کان کے قریب سرگوشی کی تھی۔۔

ندوہ کا چہرہ ایک دم سے زرد ہوا پھر وہ روہانسی شکل بنائے چائے کا کپ ہاتھ میں پکڑے وہاں سے تیزی سے نکلی تھی۔۔۔

سکون میرے۔۔۔۔مجھے بہت بے سکون رکھا تم نے اتنا عرصہ اب کچھ سزا تو تمھاری بھی بنتی ہے میرے ہاتھوں۔۔تارز کے لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ تھی اور آنکھیں شرارت سے چمک رہی تھیں۔۔

کمرے کے دروازہ کھولنے کی آواز پر تارز نے فورا آنکھوں پر بازو کو دھرا تھا وہ بیڈ پر لیٹا کب سے اس کے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔وہ سلمی اور حدفہ کے ساتھ تھی اب جا کر کمرے میں آئی تھی۔۔۔

لب کے کونے کو دانتوں میں دبائے وہ تارز کو دیکھ رہی تھی کہ سو گیا ہے یا جاگ رہا ہے۔۔تارز نے بظاہر آنکھوں پر بازو رکھا ہوا تھا لیکن ہلکی سی بازو کی آؤٹ سے وہ ندوہ کی بے چینی واضح طور پر دیکھ رہا تھا۔

کیا کروں۔۔۔کیسے کہوں ہمت کروں۔۔ندوہ نے تارز کو اٹھانے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا تھا اور پھر لب کچلتے ہوئے پیچھے کیا پھر بے چینی سے کمرے کے چکر لگانے لگی۔۔۔

بڑی بات ہے جناب سر میں فٹ فائلر مارتے ہوئے اور مجھے دھکا دیتے ہوئے تو اتنی ہمت دکھائی تھی۔۔اب اتنی سی بات کہنے میں اتنا ڈر رہی ہے محترمہ۔۔۔

کیا ہے تمہیں۔۔جا کر لیٹو اپنی جگہ پر کیا میرے سر پر منڈلائے جا رہی ہو۔۔نیند آرہی ہے مجھے۔۔۔۔۔

تارز نے بازو ہٹا کر رعب سے کہا تھا۔۔

ندوہ چونک کر سٹپٹا گئی تھی۔۔فورا ہمت پھر سے ہوا ہوئی تھی وہ تیر کی سی تیزی سے جا کر ایک طرف لیٹ گئی تھی۔۔۔۔

تارز کے لبوں پر جاندار مسکراہٹ آ گئی تھی۔۔۔

ٹوٹ جا۔۔ٹوٹ جا۔۔تارز نے پورے زور سے شرٹ کے بٹن کو کھینچتے ہوئے خود سے سرگوشی کی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ندوہ سبز رنگ کے بنارسی سوٹ میں غضب ڈھاتی اس کے دل کو بے چین کررہی تھی۔۔سب لوگ بارات کے لیے تیاری میں مصروف تھے ندوہ سیما کے ساتھ کھڑی کسی بارے میں بات کر رہی تھی جب تارز ہاتھ میں بٹن پکڑے معصوم سی شکل بنائے وہاں آیا تھا۔۔۔

مما۔۔بٹن لگا دیں۔۔۔تارز نے سیما کو کندھے سے ہلا کر کہا تھا۔۔۔

وہ جو ندوہ کو مختلف ہدایت کرنے میں مصروف تھیں تارز کی بات سن

کر ماتھے پر بل ڈال کر تارز کی طرف مڑیں۔۔۔

تارز تمھارے الٹے ہی کام ہوتے اب نکلنے کی جلدی اور ایک نیا بکھیڑا لے کر کھڑے ہو۔۔ندوہ بیٹا جلدی سے ٹانک دو بٹن اس کا۔۔ندوہ کے ہاتھ سے زیور کا ڈبہ لیتے ہوئے سیما نے مصروف سے انداز میں کہا۔۔

جی۔۔ندوہ نے مدھر سی آواز میں کہتے ہوئے تارز پر چور سی نظر ڈالی تھی سیاہ کوٹ پینٹ میں ملبوس بالوں کو سلیقے سے سیٹ کیے وہ دل دھڑکا دینے کی حد تک خوبرو لگ رہا تھا۔۔۔

ندوہ سیما کے بتانے پر کمرے سے سوئی دھاگا لینے آئی تو تارز بھی پیچھے ہی آگیا تھا۔۔وہ سوئی میں دھاگا ڈال کر پلٹی تو تارز بلکل پیچھے کھڑا تھا۔ اف۔۔تارز کی خوشبو دل کو اتھل پتھل کر گئی تھی۔۔آنکھیں اٹھانا مشکل ہونے لگا تھا۔۔۔

شرٹ اتار کر دوں؟؟تارز نے دھیرے سے بھاری سی آواز میں کہا۔۔

جبکہ لب مسکراہٹ دبا رہے تھے اور آنکھیں شریر سی چمک لیے ہوئی

تھیں۔۔۔

نہ۔۔نہیں لگا دوں گی ایسے ہی۔۔۔۔۔۔ندوہ جھینپ گئ تھی۔۔گھٹی سی
آواز میں کہا۔۔۔۔

افف یہ۔۔یہ شرماتا چہرہ۔۔تارز نے محبت سے اس کے چہرے کا طواف
کیا تھا۔۔وہ تو پلکیں نیچے گرائے کھڑی تھی۔۔۔

ندوہ تمھارا یہ انداز دیکھنے کو چھ سال ترسا ہوں۔۔۔

تمہیں تو لگانا نہیں آتا ایسے بٹن۔۔سوئی ہی گھسیڑ دیتی ہو سینے میں۔۔۔
تارز نے مسکراہٹ بمشکل دبا کر مصنوعی سنجیدگی طاری کرتے ہوئے کہا۔

نہیں اب لگا لیتی ہوں۔۔۔۔ندوہ نے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔۔۔

اور ہلکے سے کپکپاتے ہاتھوں سے بٹن لگانا شروع کیا۔۔تارز کی گہری
آنکھوں کی تپش اپنے چہرے پر باآسانی محسوس کر رہی تھی۔۔۔

بول دو نہ جو دل میں ہے کیوں تڑپا رہی ہو۔۔تارز نے اس کے جھکے
چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے سوچا۔۔۔۔۔

لگ گیا۔۔۔ندوہ نے قینچی کے لیے باکس میں نظر دوڑائی۔۔پھر پریشان ہو کر اوپر تارز کی طرف دیکھا۔

کیا ہوا اب۔۔۔۔تارز جو مسکرا کر دیکھ رہا تھا اس کے اچانک اوپر دیکھنے پر فورا چہرے کو خجل سا ہوکر سنجیدہ شکل میں تبدیل کیا۔۔

قینچی نہیں ہے دھاگا کیسے کاٹوں۔۔مدھم سی آواز میں کہا۔۔

دانتوں سے۔۔تارز نے مسکراہٹ دبائی۔۔

ندوہ نے ہونق شکل بنا کر دیکھا۔۔پھر آگے بڑھ کر دانتوں سے دھاگا کاٹ دیا تھا۔۔۔۔

تارز نے لب دانتوں میں دبا کر اس کی مانگ کو دیکھا تھا۔۔۔

ڈھیلا سا لگایا۔۔تارز نے بھنویں اوپر نیچے اٹھاتے ہوئے کمینگی بھری شرارت سے کہا۔۔جبکہ ہاتھ سے بٹن کو پکڑا ہوا تھا۔۔۔

پھر سے لگاؤ۔۔مصنوعی رعب سے کہا۔۔۔

ندوہ نے روہانسی شکل بنا کر چونک کر دیکھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا چلو رہنے دو۔۔ایسے ہی گزارا کر لیتا ہوں۔۔بڑی بے زار سی آواز میں کہا۔۔اور کمرے سے نکل گیا۔۔

ڈھیلا تو نہیں تھا۔۔ندوہ نے سوچتے ہوئے باکس بند کیا۔۔۔

تارز کا فون۔۔۔وہ پریشان سی تارز کا فون ہاتھ میں لیے کھڑی تھی۔۔

بارات سے واپس آکر بھی گھر میں رونق کا سا ساماں تھا۔۔قہقے باتیں۔۔وہ بھی اب سب کے باری باری اٹھ جانے پر تانیہ کے پاس سے اٹھ کر آئی تھی۔۔کپڑے تبدیل کرنے کے بعد زیور اتارا تو سوچا الماری کے لاکر میں ہی رکھ دیتی ہوں۔۔جیسے ہی لاکر کھولا تارز کا موبائل سامنے پڑا تھا۔۔فون سوئچ آف تھا۔۔۔

چلو جناب فون گھر چھوڑ گئے تھے اور یاد بھی نہیں۔۔۔ندوہ کو انجانی سی خوشی ہوئی تھی۔۔جلدی سے فون کو لے کر وہ باہر آئی تھی۔۔

شہنام تارز کہاں ہیں۔۔۔سامنے سے آتے شہنام کو دیکھ کر اس نے مصروف سے انداز میں پوچھا تھا۔۔۔

بھابھی وہ ادھر تانیہ بھابھی کے کمرے میں ہے۔۔میں ابھی آ رہا وہاں سے اٹھ کر۔۔شہنام نے نیند کی خماری میں کہا اور آگے بڑھ گیا۔۔۔

وہ تیزی سے پر جوش انداز میں تانیہ کے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی جب دروازے کے پاس تارز کے فقرے نے قدم روک لیے۔۔۔

بہت محبت کرتی ہے بھابھی اب۔۔بس آپکی دعائیں رنگ لے آئیں۔۔تارز چہکتے ہوئے تانیہ سے کہہ رہا تھا۔آواز میں خوشی تھی جوش تھا۔۔

ندوہ نے پریشان ہوکر نا سمجھی کے انداز میں قدم ایک اور آگے بڑھایا تھا۔۔۔

شرم کرو پھر کیوں تنگ کر رہے۔۔۔تانیہ نے ہلکے سے قہقے کے ساتھ کہا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔بلکل نہیں۔۔۔اظہار تو زبان سے ہی سنوں گا۔۔تارز نے شریر سے انداز میں کہا۔۔۔

لڑکیوں کے لیے بہت مشکل ہوتا یہ تارز فون چھپا کر اچھا نہیں کیا میسج

میں ہی کرنے دیتے اسے اقرار۔۔۔تانیہ نے ڈانٹنے کے انداز میں کہا۔۔

کیوں۔۔۔تارز ابتہاج کو ہر کام اپنی مرضی سے پسند ہے۔۔۔تارز نے بڑے انداز سے قہقہ لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

باہر کھڑی ندوہ کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا۔۔زور سے ماتھے پر ہاتھ مارا۔۔

تو کیا اس دن تارز نے لان میں میری اور عروہ کی باتیں سن لی تھیں۔۔
دھڑکتے دل کے ساتھ سوچا۔اور لبوں پر عجیب سی مسکراہٹ در آئی تھی۔۔۔۔

اس تارز ابتہاج کو مزہ میں چکھاتی ہوں۔۔۔ندوہ نے نچلا لب دانتوں میں دبا کر شرارت سے سوچا۔۔۔۔

سب کو پھرکی کراتے ہیں نہ۔۔اب دیکھیں میں کیسے تڑپاتی آپکو۔۔۔ندوہ بھرپور طریقے سے مسکراتی ہوئی واپس اپنے کمرے میں آ گئی تھی اور موبائل دوبارہ وہیں رکھ دیا تھا جہاں سے اٹھایا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضروری نہیں ہر دفعہ جناب کی پلیننگ کامیاب ہو۔۔۔شریر سی میٹھی سی گدگدی تھی جو پورے جسم میں سرائیت کررہی تھی۔۔آنکھیں چمک رہی تھیں اور لب مسکرا رہے تھے۔۔۔۔

سوئی نہیں ابھی۔۔۔تارز نے بھنویں اچکا کر کہا۔۔اور سامنے بیڈ پر بیٹھی ندوہ کی طرف دیکھا۔۔۔

آپ کا ویٹ کر رہی تھی۔۔۔ندوہ نے محبت بھری مسکراہٹ چہرے پر سجا کر مدھر سی آواز میں کہا۔۔۔

تارز تانیہ اور حبان کو خوب تنگ کرنے کے بعد اب کمرے میں آیا تھا اور اس کی امید کی بلکل برعکس ندوہ نہ صرف جاگ رہی تھی بلکہ پورے اعتماد کے ساتھ بیٹھی مسکرا رہی تھی۔۔۔

اچھا میرا۔۔وہ کیوں۔۔۔؟تارز نے چہرے پر امڈ آنے والی خوشی پر قابو پایا اور مسکراہٹ دبا کر کہا۔۔۔

بات جو کرنی تھی۔۔کیا سنیں گے آپ۔۔۔ندوہ نے مسکراہٹ دبا کر بلش

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

تارز کے چہرے پر چھپی ہوئی خوشی اور دبی مسکراہٹ دل کو گدگدانے اور شرارت بڑھانے کا سبب بن رہی تھی۔۔

کیا کہنا ہے؟؟تارز نے چہرے پر زبردستی کی سنجیدگی طاری کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ندوہ نے شرما کر چہرہ نیچے کیا تھا۔۔۔وہ بھی آج اس ادکار کو اپنی ادکاری کے جوہر دکھا رہی تھی۔۔۔۔

افف یہ شرمانا۔۔۔۔تارز نے دھیرے سے اپنے دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔۔یہ وہ لمحہ تھا جس کا برسوں انتظار کیا تھا۔۔۔ندوہ بھی کہے کہ وہ اس سے محبت کرتی ہے۔۔۔اور آج وہ لمحہ آن پہنچا تھا۔۔۔۔

کہو۔۔۔۔تارز اس کے جھکے چہرے پر محبت بھری نظر گاڑتا ہوا آگے بڑھا تھا۔۔جبکہ لب جاندار مسکراہٹ کے زیر اثر تھے۔۔۔

وہ۔۔۔۔۔ندوہ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں پھنسایا تھا۔۔

اور لب کا ایک کونا دانتوں میں دبایا۔۔۔

تارز اس کے اس انداز پر دل مسوس کر رہ گیا تھا۔۔

کر بھی دے اظہار۔۔۔۔اب بس ہوئی پڑی۔۔۔دل کی بڑھتی رفتار کانوں کے پردے پھاڑنے لگی تھی۔۔

میں۔۔۔۔۔ندوہ نے لرزتی پلکوں کے ساتھ گھٹی سی آواز میں کہا۔۔

تم۔۔۔۔۔؟؟؟تارز نے خمار آلودہ آواز میں کہا۔۔وہ اس کے رک جانے پر بھرپور طریقے سے مسکرا رہا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں۔۔۔یہ چاہ رہی تھی۔۔۔۔ندوہ نے ایک دم سے جھکا چہرہ اوپر اٹھایا تھا۔۔۔

وہ جو محبت سے دانت نکالے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔فورا منہ بند کیا۔۔۔

ندوہ نے بمشکل ابھرتے قہقے پر قابو پایا تھا۔۔۔

کیا۔۔۔؟؟؟تارز نے خجل ہو کر کان کھجایا۔۔۔

کہنا یہ تھا آپ پرسوں چلے جائیں لاہور۔۔میری تو یونیورسٹی میں ابھی دو ہفتے اور آف چل رہا تو وہ بھی میں یہاں تانیہ اور پھپھو کے ساتھ گزار کر آنا چاہتی ہوں۔۔۔۔ندوہ نے روانی سے کہا جبکہ آنکھیں شرارت سے چمک رہی تھیں اور لب بھر پور طریقے سے مسکراہٹ دبا رہے تھے۔۔

کیا۔۔۔۔تارز نے پوری آنکھیں پھیلا کر منہ کھلا چھوڑا تھا۔۔جبکہ ماتھے پر ایک دم سے عجیب سے بل نمودار ہوئے تھے۔۔۔۔بھنویں اپنی جگہ سے اوپر ہوئی تھیں۔۔

جی۔۔۔۔کیوں کیا ہوا۔۔۔۔۔ندوی نے معصوم سی شکل بنا کر پلکوں کو جھپکایا تھا۔۔اور چہرہ ایسے انجان بنایا جیسے اس کی غیر ہوتی حالت کو جانتی تک نہ ہو۔۔۔۔

تم نے یہ بات کرنی تھی؟؟؟؟تارز نے دانت پیس کر آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔۔۔ندوہ نے انجان بن کر کندھے اچکائے۔۔۔۔

نہ۔۔۔نہیں کوئی ضرورت نہیں چلو میرے ساتھ ہی۔۔۔۔تارز نے ایک دم سے گڑبڑا کر غصے سے کہا۔۔

دل ڈوب گیا تھا۔۔تو کیا اس نے محبت کا اظہار نہیں کرنا تھا۔۔اور دو ہفتے اور یہاں رکنا چاہتی۔۔دماغ خراب ہے کیا اس کا۔۔تارز نے دانت پیستے ہوئے سوچا تھا۔۔۔

میں نے اجازت تو نہیں مانگی۔۔۔ندوہ نےاس کی حالت سے محظوظ ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تارز نے پھر حیرانی سے منہ پھلا کر دیکھا تھا۔۔۔

میں نے تو صرف بتایا ہے۔۔۔۔ندوہ نے بچوں کی طرح کندھے اچکا کر کہا۔۔۔

اچھا اب اپنی جگہ پر جائیں نیند آ رہی۔۔۔۔۔مصنوعی مصروف سی شکل بنا کر ندوہ نے کہا اور اپنا کمبل اس کے نیچے سے کھینچا جو خوشی میں اس کے پاس اس کے کمبل پر ہی آ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تارز حیران پریشان سی شکل بنا کر اٹھا تھا لب کچلتا ہوا پر سوچ انداز میں وہ اپنی جگہ کی طرف آیا تھا۔۔

تو کیا اس نے محبت کا اظہار نہیں کرنا تھا۔۔۔۔کیوں ایسے کیسے۔۔وہ بے دلی سے اسے دیکھ رہا تھا جو اب مزے سے آنکھیں موند کر چت لیٹی ہوئی تھی۔۔۔چہرہ بھی بلکل پر سکون تھا۔۔جو تارز کو اور بے چین کر رہا تھا۔۔۔

عروہ سے تو کہہ رہی تھی بہت محبت کرتی ہے مجھ سے۔۔اظہار کے طریقے پوچھ رہی تھی۔۔تو یہ سب۔۔ایک دم سے تارز کا ناک اور منہ بچوں کی طرح پھول گیا تھا۔۔۔

تیزی سے آگے ہو کر ندوہ کے بازو کو پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف موڑا۔۔۔وہ جو پر سکون انداز میں آنکھیں موندے دل ہی دل میں مسکرا رہی تھی سٹپٹا کر آنکھیں کھولیں تھیں۔۔۔

تم رہ کر دکھانا یہاں۔۔۔۔تارز نے ناک پھلا کر دانت پیستے ہوئے کہا۔

ندوہ کو وہ جی جان سے پیارا لگ رہا تھا اس وقت پر کیا کرتی جناب کی اداکاری کے وار آج جناب پر ہی چلانے تھے۔۔۔۔۔

ہا۔۔۔۔۔آپ لے جاکر تو دکھائیں۔۔اچھی دھونس ہوئی یہ۔۔۔ندوہ نے بھی مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے کہا۔۔

تمہیں۔۔یہی بات کرنی تھی مجھ سے صرف؟؟؟؟تارز نے بچارگی سے امید کی ایک کرن کو تھامتے ہوئے کہا تھا۔۔

رات گزرے جا رہی تھی۔۔اور وہ ظالم اظہار بھی نہیں کر رہی تھی۔۔ دل تو چاہا کہ زبردستی ہی اظہار کرا ڈالے۔۔پر پھر وہ لمحہ جس کے لیے یہ سب کیا۔۔

بلکل۔۔۔۔۔ندوہ نے آنکھیں سکیڑ کر کہا اور تھوڑا سا پیچھے ہوئی۔۔

تارز اتنا قریب تھا کہ دل کی رفتار پر قابو پانا مشکل ہو رہا تھا اور ابھی وہ کمزور پڑنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

اب سونے دیں۔۔۔تارز کو ایک ہاتھ سے تھوڑا سا پیچھے کرتی ہوئی۔۔وہ

مسکراہٹ دبا کر لیٹی تھی اور فورا منہ پر کمبل تان کر بھر پور انداز میں مسکرا دی تھی۔۔

اُفف بہت تنگ کر رہی ہوں نہ۔۔۔لب دانتوں میں دبا کر محبت سے سوچا۔۔۔

تارز کچھ دیر الجھن میں وہیں بیٹھا رہا پھر خود سے الجھتا ہوا اپنی جگہ پر لیٹ چکا تھا۔۔۔

☫☫☫☫☫☫☫☫☫☫☫☫☫☫☫☫

ندوہ میرے ساتھ ہی جائے گی۔۔۔تارز نے آملیٹ منہ میں رکھتے ہوئے رعب سے کہا تھا۔۔اور کن اکھیوں سے کھانے کے میز پر بیٹھے سب لوگوں کو دیکھا۔۔۔

کیوں۔۔۔آرام سے بیٹھو تم۔۔جب سے شادی ہوئی ہے تمھارے ساتھ ہی تھی۔۔۔۔سیما نے خفگی سے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ جب تک سو کر اٹھا ندوہ پورے گھر والوں کو اپنے ساتھ ڈرامے میں شامل کر چکی تھی۔۔۔اب ناشتے کے میز پر سب لوگ تارز کو تنگ کر

کے محظوظ ہو رہے تھے۔۔۔

مما میرے اتنے کام ہوتے وہاں۔۔۔تارز نے بے چارگی سے ماتھے پر بل ڈال کر سیما سے کہا۔۔

تارز بھائی۔۔۔میں اور امی غیر ہیں کیا۔۔پچھلے پورے ہفتے کتنا خیال رکھا آپکا۔۔۔حدفہ نے مصنوعی خفگی دکھاتے ہوئے کہا۔۔

میں یہ بات نہیں کررہا۔۔۔۔تارز ایک دم سے گڑبڑا گیا تھا سب لوگ ندوہ کا ساتھ دے رہے تھے اور وہ بھی بچوں کی طرح معصوم سی شکل بنائے سب میں ایسے مظلوم بنی بیٹھی تھی جیسے وہ کوئی جلاد نما شوہر ہوتا۔

تو پھر برخوردار صبر کرو۔۔کچھ نہیں ہوتا۔۔ہماری بہو ہے۔۔اور اتنی رونق ہے اس کے ساتھ گھر میں۔۔۔ابتہاج نے اپنی بھاری آواز میں ڈانٹنے کے سے انداز میں کہا۔۔اور پیار سے ساتھ بیٹھی ندوہ کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔

اتنے دن سے آپ لوگوں کے پاس ہی تھی۔۔۔تارز نے سر نیچے کرتے

ہوئے بڑبڑانے کے انداز میں کہا۔۔

سب لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف شرارت سے دیکھا اور مسکراہٹ دبائی۔۔

سب کو پھرکی کروانے والا آج خود سب کے چکر میں بری طرح پھنسا بیٹھا تھا۔۔ایک ہفتہ ندوہ کے بنا اتنی مشکل سے گزارا تھا اب پھر دو ہفتے۔۔۔۔

تارز نے چہرہ اوپر اٹھا کر دانت پیستے ہوئے ندوہ کی طرف دیکھا جو اب بڑے لاڈ سے سیما کے ساتھ لگی بیٹھی تھی اور چور نظر سے مسکراہٹ دباتی اسے دیکھ رہی تھی۔۔جو بے حال ہوا جا رہا تھا۔۔تارز کی بے تابی اس کے دل پر گدگدی کر رہی تھی۔۔۔

تارز میرے لیے رک رہی ہے۔۔۔تانیہ نے مدھم سی آواز میں سب کی باتوں میں اپنا حصہ ڈالا تھا۔۔۔۔

تانیہ بھابھی آپ لوگوں کو ایک دوسرے کو ٹائم دینا چاہیے۔۔نئی نئی

شادی ہوئی ہے۔۔۔تارز نے چہرے پر زبردستی مسکراہٹ لا کر تانیہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

توبہ ہے کیسا اتاولا ہے۔۔۔۔کشور نے دوپٹہ منہ میں دبا کر کہا۔۔۔

سب لوگ زور زور سے ہنسنے لگے تھے۔۔۔۔

پھپھو۔۔۔۔جس سے یہ سب سیکھا نام لے دوں پھر۔۔۔۔۔تارز نے آنکھ کا کونا دبا کر کشور کی طرف شرارت سے دیکھا۔۔۔۔

آئے۔۔۔ہائے۔۔۔۔کمبخت مارے پھپھی ہوں تیری شرم کر بخش دے مجھے۔۔۔۔۔۔کشور نے ہاتھ جوڑ کر شرماتے ہوئے کہا۔۔۔

سب لوگوں کے قہقے سے گھر گونج اٹھا تھا۔۔۔۔

ندوہ۔۔۔پیکنگ کرو۔۔پھر رات کو ولیمے کے بعد اتنی تھکاوٹ ہوگی پیکنگ نہیں ہوگی۔۔۔۔تارز نے ڈھیٹ بن کر پھر سے ندوہ کو حکم چلانے کے انداز میں کہا۔۔۔

ندوہ نے روہانسی شکل بنا کر ابتہاج کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

ندوہ۔۔۔کوئی ضرورت نہیں بیٹا۔۔اس کو دیکھ لوں گا میں۔۔۔ابتہاج نے رعب دار آواز میں کہا۔۔۔

ٹھیک ہے پھر۔۔تارز کرسی غصے سے کھسکا کر اٹھا تھا۔۔۔

نانا ابو۔۔۔۔۔تارز پیر پٹختا ہوا داؤد کو آوازیں دیتا وہاں سے نکلا تھا۔۔۔

اس کے جاتے ہی سب کے قہقے فضا میں گونجے تھے۔۔۔۔تانیہ بھی تارز کی پارٹی چھوڑ کر ندوہ کے ساتھ مل گئی تھی۔۔۔

NEWERAMAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہے تمہیں۔۔۔۔تارز نے دانت پیس کر قریب ہو کر کہا تھا۔۔۔۔

آپکو کیا ہے۔۔۔ندوہ نے چھوٹی سی ناک چڑھا کر چڑانے کے انداز میں کہا۔۔۔

تمہیں سارا پتا ہے مجھے کیا ہے۔۔۔تارز نے خفگی سے منہ پھلایا۔

ولیمے کے بعد سب لوگ گھر آ چکے تھے۔۔۔کیونکہ کل سب رشتہ داروں کی واپسی تھی تو آج سب کزنز نے مل کر رتجگے کا پروگرام بنایا

تھا۔۔ولیمے کی تقریب میں تو تارز اتنا مصروف رہا کہ ندوہ ہاتھ نہیں آئی تھی۔۔ صبح اس نے موبائل نکالنے کے الماری کا لاکر کھولا تو وہاں کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔ندوہ کا زیور پڑا تھا۔۔۔کچھ دیر سوچنے کے بعد اسے سب سمجھ آنے لگا تھا۔۔اب گھر آ کر وہ فارغ ہو کر اسے تلاش کرتا ہوا یہاں آیا تھا تو سب مل کر بیٹھے تھے۔۔بڑے ایک طرف گپ شپ کر رہے تھے اور چھوٹے سب ایک طرف شور مچا رہے تھے۔۔

کمرے میں کیوں نہیں آ رہی۔۔۔۔تارز نے پھر سے ندوہ کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے کیوں۔۔سب نے رت جگے کا پروگرام بنایا ہے۔۔اچھا لگتا محفل سے اٹھ کر جانا۔۔۔ندوہ نے جھینپ کر سرگوشی میں ہی جواب دیا۔۔۔

چلو چلو تارز آ گیا۔۔تارز کا گٹار دو اسے۔۔شہنام نے تالی بجا کر سب کو متوجہ کیا تھا۔۔

کہاں سب فری ہورہے ہو۔۔میرا کوئی موڈ نہیں۔۔۔۔تارز نے ندوہ کو گھور کر دیکھا اور پھر سب کو کہتا ہوا واپس پلٹا۔۔۔

میں گاتی ہوں۔۔۔ندوہ نے مدھر سی آواز میں کہا۔۔

تارز کے کمرے کی طرف جاتے قدم رکے تھے۔۔۔۔

سب لوگوں کا شور گونج اٹھا تھا۔۔۔سٹیاں اور مختلف آوازیں۔۔

ارےےےے کیا بات ہے۔۔۔آپ بھی۔۔۔شہنام نے جوش میں اونچی آواز میں کہا۔۔۔

چلیں چلیں۔۔یہاں بیٹھیں بھابھی۔۔۔فروا نے جلدی سے جگہ بنائی تھی صوفے پر۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ندوہ مسکراہٹ دباتی ہوئی بیٹھی تھی پھر ایک چور نظر پیٹھ کر کے کھڑے تارز پر ڈالی۔۔جو رک تو گیا تھا لیکن پلٹا نہیں تھا۔۔۔۔

اوئے ہوئے۔۔۔شہنام نے معنی خیز انداز میں کہا۔۔۔

خبیث۔۔پلٹ۔۔۔۔تیرے اس دن والے گانے کا جواب جانی۔۔۔شہنام نے سیٹی مار کر تارز سے کہا۔۔۔۔

تارز جان لیوا مسکراہٹ چہرے پر سجائے پلٹا تھا اور گہری نظر سب کے

درمیان میں بیٹھی ندوہ پر ڈالی۔۔جو گلابی ہو رہی تھی۔۔۔۔

شروع بھابھی۔۔۔شازیہ نے جوش میں کہا۔۔۔

ندوہ نے پلکیں گرا لی تھیں۔۔۔اور پھر دھیرے سے اس کی مدھر آواز نے سب کو سحر زدہ کر دیا تھا۔۔۔۔

میرے ہاتھ میں تیرا ہاتھ ہو

ساری جنتیں میرے ساتھ ہوں

تو جو پاس ہو پھر کیا یہ جہاں

تیرے پیار میں ہو جاؤں فنا

ندوہ کو اپنے چہرے پر گہری آنکھوں کی تپش محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

جتنے پاس ہے خوشبو سانس کے

جتنے پاس ہونٹوں کے سرگم

جیسے ساتھ ہیں کروٹ یار کے

جیسے ساتھ بانہوں کے سنگم

اووہووووو۔۔۔شہنام نے سیٹی بجائی تھی۔

جتنے پاس پاس خوابوں کے نظر

اتنے پاس تو رہنا ہمسفر

سب لوگ تارز کے چہرے کی طرف دیکھ رہے تھے جو۔۔چہرے پر پیار بھری مسکراہٹ لیے کھڑا تھا۔۔وہ حیران تھا وہ اتنا اچھا گا لیتی ہے۔۔بچپن سے کبھی اس کی آواز ایسے سنی ہی نہیں تھی۔۔

تو جو پاس ہو پھر کیا یہ جہاں

تیرے پیار میں ہو جاؤں فنا

ندوہ نے گانا ختم کیا تھا۔۔۔سب لوگ تالیاں بجا بجا کر گھر سر پر اٹھا رہے تھے۔۔۔ندوہ نے دھیرے سے نظر اٹھا کر دیکھا تھا اور پھر دھک سی رہ گئی وہ پہلے ہی معنی خیز انداز میں اسی کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔۔جلدی سے پلکوں کی جھالر نیچے گرائی تھی۔۔۔۔

چل اٹھ یہاں سے۔۔تارز نے گھور کر فروا کو کہا جو ندوہ کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔۔

رشوت دیں پہلے۔۔۔۔فروا نے شرارت سے ہاتھ آگے کیا۔۔

یہ لے۔۔۔تارز نے سکہ نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھا۔۔۔۔

اٹھ شاباش۔۔۔۔۔۔تارز نے فروا کو پچکارتے ہوئے کہا۔۔

جو منہ بسورتے وہاں سے اٹھی تھی۔۔

ندوہ بلش ہوتے ہوئے مسکراہٹ دبا رہی تھی۔۔۔

یہ اظہار تھا؟؟؟تارز نے بیٹھتے ہی ندوہ کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔

کس بات کا۔۔۔؟؟ندوہ نے نچلا لب دانتوں میں دبا کر شرارت سے چہرہ اوپر اٹھایا تھا۔۔۔

کیوں تنگ کررہی ہو۔۔۔تارز نے خمار آلودہ آواز میں سرگوشی کی۔

سب لوگ اب اپنی اپنی باتوں میں لگے ہوئے تھے۔۔۔

وہ تو آپ کر رہے۔۔۔۔ندوہ نے دھیرے سے کہا۔۔۔

موبائل کہاں میرا۔۔۔تارز نے مسکراہٹ دبا کر شریر انداز میں کہا تھا۔

وہ تو چوری ہوگیا تھا نہ اس دن ہال میں۔۔۔۔ندوہ نے معصوم سے انداز میں پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا۔۔

ندوہ نے پھر سے موبائل الماری سے اٹھا لیا تھا۔تارز کو اور تنگ کرنے کے ارادے سے۔۔۔

ٹکر۔۔۔ہاں۔۔۔۔۔تارز نے لب دانتوں میں دبا کر شرارت سے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ کو پسند ہے نہ۔۔۔ندوہ نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔

اور بھی بہت کچھ پسند ہے۔۔۔تارز نے اردگرد سب کی طرف دیکھتے ہوئے کشن کو گود میں رکھا اور کشن کے نیچے سے ندوہ کے ہاتھ کو تھاما تھا۔

ندوہ نے چونک کر سب کی طرف دیکھا تھا۔۔سب لوگ بے نیازی سے گپ شپ لگا رہے تھے ایک دوسرے کا مزاق بنا بنا کر قہقے لگا رہے

تھے۔۔۔۔

کمرے میں آنا ذرا۔۔۔۔ندوہ کے کان میں پھر سے سرگوشی ہوئی تھی۔

وجود میں جیسے بجلی سی کوند گئی تھی۔۔۔پلکیں بری طرح گالوں پر کپکپا گئی تھیں۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ندوہ نے دھیرے سے کہا تھا۔۔۔

اٹھا کر لے جاؤں گا پتہ ہے نہ میرا۔۔۔تارز نے ہاتھ پر گرفت ایک دم سے مضبوط کی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں۔۔۔ندوہ نے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی۔۔

پیکنگ کرو کمرے میں آ کر۔۔اب اس اظہار کے بعد تو ہرگز نہیں چھوڑ کر جاؤں گا۔۔تارز نے رعب سے کہا۔۔

پیکنگ میں کر چکی ہوں۔۔ندوہ نے شرارت سے دیکھا۔۔۔

بہت تنگ کیا نہ۔۔اس کا بھی بدلہ لوں گا۔۔تارز نے مصنوعی خفگی دکھاتے ہوئے کہا۔۔

بھی۔۔۔؟؟؟اور کیا کیا۔۔ندوہ نے روہانسی شکل بنا کر دیکھا۔۔

بہت کچھ ہے۔۔۔۔تارز نے دھیرے سے ماتھے کے نشان پر ہاتھ رکھا تھا۔

ندوہ جھینپ گئی تھی۔۔۔گڑبڑا کر اردگرد دیکھا۔۔۔پھر تیزی سی ہاتھ چھڑا کر وہاں سے اٹھی تھی۔۔۔

تارز کچھ دیر وہیں بیٹھا مسکراتا رہا تھا۔۔پھر سب کے جھرمٹ میں سے نظر بچاتا ہوا کمرے میں آیا تھا۔۔

جہاں محترمہ منہ تک کمبل تانے لیٹی تھیں۔۔

مجھے پتہ ہے نہیں سو رہی تم۔۔۔تارز نے شرٹ کے کف بٹن کھولتے ہوئے اس کے سر پر کھڑے ہو کر کہا۔۔۔۔

کوئی جواب نہیں آیا تھا۔۔

تارز نے ایک جھٹکے سے کمبل اٹھایا تھا۔۔۔

نیند آ رہی مجھے۔۔۔ندوہ نے مسکراہٹ دباتے ہوئے جھکی پلکوں سے کہا۔

نیند کی ایسی کی تیسی۔۔۔تارز نے ایک دم سے اٹھایا تھا۔۔

اللہ۔۔۔تارز۔۔۔۔۔اتاریں نیچے۔۔۔۔

تارز بڑے انداز میں واشروم کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔

ایسے تو معاف نہیں کروں گا۔۔۔ایک دم سے شاور کے نیچے لا کر ندوہ کو کندھے سے اتارا تھا۔۔

پاگل ہوگئے ہیں کیا۔۔ندوہ قہقہ لگا رہی تھی۔۔۔

ہاں ہوگیا ہوں۔۔۔۔کھڑی رہو آرام سے۔۔۔تارز نے مسکراہٹ دبا کر مصنوعی رعب دکھایا تھا۔۔

پلیز۔۔تارز۔۔یہ نہیں۔۔۔ندوہ نے روہانسی شکل بنا کر کہا اور ہاتھ چھڑوانا چاہا۔۔

یہی۔۔۔سکون میرے۔۔۔یہی۔۔۔تاراز نے شرارت سے دیکھا اور شاور ایک دم سے چلا تھا۔۔۔

تارز۔۔۔۔۔۔ندوہ نے مصنوعی غصہ دکھایا تھا۔۔

تارز تھوڑا سا آگے بڑھا تھا۔۔پھر رک گیا۔۔۔

ایک منٹ۔۔۔فٹ فائلر چھپا دوں ذرا۔۔۔تارز نے شرارت سے پیچھے سنک کی طرف دیکھا۔۔۔۔

پھر دونوں کا قہقہ۔۔۔پانی کی گرتی بندوں کے شور میں گھل گیا تھا۔۔۔

تم زیادہ ہی خراب ہوتی جا رہی ہو۔۔۔تارز نے مصنوعی خفگی دکھاتے ہوئے کہا۔۔

نہیں۔۔۔اٹھائیں۔۔۔۔ندوہ بچوں کی طرح بانہیں کھولے کھڑی تھی۔

یار۔۔۔کسی دن تو رحم کیا کرو۔۔۔۔۔تارز نے ایک نظر ندوہ پر ڈالی ایک نظر سیڑھیوں پر۔۔۔۔

کیوں۔۔۔آپ نے خود ہی تو عادت ڈالی۔۔۔۔ندوہ نے شرارت سے دیکھ کر کہا۔۔۔

وہ دونوں رات گئے تک نیچے سب کے ساتھ گپ شپ کرتے تھے پھر

اوپر جاتے تھے جب سب اپنے اپنے کمروں میں چلے جاتے تھے۔۔تارز ندوہ کو اٹھا کر اوپر لے جاتا تھا۔۔

کسی دن گریں گے دونوں سیڑھیوں سے۔۔۔تارز نے ڈرانے کے انداز میں کہا۔۔۔

نہیں گریں گے تینوں۔۔۔۔ندوہ نے شرارت سے نچلا لب دانتوں میں دبا کر کہا۔۔۔

تینوں۔۔۔کیا۔۔کیا مطلب؟؟؟؟تارز نے خوشگوار حیرت کے زیر اثر منہ کھول کر کہا۔۔۔

اور پھر قہقہ لگاتے ہوئے جوش سے اسے اٹھایا تھا۔۔۔

مجھے پتہ ہے۔۔۔آپ کبھی نہیں گرائیں گے مجھے۔۔۔ندوہ نے کان کے قریب ہو کر سرگوشی کی تھی۔۔۔

کبھی بھی نہیں موٹی۔۔۔تارز نے ہنسی دباتے ہوئے شرارت سے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

❤ختم شدہ❤

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پراپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین